ISBN of reproduction: 978-1-77096-156-2

حق حق حق

الحمد للہ علی احسانہ کہ درین ایام فرخندہ فرجام کتاب مستطاب ملفوظات

شیخ العالم مخدوم و مکرم حضرت شاہ عبدالحق احمد ردولوی قدس اللہ سرہ

المسمی بہ

انوار العیون فی اسرار المکنون

مترجم اُردو

حسب فرمایش فیاض زمان حاتم دوران رئیس اعظم ردولی شریف جناب چودھری خلیل الرحمن صاحب

مدظلہ العالی المجد والکرم باہتمام خاکسار محمد عبدالاحد صدیقی تاجر کتب و مالک مطبع مجتبائی

در مطبع مجتبائی لکھنؤ مطبوع گردید

صرف ٹائٹل

فہرست اشیائے ساخت لکھنؤ

یہ وہ مشہور کارخانہ ہی جو مدت سے صدہا بیوپاریون کو اپنا نفیس مال واجبی قیمت سے بھیجکر نفع پہونچاتا ہی اب عام خریدارونکی نفع رسانی کیلیے
یہ فہرست مختصر مشتہر کیجاتی ہی کہ وہ اپنی فرمایشات طلب کرکے اسکی عمدگی مال وکفایت قیمت کی قدردانی فرمائین - ہر فرمایش بذریعہ ویلو روانہ
ہوگی - زیادہ قیمتی فرمایش کیلیے عہ رفیصدی پیشگی آنا چاہیئے کیونکہ واپسی مین خرابی مال اور نقصان محصول ہوتا ہی - صاحب فرمایش
اپنا نام مع ڈاکخانہ وضلع صاف تحریر فرمائین - فہرست کارخانہ جو صاحب طلب فرمائین - آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجین ورنہ بیرنگ روانہ کیجائیگی -

فہرست اسباب چکین و کامدانی وغیرہ

نام جنس مع وضع	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی بیل بوٹیدار سنہری سچے کام کے	عہ	سہ
تھان چکن جسکے گل بوٹونمین کامدانی کا کام	للعہ ر	عہ
" بیلدار و بوٹیدار اعلیٰ درجہ کی عریض و کم عریض	ہے	عے
تھان شربتی ساخت لکھنؤ باریک انگرکھونکیلیے	ہے ر	عہ
تھان گلبدن ومشروع ہر رنگ و ہر وضع کے	عا ر	عہ
ایضاً بنارسی مع بوٹی زری سچی ہر رنگ کارخانہ	ہے	للعہ
چکن قابل تیاری ایک اچکن یا انگرکھا ہر قسم کا	ہے	عہ
دوپٹہ کامدانی سادے و رنگین عورات کے قابل	للعہ ر	عہ
" چکن جسکے گل بوٹو مین نہایت پُربہار کامدانی	عا ر	عہ
" چکن بیلدار و بوٹے دار بہت عمدہ -	عہ ر	صہ ر
ساری کامدانی برائے عورات سفید و رنگین	ہے	عہ
ساری چکن گل بوٹو مین پُربہار کامدانی	عا ر	معہ ر
عبا یعنی جنبہ سوتی و ریشمی برائے اہل علم	سے	عہ
پائجامہ سوتی و ریشمی خلیتہ و تنگ مہری -	۱۲ ر	عا ر
کرتے بیلدار و بوٹیدار سِلے ہوئے تیار	۱۲ ر	صہ ر
کلاہ چکن چوگوشیہ و دوپلڑی گول ساخت لکھنؤ	۲ ر	صہ ر
" سوزنی و ریشمی و کلابتونی گول ساخت میرٹھ	۴ ر	صہ ر
" گول مخملی سبز و سیاہ و سرخ و کارچوبی سچا		
کام مندیل نما ہر قسم کی نہایت عمدہ -	ہے ر	عہ
کلاہ کشتی نما ساخت امروہہ و دہلی و لکھنؤ		
ریشمی و کلابتونی و زردوزی بہت عمدہ -	عہ ر	عہد

فہرست اسباب آسر مائی و متفرقات

نام جنس مع وضع

فرد رضائی نین سکھ بوٹیدار وجالدار سفید و رنگین
زمین لحاف نین سکھ بوٹیدار و بیلدار عا ر سے للعہ ر تک
پلنگپوش جھاڑی دار وجالدار عا ر و ہے ر
الائچی مسی کی نہایت عمدہ ایک الائچی کھانے سے
لب مسی آلودہ ہوجاتے ہین فیصدی ۹ ر
کیل ناک کی طلائی ومرصع ہر قسم فی ۱۲ ر سے للعہ ر تک
ساز قلمدان جالی دار کام کے نہایت عمدہ ۸ ر سے
۱۴ ر تک گچھا گلوریونکا ملمع کیا ہوا مع زنجیر جسمین
گلوریان لگاتے ہین ۷ ر سے ۹ ر تک
کنگھی سینگ زنانہ ومردانہ ۱ ر سے ۴ ر تک
انگوٹھی و چھلہ سادہ کاری ۲ ر سے عہ ر تک
حلوا سوہن ۱۲ ر سیر سے عہ ر تک علاوہ اسکے
ہر قسم کا مال عمدہ اور بکفایت مل سکتا ہے -

نوٹ واضح ہو کہ عرض تھان شربتی کا ۱۴ گرہ
اور طول نمبری ۹ گز ہوتا ہی اور تھان عریض
جو ولایتی ململ پر تیار ہوتے ہین اُنکا عرض
ایک گز سوا گز ہوتا ہی اور طول ۹ و ۱۰ گز -

ناظرین ہر شی کی قیمت جو تحریر ہی کہ اس قیمت سے
اس قیمت تک اُسکا مطلب یہ ہے کہ وہ شے
ان دونون قیمتونکے درمیان جس قیمت کی مطلوب
ہو مل سکتی ہی مثلاً تھان چکن بیل دار

فہرست عطر ہر قسم مع قیمت

نام عطر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر روح گلاب	لہ	.	.	.
عطر گلاب	عہ	سہ	صہ	عا ر
عطر حنا	للعہ ر	ہے ر	عا ر	عہ ر
عطر موتیا	ہے ر	عا ر	عہ ر	۱۲ ر
عطر کیوڑہ	عا ر	عہ ر	۱۲ ر	.
عطر کیوڑہ	عا ر	۴ر ۸ ر	۱۲ ر	.
عطر چنبیلی	ہے ر	عا ر	عہ ر	۱۲ ر
روح خس اصلی	صہ ر	.	.	.
روح پانڑی	ہے ر	.	.	.
عطر جوہی	عا ر	عہ ر	۱۲ ر	.
عطر عروس	عا ر	عہ ر	.	.
عطر شہناز	عا ر	عہ ر	.	.
عطر مجموعہ	عا ر	عہ ۸ ر	عہ ر	۱۲ ر
عطر سہاگ	عا ر	عہ ۸ ر	عہ ر	۱۲ ر
عطر چمپا	عہ ۸ ر	عہ ر	۱۲ ر	.
عطر اگر کہنہ	ہے	للعہ ر	.	.
عطر ناگیسر	ہے ر	عا ر	.	.
عطر سنگترہ	عا ر	عہ ر	.	.
عطر فتنہ	ہے ر	عا ر	عہ ر	۱۲ ر
عطر شمامۃ العنبر	صہ ر	.	.	.
عطر برگ حنا	عا ر	.	.	.

صہ یا بوٹیدار جسکی قیمت عا ۸ ر سے عہ تک ہے رہ ہے - للعہ ر صہ ر - اسی طرح عہ تک کے موجود ہین - مگر جسقدر قیمت زیادہ ہوتی ہی اُسی قدر اُسمین
عمدگی بھی زیادہ ہی چکین اور کامدانی کے تھان جو ہمارے کارخانہ مین تیار کرائے جاتے ہین اُنمین کام برابر کا ہوتا ہی اور بازار کے تھانون
مین اوپر کام زیادہ اور اندر کم ہوتا ہی جو صاحب ایکمرتبہ منگواکر ملاحظہ فرمائین گے اور انصاف کو دخل دینگے وہ ضرور دوبارہ طلب فرمائین گے

المشتہر

خاکسار محمد عبد اللہ تاجر کتب لکھنؤ چوک و مالک مطبع مجتبائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیحد تعریف اُس سچے اور برحق مالک کو جسنے تمام دُنیا
کی مخلوقات کو نیستی کے میدان سے دُنیا کے
کفِ دست صحرا میں ایک حکم کُن ارشاد فرماکر بیشمار
اور بے انتہا روحوں اور جسموں میں پیدا کیا اور ہر ایک
پیدا کیے ہوئے کو اُن کاموں میں جو قابل اُنکی مصلحتون
کے تھے بلحاظ - کیا تم گمان کرتے ہو کہ ہمنے تم سب کو
بیکار پیدا کیا) کے اُس طریقہ سے جو اُنکے لائق تھا
مشغول کیا اور ہر گروہ کا اصل مقصد بحکم آنکہ (سب
گروہ جو اُنکا شغل ہے اُسی میں خوش ہیں) اُسکے
عقیدہ کے موافق اُسی کے طریقہ پر منحصر رکھا جیسا کہ
قطبوں اور ولیوں کے قطب و شیخون کے شیخ حضرت
شیخ نظام الدین (پاک کی اللہ نے اُنکی روح) اپنی
موتی برسانے والی موتی نچھاور کیے جانے کے قابل
زبان سے فرماتے تھے کہ (ہر قوم کے لیے ایک طریقہ ایک قبلہ ایک دین ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے نہایت و ثنائے بیغایت مر مالکے را کہ
ملکِ وجود را از کتمِ فقود در صحرائے ایجاد از
عالم امر کہ عبارت از کن فیکون است از جواہر
ارواح و اجسام نامحصورہ و نامتناہی بوجود
آوردہ و ہر یک موجودے را با امور مصالح
او بحکم اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا در منہلے کہ
سزاوار او ست در آوردہ و ہر یک گروہے را
مقصود او در راہ او بکمال حال او بنہاد کہ کُلُّ
حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ چنانچہ حضرت قطب
الاقطاب والاولیاء شیخ المشائخ
حضرت شیخ نظام الدین قدس
اللہ روحہ از زبان دربار گوہر
نثار خود مے فرمود مصرع
ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے۔

اُس زمانہ کے خسرونے جو
اُس قطب حق کے مریدون مین چنے ہوئے مرید
تھے دوسرا مصرعہ موزون فرماکے شعر پورا کردیا!
(مین نے اپنا قبلہ ایک بانکی ٹوپی والے کی طرف قائم
کیا) اور بیحد تعریف خاص اُس خدا کو جسنے آدمی کی ذات
کو (بیشک ہمنے آدمی کو بہترین مبانی پر پیدا کیا) کے
لحاظ سے اپنی جانشینی کے تخت پر بیٹھاک مین کرنیوالا
ہوں زمین مین جانشین) کے فرمان موہبت
نشان کے لحاظ سے پہونچایا اور اسلام کے قابل دل
والون کے دلون کو۔ (ہان پس جسکا سینہ اللہ نے کھولدیا
پس وہ اللہ کے نور سے روشن ہی) کی عنایت کا سورج
نکالنے اور رہنمائی کا نور ظاہر کرنے کے سبب نفس کے
اندھیرے سے (بتحقیق نفس ضرور کھینچنے والا ہے بُرائی
کی طرف) اسلام کی عزت کی بدولت پر نور اور آباد
کردیا۔ اور بیحد تعریف اس نعمت دینے والے کو جو
بندون کی روحون کے جوہرون کو جسمون کے جنگل اور وہمون
کے سمندر سے گذارتا اور اپنا پہچاننے اور جاننے والا
کردیتا ہی (اور بیحد تعریف خاص اُس بادشاہ کو جسنے
اپنی درگاہ سے نزدیکی ڈھونڈھنے والون کے دلونکو کہ بڑی
ہے بڑائی اُسکی اور عام ہین نعمتین اُسکی (لیکن اللہ
کی جھاڑو سے صاف ستھرا کردیا اور سوا خدا کے پاک کیا

خسرو زمان کہ برگزیدۂ آن قطب سبحان بو
مصرعۂ دوم در سلک نظم منتظم گردانید و با تمام
رسانید مصرع من قبلہ راست کردم بر سمت
کج کلاہے ؛ و مر ایزدے را کہ وجود انسان را
حکم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم بر تخت
خلافت بتوقیع انی جاعل فی الارض خلیفہ
بنشانیدہ و دلہاے اہل اسلام را بطلوع
آفتاب عنایت و لظہور انوار ہدایت افمن
شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَام
فَہُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِنْ رَبِّہٖ از ظلمات نفس امارہ
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ بعز اسلام
منور و معمور گردانید و مر منعمی را کہ جواہر
ارواح بندگان را از بر اجسام و بحر
اوہام گذرانیدہ و شناسا و آشنا
خود میگرداند و مر بادشاہے را کہ قلب
مقربان حضرت عزت خویش
جلت کبریائہ و عمت الآئہ بجاروب
لا الہ تصفیہ داد و نفی غیر ازان کرد

ف۱ یہ آیۂ کریمہ ۳۰ پارہ کے ۲۰ رکوع مین ہے
ف۲ یہ آیۂ کریمہ ۱ پارہ کے ۴ رکوع مین ہے ۱۲
ف۳ یہ آیۂ کریمہ ۲۳ پارہ کے ۱۷ رکوع مین ہے ۱۲

دربار (۱۳۰) ۱۲

اور الیکن اللہ) کی توحید کے ملکون مین باغی
نفس کے لشکر اور سرکش شیطان کی فوجون کے غلبو سے
امن امان کے قلعہ مین محفوظ (نہین موجود لیکن اللہ
کے مشاہدہ کی نعمت کے دسترخوان پر راحت کے ساتھ
بٹھایا اور سچائی کے نشستگاہ مین قدرت والے
باشاہ کے پاس) کی منزل مین جاگزین کیا تاکہ یہ
لوگ دوئی کی حالت سے کہ مراد اس سے نیکی اور بدی اور
اجالا اور اندھیرا اور ایمان اور کفر کا عالم ہے بیخوف
ہوگئے اور جسکا وعدہ قیامت کی کل کو ملنے کا تھا آج
ہی ملگیا (گو اور دن سے کل کا وعدہ ہو لیکن ہمکو تو آج
ہین نقد مل گیا) درود بہت سا درود اور بے گنتی
تعریف خاص اس سردار کو جو نبیون (ان پر سلام) کے
قافلون کا سردار قافلہ ہے اور خاص اس شرع بنانے
والے کو جسکی شرع کے زیور نے بالخصوص تمام جنون اور
انسان کو آراستہ کر دیا اور خاص اس رہرو کو جسکے چلنے
کا راستہ نہ حد سے بڑھی نظر اور نہ بہکی ہے اور خاص اس
صوفی کو جسکا مقام (دوری دو کمانون کی یا اس سے کم)
ہے جیساکہ موتی برسانے والی موتی نچھاور کیے جانے
کے قابل زبان سے آپ رسول (اللہ ان پر درود
اور سلام بھیجے) فرماتے ہین۔ آدم اور جو انکے سوا ہے
سب جھنڈے کے نیچے ہونگے قیامت کے دن

و در ممالک توحید الا اللہ از تغلب
لشکر نفس باغی و تسلط جنود شیطان
طاغی در حصن امن و امان بر مادہ شہود
لیس موجود الا اللہ براحت بنشاند و
در منزل فی مقعد صدق عند ملیک
مقتدر تمکن داد تا ایشان از رقم
دوئی کہ آن عالم خیر و شر و نور و ظلمت
و ایمان و کفر است ایمن گشتند و
آنچہ وعدہ بفردا بود نقد وقت
ایشان شد بیت دیگران را وعدہ
گر فردا بود ٭ لیک ما را نقد ہم اینجا بود
درود بسیار و آفرین بیشمار مر سرورے
را کہ قافلہ سالار قوافل انبیاست
و مر شارعے را کہ زیور شریعت او
مر ہمہ جن و انس را بیاراستہ و مر سالکے
را کہ منہج سلوک او ما زاغ البصر و ما طغی است
و مر صوفیے را کہ مقام او قاب قوسین او
ادنی است چنانچہ از زبان درر بار
گوہر نثار خود رسول صلے اللہ
علیہ وسلم فرمایہ کہ آدم و
من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ

اور میرے لیے فخر نہین (یعنی حضرت آدم اور بہت آدمی
اسکے میم کے چھتر کی چھاؤن مین ہین اور ہونگے بلکہ
اُسی کے سبب سے ہین اور اُسی کے ساتھ ہین اور خاص
اس شریف کو کہ اُس حضرت نے جسکا جلال بڑا ہی
اور بخشش عام ہے (نہین معبود لیکن اللہ) کے چہرہ
کے حُسن کی آرایش اور اسکے حُسن کے کمال کی زینت
اپنے اُسی شریف رسول یعنی محمد (اللہ اُن پر درود
سلام بھیجے) کے تل کے سوا دوسری کسی چیز پر
منحصر نہین رکھی اور خاص ایسے جہان پناہ کو کہ محمد
بھیجا ہوا اللہ کا (اللہ اُسپر درود و سلام بھیجے) اسکا
خطاب ہے اور (مین نبی یوسف ہون) اسکی دولت کے سورج
کا نکلنا ہے اور پورب سے پچھم تک اُسکی اُمت کی سلطنت
ہے اور فرمایا اسنے کہ اسپر سلام ہو۔ دکھایا گیا مجکو تمام
روے زمین پس دکھائے گئے مجکو سورج نکلنے اور
سورج ڈوبنے کے سب موقعے کہ بعد کو پہونچیگی
بادشاہی میری اُٹھنے والی اُمت کی اُن مقامون مین
جو روے زمین سے مجکو دکھائے گئے۔ اور اُنکی آل کے لیے
کہ بلحاظ حکم (نہین چھوتے ہین اسکو لیکن پاک کیے گئے
لوگ) کے نفس کا پاک کرنا اور دل کا صاف کرنا اُن کا
قدمگاہ ہی اور یہ حکم کہ (بیشک اللہ دوست رکھتا ہی توبہ
کرنے والون کو اور دوست رکھتا ہی پاک ہوجانے والون کو)

ولا فخر لی۔ آدم و آدمیان و عالم
و عالمیان در سایۂ چتر میم اُویند و
بلکہ از اُویند و بدویند و مر شریفی
را کہ حضرت جل جلالہ و عم نوالہ
چہرۂ لا الہ الا اللہ را جز بخال
محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
زیب جمال و زینت کمال ننہاد و مر
جہان پناہی را کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خطاب اوست و انا نبی السیف
طلوع آفتاب دولت اوست و از
مشرق تا بمغرب ملک امت اوست
قال علیہ السلام رویت لی الارض فاریت
مشارقها و مغاربها سیبلغ ملک
امتی الحدیث ما روی لی منها و مر آل
او را کہ بر حکم لا یمسہ[۱] الا المطہرون
تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب
قدمگاہ ایشانست و ان[۲] اللہ یحب
التوابین و یحب المتطہرین

ف۱ یہ آیہ کریمہ ۲۷ پارہ کے ۱۶ رکوع مین ہے ۱۲
ف۲ یہ آیہ کریمہ ۳ پارہ کے ۱۲ رکوع مین ہے ۱۲

انکا تکیہ گاہ ہے (وہ لوگ جنھون نے نیکوتر کی نیکی اور زیادہ
انکے منصب کی نشانی ہے اور (میری اُمت کے عالم اسرائیل
کی اولاد کے نبیون کی مانند ہین) انکا دستگاہ ہے اور
خاص اُنکے مصحبتون کے لیے جو آسمان جانشینی کے
سورج اور رہنمائی کے برجون کے تارے ہین اور گمراہی
کے میدان مین بھٹکے ہوؤن کو اُنھون نے سیدھی راہ
بتائی ہے کہ (میرے مصحبت مانند تارون کے ہین انمین سے
جسکی پیروی تمنے کی ہدایت پائی)
اور بعد حمد اور نعت کے کہتا ہے فقیر حقیر اللہ کے
فقیرون کا خدمتگزار اللہ کے دوستون کا محتاج
عبدالقدوس بیٹا اسماعیل بیٹے صفی حنفی غزنوی
کا گرد جھاڑنے والا خانقاہ قطبون کے قطب ولیون کے
تاج دوستون کے رہنما عارفون کے سلطان واصلون کی برہان
حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبدالحق۔
ردولوی صاحب توشہ کا (مقدس کیا اللہ نے انکے
عزیز بھیدون کو) کہ جب ایک مدت مین اپنے آپ کو
حضرت موصوف کی برکت والی خانقاہ اور پاک روضہ
مین جو بہشت کے باغون سے ایک باغ اور خوشی کے گلشنون
سے ایک گلشن ہے سخت گوشہ نشین اور دراز عبادتین
کر کے گھلایا اور کمزور اور دبلا بنالیا اور پیاس کی گرمی
سے جلا اور بھوک کی سختی برداشت کی یہانتک کہ

تکیہ گاہ ایشانست الذین احسنوا الحسنے
و زیادۃ طغراجاہ ایشانست فی علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل دستگاہ ایشانست
و مراصحاب اوراکہ شموس فلک
خلافت و نجوم بروج ہدایت بودہ اند و
گم شدگان تیہ ضلالت را راہ ہدایت
مے نمودہ اند کہ اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم لوائے ایشانست
رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین و بعد میگوید
فقیر حقیر خادم فقراء اللہ و مفتقر
احباء اللہ عبدالقدوس بن اسمٰعیل بن
صفی الحنفی الغزنوی خاکروب خانقاہ
قطب الاقطاب تاج الاولیا ہادی الاصفیا
سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت
شیخ العالم شیخ احمد عبدالحق ردولوی صاحب
توشہ قدس سرہ العزیز کہ چون مدتے خود را
در خانقاہ متبرکہ و روضۂ مطہرہ آنحضرتؐ کہ
روضۃٌ من ریاض الجنۃ و حدیقۃٌ من حدائق
البہجۃ بودہ است بمجاہدات شدیدہ و ریاضات
مدیدہ بگداختم و زار و نزار ساختم
و بگرسنگی و تشنگی درسوختم و در ساختم چنانچہ

ہمراہی کا تمیز مٹ جانے کے مقام مین پہونچ گیا اور
جان کی بلبل دل کے باغ مین اپنے آپ سے دور آپ
چہچہانے لگی اور دوست کا بھید جاننے والی اور
اسکا دم بھرنے والی ہوگئی اور حالت (جس روز بیان
کی جائینگی خبرین اسکی کہ کس لیے تیرے پروردگار نے
اسکے واسطے وحی بھیجی تھی) کی پیش آئی تو مین نے چاہا
کہ اس راہ کے پہچاننے والون کی بعض حقیقتین
اور باریکیان اور اس درگاہ مین پہونچے ہوون کے
بعض مقامات اور حالات موجودہ زبانی یاد اور
برزبان باتون مین سے بیان کرون اور ایک رسالہ
کے طور پر اُس کو اکٹھا کرون جب یہ قصد ہوا اُسوقت
موجودہ حالت کی کشش نے دل کو اسپر متوجہ کیا کہ کچھ
منقبتین حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح)
کا تبرکاً اور تیمناً سب سے پہلے لکھون اور اس رسالہ کے
مقبول اور مفید ہونے کا وسیلہ گردانون (کافی ہے
ہمارے لیے اللہ اور اچھا وکیل اچھا مالک اور اچھا
مددگار) جان تو کہ جب حضرت شیخ العالم موافق حکم
(اے نبیؐ جہاد کر کافرون منافقون سے) اور موافق
حکم - (فرمایا نبیؐ نے اُسپر اللہ رحمت اور سلام بھیجے
بازگشت کی ہمنے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی
طرف) صمدیت کی درگاہ کو رسول کی پیروی و موافقت مین

دراج معیت در مقام محویت برآمدہ و
بلبل جان از بوستان جنان
باخود بیخود در ترنم آمد و با دوست ہمراز
و ہمساز برآمد حالت یومئذ تحدث
اخبارہا بان ربک اوحی لہا سر برزد
خواستم تا بعضے از حقائق و دقائق
عارفان این راہ و مقامات و حالات
واصلان این درگاہ بر زبان حال در
حفظ مقال بہ بیان سپارم و در سلک
رسالہ منسلک گردانم آنگاہ جاذبہ وقت
دل را متوجہ بدان کردہ کہ مناقب حضرت
شیخ العالم را بالتبرک والتیمن بتقدیم
رسانم و برائے قبولیت و افادت
این رسالہ بدان وسیلت آرم حسبنا اللہ
ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم
النصیر بدانکہ چون حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ بحکم
فرمان یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین
و قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
رجعنا من الجہاد الاصغر الی جہاد
الاکبر در متابعت و موافقت رسول حضرت صمدیت

پارہ (۳۰) ۱۲
پارہ (۳) ۱۲
پارہ (۲۸) ۱۲

خون پینے والی تیز تلوار سے توحید کے
خواہان دلون اور صمدیت کی راہ مین چلنے والون کے
دشمنون کو خون کے طشت مین بٹھاتے اور سلسلہ
مین اے اطمینان پائے ہوئے نفس بازگشت کر
اپنے پروردگار کی طرف رضامند اور رضامند کیا گیا
کے داخل کرتے اور غیرون کے شہر کی ہستی کو نیست
فرماتے اور جہان اور جہان والون کو بادشاہون کے
بادشاہ کے اس حکم - کہ تو یہ ہی میری راہ مین بلاتا ہون
اللہ کی طرف بصیرت پر مین اور جو میری پیروی
کرتا ہے کے طغرا سے توحید کا دیکھنے والا اور صمدیت
کا پہچاننے والا پلک مارنے کی مدت مین بنا دیتے
اور سوائے احد ایک نظر مین دل کی ہمت کے سبب کیونکہ
انکا دلی قصد آسمان اور فرشتون سے آگے بڑھا ہوا
تھا اس پار کر دیتے تھے اور مردہ دلون کو زندہ دلی
تک بحکم آنکہ پیر و مرشد زندہ کرتا اور مارتا ہے
ایک دم مین پہونچا دیتے تھے اور زمانہ کے نافرمانون
کے گلے مین تابعداری کی زنجیر کے ذریعہ سے پاکی کا
طوق ڈال دیتے تھے اور ہویت صمدیت کے اگم
سمندرون مین ہمیشہ رہنے والے کی درگاہ کے فضل
سے کم ہونے والا صاف پانی نوش فرمایا کرتے اور غیرون کے
روبرو جبار کی غیرت کے لحاظ سے ڈکار تک نہ لیتے

تیغ خونخوار آبدار اعدائے قلوب طالبان
احدیت و سالکان صمدیت را در طشت
خون نشاندے و در سلک یا ایتہا النفس
المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ در آوردے
و دمار از دیار اغیار بر آوردے
و جہان و جہانیان را بطغرائے امر ملک
الملوک قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ
علی بصیرۃ انا و من اتبعنی بینائے
احدیت و آشنائے صمدیت بطرفۃ العین
میگردانیدے و عبور از ماسوے الحق
بنظر واحد از ہمت باطن کہ ہمت او از
ملک و فلک برگذشتہ بود میدادے
و مردہ دلان را بحیات القلب کہ الشیخ
یحیی و یمیت در زمان واحد میرساندے
و عاصیان وقت را بسلک
مطاوعت در طوق نقاوت منسلک
میکردے و بجور ہویت صمدیت
مالامال را از حضرت لازوال
شارب زلال لایزال بودے
و آروغ باغیار بغیرت
جبار بر نیاوردے

بلکہ اور نوش کرونگا کی آواز دیتے اور بمقتضائے کمال
شوق اور ذوق تشنگی کے انکی مبارک زبان پر بسبب
دیدار امور پوشیدہ کے اکثر اوقات یہ **مثنوی** آجاتی
(جو کوئی اس سے دم بھر غافل ہے ٭ اس دم مین کافر ہے
لیکن چھپا ہوا ہی نہو جو ایسا غائب کہ ہمیشہ غائب رہے
دروازہ اسلام کا اسپر بند رہے) مجھکو حاضر رہنے کا مرتبہ
بخش اے میرے پروردگار ٭ کیونکہ مین غائب
رہنے کی طاقت نہین رکھتا ہون ٭ پس مین نے چاہا
کہ بعض منقبتین ہاتھ پکڑنے والے پیر دل کے قبول
کیے ہوئے بزرگ مشکل درد کی دوا جنھون نے اللہ
کی درگاہ سے بزرگ خطاب عبدالحق پایا اور اگلے
پچھلون کے سردار کی پیروی مین کمال درجہ دو رہے
ناچار انکو (اُسکا بندہ اور اُسکا بھیجا ہوا) کہا ہے
اور انکو (بندہ حق) کام کیا خوب کمال کہ پیر کی پیروی مین
مثال پائی اور گھوڑا قصد دلی کا اُسکی خوبی کے میدان
مین دوڑایا کہ خودی کی باگ کسی مقام پر ہاتھ مین
نرکھتے اور جب تک حقیقی منزل مین چلے سے بے منتھی
اور بے زبان کی بے نشان مقام کے دیدار کی حالت
مین عقل کے کان سے بیہوشی کے عالم مین بغیر ذریعہ کان کے
(بس جان تو یہ کہ نہین معبود مگر مین) کی آواز سُنی اور
بغیر واسطہ بصر کے اللہ کے جلال اور جمال کی تجلی کے کمال کو

و دم ہل من مزید ہر دم زدے و از غایت
شوق و تشنگی ذوق بزبان مبارک او بمشاہدہ
شہود باطن این مثنوی اکثر اوقات میرفتے
مثنوی ہر آن کو غافل از وے یک
زمانست ٭ در آن دم کافرست اما نہانست
مبادا غائبی پیوستہ باشد ٭ در اسلام
بر وے بستہ باشد ٭ حضورم بخش
اے پروردگارم ٭ کہ من غائب شدن
طاقت ندارم ٭ خواستم کہ از بعضے مناقب
حضرت پیر دستگیر شیخ دلپذیر دوائے
دار عسیر کہ از حضرت عظیم خطاب کریم
عبدالحق یافتہ لاجرم او را عبدہ و رسولہ
گفتہ اند و این را عبدالحق زہے کمال
کہ در متابعت پیر مثال یافتہ و اسپ
ہمت در میدان جمال او تاختہ کہ عنان
و توقف در ہیچ مقامے بدست نمی آوردے
و مادام کہ در مقصد حقیقی نرفتہ از بے کام و بے زبان
در شہود مقام بے نشان و بگوش ہوش بیہوشی
بے سمع آواز فاعلم انہ لا الہ الا انا بشنید
و بدیدہ بے بصر در کمال
تجلی جلال و جمال حق

دیکھا اور غیر کی علامتون سے گذر گئے اور
اللہ کے ساتھ باقی رہنے کے مقام مین جا پہونچے
یہانتک کہ سُنا جاتا ہی حضرت زمانہ کے بزرگ ہاتھ
پکڑنے والے پیر حضرت شیخ احمد عبدالحقؒ حال کے
دریا مین اسقدر ڈوبے ہوئے اور ہمیشہ حالت مین رہنے
والے تھے کہ اگر کوئی شخص عزیزون سے یا پروسیون سے
یا کوئی آشنا حضرت ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ
العالمؒ کی خدمت مین آتا یا موجود ہوتا تھا تو حضرت
شیخ العالمؒ جب عالم حق سے خلق کے عالم کی طرف متوجہ
ہوتے اور دل کی بند آنکھ عالم ظاہر پر کھولتے اور اُس
شخص پر نظر پڑتی تو پوچھتے کہ تو کون ہی اور جب وہ
عرض کرتا کہ فلان بیٹا فلان کا ہون پھر حضرت شیخ
العالمؒ پوچھتے کہ فلان کون ہی وہ عرض کرتا کہ فلان
بیٹا فلان کا یہانتک کہ کئی پشت کے عرض کرنے
کی نوبت سوال و جواب مین آتی بعد اسکے حضرت
شیخ العالمؒ معلوم کرتے اور فرماتے کہ ہان فلان شخص
ہمارا ہی اور اس ارشاد کے ساتھ ہی حضرت شیخ العالمؒ
پھر استغراق کی حالت مین ہو جاتے اور جب پھر
ہوش مین آتے تو پھر اس شخص سے اسی قبیل کا سوال
فرماتے تھے تا آنکہ جب تک وہ شخص حضرت شیخ
العالمؒ کے روبرو حاضر رہتا تھا بار بار اسی طرح پوچھتے

نگریست و از رقم غیر در گذشتہ و ببقاے حق
پیوستہ تا شنیدہ میشود کہ حضرت شیخ العالم
پیر دستگیر حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ
روحہ چنان مستغرق الاحوال و دائم الحال
مے بودند کہ اگر کسے از قرابتے و یا از ہمسایہ و یا
آشنائے پیش پیر دستگیر حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ مے آمدے یا میبودے حضرت
شیخ العالم چون از عالم حق بعالم خلق می آمدندے
و چشم بستۂ باطن بظاہر میکشودندے و نظر بر آنکس افتادے
می پرسیدندے کہ تو کیستی و او عرض داشتے کہ
من فلان ام باز حضرت شیخ العالم می پرسیدندے کہ فلان
کیست او عرض میداشت کہ فلان پسر فلان
تا چند پشت درمیان سوال و جواب میگذشتے
تا چون حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ معلوم
میکردندے میفرمودندے کہ ہان فلان از آن ماست
باز حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در حال باطن
استغراق میرفتند باز حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ چون بہوش باز مے آمدندے ہسم
بر آنجملہ تا ہنگامے کہ او پیش مے بودے
حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ بکرات و مرات مے پرسیدندے

کیسا خوب حال اور کیا خوب کمال تھا
کہ اپنے پیر اور اگلوں پچھلوں کے سردار کی راہ مین کمال
کے درجہ تک پہونچا ہوا تھا اور تمام مقامات حاصل
کیے ہوئے تھے اور یہی مقام تھا جیسا کہ پوچھا اللہ
کے رسول نے (اللہ انپر درود وسلام بھیجے) عائشہؓ
سے جب عائشہؓ آنحضرت صلعم کے پاس آنحضرتؐ کے
اللہ کی یاد کے سمندر مین ڈوبے ہوئے ہونے کی
حالت مین آئین کہ تو کون ہے اور روایت ہے کہ تحقیق
اللہ کے رسول صلعم نے پوچھا تو کون ہے تا فوقانیہ کے
زبر کے ساتھ اور حال کے غلبہ کے سبب سے مرد اور
عورت کے درمیان مین فرق فرمانے کی قدرت
باقی نہ تھی[1] ۔ پس کہا عائشہؓ نے مین عائشہ ہون پس
فرمایا اللہ کے رسول صلعم نے کون عائشہؓ پس کہا
مین بیٹی ابوبکرؓ کی پس فرمایا اللہ کے رسول صلعم نے
کون ابوبکرؓ پس کہا بیٹے قحافہ کے پس فرمایا اللہ کے
رسول صلعم نے کون قحافہ پس بھاگین عائشہؓ اللہ کے
رسول (اللہ انپر درود وسلام بھیجے) کے سامنے
سے اور فرمایا عائشہؓ نے اگر نہ بھاگتی مین آنحضرت
صلعم کے پاس سے تو ضرور مین جل جاتی پس جب باہر
نکل آئین آنحضرت صلعم کے حجرہ سے پس بیٹھین
اُسکے دروازہ پر اور منع کیا یاران رسول اللہ

زہے حال و زہے کمال کہ در راہ پیر خود
و حضرت سید الاولین والآخرین بکمال رسیدہ
و تحصیل مقامات کردہ اند و ہذا کما سأل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ
رضی اللہ عنہا حین جائتہ فی حال الاستغراق
من انت ونقل ان رسول اللہ صلعم سألہا
من انتَ بفتح التاء ولم یقدر بالفرق بین
التذکیر والتانیث لغلبۃ الحال فقال
عائشۃ رضی اللہ عنہا انا عائشۃ فقال
رسول اللہ من عائشۃ فقالت انا بنت ابی بکر
فقال رسول اللہ من ابوبکر فقالت
ابوبکر بن قحافۃ فقال رسول اللہ
من قحافۃ فہربت عائشۃ رضی اللہ
عنہا من بین یدیہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم وقالت عائشۃ رضی
اللہ عنہا لو لم ہربت من بین یدیہ
لاحترقت فاذا خرجت من حجرۃ
فقعدت فی بابہا وتنہی خواص
اصحاب رسول اللہ

[1] قولہ باقی الخ اس دلیل سے کہ حضرت صلعم نے عورت
کے لیے مرد کی ضمیر استعمال فرمائی ۱۲

اللہ اپر درود وسلام بھیجے انکو یعنی ہمصحبتون کو آنحضرت
صلعم کے گھر مین داخل ہوتے اور ان ہمصحبتون سے
فرمایا کہ تحقیق محمد صلعم ضرور دیوانہ ہو گئے اپنے
پروردگار کے عشق مین پس جب باہر نکلے اللہ کے
رسول صلعم اپنے حجرہ سے اور آپکی اس حالت مین
کمی ہوئی کہا عائشہ رض نے رسول صلعم سے اعم
پس فرمایا رسول صلعم نے میرے لیے اللہ کے ساتھ
ایک وقت ہی کہ نہین گنجایش رکھتا ہی مجھ مین اس وقت
کوئی نزدیکی دیا گیا فرشتہ نہ کوئی بھیجا گیا نبی۔ اور
یہ اللہ کا فضل ہے کہ کرتا ہے اللہ جسپر چاہتا ہے۔
اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہی حضرت شیخ العالم
کے بعض کلامون اور حالون اور مقامون اور ارادون
سے جو کچھ مین نے سنا ہی اس مختصر رسالہ کی نثر مین
بیان کرتا ہون تاکہ شاید گنہگار پڑھنے والون اور
سُننے والون کو اس سے ایک درجہ کی آگاہی اور اللہ
کی طرف بازگشت حاصل ہو اور ان حالون اور
کرامتون کا پڑھنا اور سُننا انکو اللہ کی طرف بازگشت
کرنے والون کے گروہ مین کہ گناہ سے بازگشت کرنے
والا اللہ کی طرف مثل اُس شخص کے ہے جسنے گناہ نہین
کیا) داخل کردے اور تواب کی درگاہ مین انکی
توبہ قبول ہو جاے کیونکہ بیشک وہ تواب رحم کرنیوالا ہے

صلے اللہ علیہ وسلم من الدخول
بیتہ وقالت لہم ان محمداً قد عشق
ربہ فاذا خرج رسول اللہ من
حجرتہ وافاق من حالہ قالت
عائشۃ رضی اللہ عنہا من الرسول
اعم فقال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل و
ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم آنچہ از بعضے کلمات
وحالات ومقامات وکرامات وارادت
حضرت شیخ العالم استماع دارم
در سلک نثر این مختصر منتشر گردانم تا مگر
قاریان وسامعان اہل عصیان
را انتباہے وتوبہ پدید آید و در زمرہ
تائبان کہ التائب من الذنب
کمن لا ذنب لہ در آرند وحضرت
تواب توبہ ایشان قبول
فرماید کہ انہ ہو التواب الرحیم

قولہ تواب بتشدید واو صیغہ مبالغہ ہی یعنے بہت بڑا
بازگشت کرنے والا اپنے بندون کی طرف ۱۲

اور زمانہ کے گنہگارون کو حضرت شیخ العالم کے مناقب
کی برکت سے بخشش پانے کا مقام نصیب ہو کیونکہ
تحقیق وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہی) اور حق
ڈھونڈھنے والون کے لیے ایک درجہ قوت اور دلی
قصد زیادہ ہوا اور اس راہ کے چلنے والون کا شوق
اور وجد ایک درجہ کی ترقی پائے اور دل کی سستی
اور حالت کی افسردگی نیست نابود ہو جائے اور طبیعت
کے آئینہ کا زنگ طریقت کی صیقل سے صاف ہو یہانتک
کہ اگر نامرد ہو مرد ہو جائے اور اگر مرد ہو تو مردانگی کے
موقع پر مرد نکلے اگر چاہا اللہ برتر نے تا آنکہ اس جیسے
شعر فقیر کے اپنے شوق کی زبان سے برزبان پڑھے
جو عشق پیدا کرنے والے شعر ہین اور بے پانی کی مچھلی
کی مانند اس راہ مین دنون اور برسون کے گذر جانے پر
طپان اور پریشان رہے اشعار یہ ہین نظم
تیرا نقش جب سے میرے دل اور جان مین منقش ہو گیا
میرے دل کی اور حالت ہو گئی ؛ تجھ بن مجکو حور کا منھ
نہین چاہیے ؛ کہ تیرے مونہہ کا عشق میری جان کے
اندر بیٹھ گیا ؛ تیری صورت میری آنکھون مین
ایسی جاگزین ہو گئی ؛ کہ تمام جہان سے اسی نے مجکو
یکسو کر دیا ؛ اے معشوق تیرے سوا میری نظر
مین کچھ نہین ؛ تیری ذات کے سمندر نے مجکو یون گھیر لیا

و مذنبان وقت را از برکت مناقب
حضرت شیخ العالم قدس سرہ جائے مغفرت
بود که انه هو الغفور الرحیم[1] و طالبان
حق را قوتے و ہمتے در طلب حق بیفزاید
و سالکان این راه را شوقے و وجدے
در تزاید آید و کسالت دل و فسردگی
احوال بگلاند و زنگار طبیعت بمصقل
طریقت بزداید تا اگر نامرد بود مرد آید و
اگر مرد بود در مردی مرد بر آید انشاء اللہ
تعالے تا ہمچو ابیات شور انگیز این
فقیر بزبان شوق آویز میگوید و چون ماہی
بے آب درین راہ بمرور ایام و گذور اعوام
طپان و پریشان باشد ابیات
آنیست ؎ نقش تو تا در دل و جانم گرفت ؛
نقش دگر روے نہانم گرفت ؛ جب
تو رخ حور نشاید مرا ؛ شوق رخت
چونکه بجانم گرفت ؛ شکل تو بنشست
بچشم چنان ؛ کز ہمہ آفاق ہمانم گرفت
جز تو تبا در نظرم ہیچ نیست ؛
بحر وجود تو چنانم گرفت ؛

[1] یہ آیہ کریمہ ۲۴ پارہ کے ۳ رکوع مین ہے ۱۲

محبت کا روز افزون دن پر تو چمکا ؛ نور کے چاند اور سورج
نے میری جان کو چھپا لیا ؛ اندھیری رات جو سارے
جہان مین تاریکی پھیلاتی ہی ؛ اس زلف کی بدولت
پھیلاتی ہی جسنے میرا دل چھین لیا ؛ تیرا عشق جب سے
میرے دل مین پیدا ہوگیا ؛ میری ساری جان مین
لرزہ پڑ گیا ؛ میرا دل اور جان دونون تیرے قربان
ہوگئے ؛ جب سے تیرے چہرے کے حسن کا عکس میرے دلپر
پڑا ؛ تیرے چہرہ کے حُسن کے نور نے جب سے تیرے
قد کی تلوار نیام سے نکالی ؛ میرے دھڑ سے سر
اور میری جان سے عقل لے لی ؛ جگر کا خون گر کر سمندر
ہوگیا ؛ جب سے ابرو کے خم نے مجکو اپنی کمان مین
گرفتار کر لیا ؛ ہمارے احمدؒ نے دل کا درد بڑھا دیا ؛
عشق کا جوش جب میرے دل مین پیدا ہوگیا ؛ اور ان
غیبی مضامین کا نام مین نے انکے سات حصّے کرکے

انوار العیون فی اسرار المکنون رکھا پہلا

حصہ حضرت ہاتھ پکڑنے والے پیر زمانہ کے پیر
شیخ احمد عبد الحق رح کے مناقب مین ۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم جب سات برس کے تھے تو
جس وقت حضرتؒ کی والدہؒ آدھی رات کے بعد
تہجد کی نماز کو اُٹھتین حضرت شیخ العالمؒ بھی اس طرح
سے کہ والدہؒ کو خبر نہوتی اُٹھا کرتے اور ایک گوشہ مین

روشنی روز بہ از مہر تافت ؛
مہر و مہ نور بر وانم گرفت ؛
ظلمتی شب کہ بگیرد جہان ؛ زان سر
زلفست کہ جانم گرفت ؛ عشق تو تا
در سر من اوفتادہ ؛ زلزلہ در جملہ جانم
گرفت ؛ جان و دلم ہر دو فدائے تو
شد ؛ حسن رخت چونکہ بجانم گرفت ؛
روے تو چون تیغ قدت برکشید ؛ سر
ز تن و عقل ز جانم گرفت ؛ خون جگر
ریختہ جیحون شدہ ؛ چون خم ابروے
کمانم گرفت ؛ احمدؒ ما درد درون بر فزود ؛
ولولۂ عشق چو جانم گرفت ؛ و نام این مخدرات
غیبی **انوار العیون فی اسرار المکنون**
بر ہفت فنون بنہادم **فن اول** در مناقب
**حضرت پیر دستگیر شیخ العالم شیخ احمد
عبد الحق** رح **نقل** است کہ حضرت شیخ العالمؒ
اندر آنچہ ہفت سالہ بودہ اند چون مادر
حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس
اللہ روحہ در نیم شب از جہت تہجد برمیخاستندے
شیخ العالم قدس اللہ روحہ بشانے کہ
مادر را خبر نبودے برمیخاستند و بزاویہ

مکان کے مشغول ادائے نماز تہجد ہو جاتے جب والدہ
مہربان اپنی نماز سے فارغ ہو کر حضرتؒ کو خوابگاہ مین نہ
پاتین تو تلاش کرتین اور گھر کے کسی گوشہ مین پاتین اور
فرماتین کہ لے احمدؒ تمھارا باپ اور دادا بھی بزرگ تھے
لیکن تم جیسے کم عمر بچہ پر تو اللہ کا فرض بھی فرض نہین
نفل عبادت کے لیے اسقدر سعی اور کوشش کیا کرتے ہو
غرضکہ مشفقہ ماں حضرت شیخ العالمؒ کو پچھلی رات کے اُٹھنے کی
نسبت منع کرتین اور باز رکھتین حضرت شیخ العالمؒ پر اللہ
کی محبت کا جوش غالب آیا اور فرمایا کہ یہ ماں نہین بلکہ راہ مار
ہین کہ اپنا کام کرتی ہین اور مجکو اللہ کے کام سے باز رکھتی
ہین اور ماں کے مکان سے نکل کھڑے ہو اور اپنے آپ سے
بے آپ اللہ کی راہ مین سفر کرنے کے لیے قدم مبارک اُٹھایا
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کے حقیقی ایک بھائی تھے جنکا نام
شیخ تقی الدینؒ تھا جو شہر دہلی مین رہتے تھے اور عقلمند تھے
جب حضرت شیخ العالمؒ انکی خدمت مین علم تحصیل کرنے کا
ارادہ فرماتے اور شیخ تقی الدین ظاہری علم کی کوئی تعلیم حضرت
شیخ العالمؒ کو دیتے تو آپ نہ پڑھتے اور یون فرماتے کہ مجکو
اللہ برتر کی پہچان کا علم پڑھائیے جب شیخ تقی الدینؒ نے
حضرتؒ کی خواہش کو پورا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ دیکھا
جمعہ کے روز حضرتؒ کا دست مبارک پکڑ کے شہر دہلی کے
اوستادون کی خدمت مین لیگئے اور التماس کیا کہ یہ لڑکا مجکو

خانہ باداے نماز تہجد مشغول می شدند چون مادر
مہربان بعد از الفراغ در خوابگاه نمی یافتند
تفحص میکردند دور زاویہ از زوایاے خانہ
مییافتندے و میگفتندے اے احمد جد و پدر
تو ہم شیخ بودند لیکن نہ چنین کہ تو لی بر صغیر فرض
خداے تعالیٰ ہم فرض نیست براے نفل
چندین جد و جہد چہ میکنی الغرض مادر مشفق
حضرت شیخ العالم را از خاستن آخر شب منع
میفرمودند و باز میداشتند حضرت شیخ العالمؒ را
جوش محبت حق غالب آمد فرمودند کہ این مادر
نیست بلکہ راہزن است کہ کار خود میکند و مرا از کار خدا
باز میدارد و سر در عالم کشیدند و از خود بیخود
پاے در راه حق بسفر نہادند نقل است کہ حضرت
شیخ العالمؒ را برادرے بوده شیخ تقی الدینؒ نام در
شہر دہلی سکونت داشتند و دانشمند بودند و حضرت
شیخ العالم بخدمت ایشان قصد تعلیم علم میکردند چون شیخ
تقی الدین چیزے علم ظاہری حضرت شیخ العالم را می آموختند
نمی خواندند و میفرمودند کہ مارا علم معرفت خداے تعالی
بیاموزید چون شیخ تقی الدینؒ را از حضرت شیخ العالم
رہائیش میسر نشد در روز جمعہ دست گرفتہ پیش
اُستادان دہلی بردند و التماس کردند کہ این بچہ مرا

پریشان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمکو علم پڑھاؤ لیکن جب
مین کچھ پڑھاتا ہون تو نہین پڑھتا آپ حضرات بھی اس
لڑکے کو کچھ فہمایش فرمائین اور پڑھائین تاکہ شاید آپ
سب صاحبون کی فہمایش گوش دل سے سنے - شیخ
تقی الدینؒ کی اس درخواست پر شہر دہلی کے اُستادون
نے حضرت شیخ العالمؒ کے سامنے کتاب میزان لاکر رکھی
اور سبق پڑھانا شروع کیا جب میزان الصرف پڑھتے پڑھتے
مارا اُس ایک نے - مارا اُن دونے کی گردان تک پہونچے اور
اسکے معنے پڑھے کہ ضَرَبَ مارا اُس ایک مرد نے اور ضربا
مارا اُن دو مردونے تو حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ خدا
کی راہ مین مارنا اور مارا جانا اس راہ مین اکرام خاص و
عام ہے نہ کہ عوض لینے کا واجب کرنے والا اسکے بعد
فرمایا کہ مجکو اس علم کے تحصیل کرنے سے کوئی کام نہین ہے
آپ حضرات مجکو ایسا علم پڑھائین کہ جسکی توسط سے
مین اللہ برتر کی پہچان حاصل کرسکون اور اللہ برتر کے
سوا کسیکو دوست نرکھون سب اوستادونے لطف
کے الفاظ مین کہا کہ اے بابا تقی الدینؒ آپ اس لڑکے
کو پڑھانے کے خیال مین نہ پڑین کیونکہ یہ لڑکا اللہ
برتر کی درگاہ کا پڑھایا ہوا ہے بعد اسکے حضرت شیخ
العالم کمال درجہ ادب کے ساتھ دہلی کے استادون کے
حضور مین اُٹھکر کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ اے حضرات

میرنجاند ومیگوید که مارا علم بیاموزانید
چون ما چیزے می آموزانم نمیخواند شما
هم این بچه را بفرمایند و بیاموزانند تا مگر
گفتهٔ شمایان در گوش کند اُستادان
دهلی کتاب میزان پیش حضرت شیخ العالمؒ
قدس الله روحه آوردند و سبق گفتن
آغاز کردند چون بصرف ضَرَبَ ضَرَبَا
رسیدند و معنیش ادا کردند که ضَرَبَ
زد آن مرد حضرت شیخ العالمؒ فرمودند در
راه خدا زدن و زده شدن این راهِ
اکرام خاص و عام است نه موجب انتقام
حضرت شیخ العالم قدس الله روحهٗ
باز فرمودند که مرا بخواندن این علم
کاری نیست مرا علمے بیاموزانید که
معرفت خداے تعالے حاصل کنم و جز او را
دوست ندارم اُستادان بزبان لطف
فرمودند با تقی الدینؒ در خیال این بچه
نیفتے که این بچه خواندهٔ حضرت الله است
حضرت شیخ العالم قدس الله روحه
بادب تمام پیش اُستادان دهلی استاده
شدند و فرمودند که اے حضرات

اساتذہ! مجکو آپ سب کے خدمات مین ایک عرض کرنی ہے
اگر آپ سب صاحبان اجازت دین تو عرض کرون دہلی کے
اُستادون نے کمال درجہ لطف اور انتہا مرتبہ کی شفقت
کے ساتھ اپنی اپنی مبارک زبانون سے فرمایا کہ اے لڑکے
کہو کیا کہتے ہو حضرت شیخ العالم رح نے کمال مرتبہ کے شوق
اور کم نہونے والے وجد کی حالت مین اپنی گویا زبان سے
العالم وجد و حال کمال سے جوش پیدا کرنے والا شعر فرمایا۔
اے مخدوم ساری عمر میزان پڑھنے مین گذر گئی ؎
صرف تو شاید قیامت کے دن کریگا ہم دہلی کے سارے
اوستاد اور جو لوگ کہ انکی مجلس مین موجود تھے سب کے سب
اپنے آپے سے بے آپ ہو گئے اور پھوٹ پھوٹ کر
روئے اور حضرت شیخ العالم رح سے عذر خواہی کی اور حضرت
شیخ العالم رح کے قدم لیے اور کہا کہ نیکبخت وہ ہے جو اپنی ماں
کے پیٹ ہی مین نیکبخت ہو گیا ہے بعد اسکے حضرت شیخ
العالم رح اس مجلس سے نکلے اور اپنی اسی حالت کے ساتھ
اپنے کام مین مصروف واپس تشریف لائے ۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح اپنے بھائی شیخ تقی الدین رح
کی زوجہ مخدرہ سے جد و کد فرماتے اور اپنے بھائی کا شکوہ
کرتے کہ بھائی مجکو تعلیم نہین کرتے شیخ تقی الدین کی زوجہ
مخدرہ نے اپنے خاوند سے کہا کہ آپ میان احمد کو تعلیم
کیون نہین کرتے کیونکہ وہ آپکے چھوٹے بھائی ہین اگر

اساتذہ مرا بر شما عرضے است اگر اشارت
بفرمایند عرض دارم اُستادان دہلی بلطف تمام
و شفقت عظام بلسان الکرام فرمودند کہ اے
بچہ بگو چہ میگوئی حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ بشوق کمال و وجد لایزال بزبان مقال
از سر حال این بیت شور انگیز فرمودند بیت
مخدوما عمر بخواندن میزان بگذشت ؎ صرف
مگر روز قیامت خواہی کرد ؎ اُستادان
دہلی و آنانکہ در مجمع ایشان بودند ہر ہمہ از
خود بیخود شدند و زار زار بگریستند و حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ را بعذر خواہی پیش
آمدند و پاے حضرت شیخ العالم بگرفتند و فرمودند
کہ السعید من سعد فی بطن اُمہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ ازانجا بیرون آمدند و بحال و بکار خود باز گشتند

نقل است کہ حضرت شیخ
العالم قدس اللہ روحہ بر اہل بیت برادر
خود شیخ تقی الدین کوشش مے نمودند و گلہ
برادر خود میکردند کہ برادر مرا تعلیم
نمی کنند زن شیخ تقی الدین گفتند
کہ شما میان احمد را چرا تعلیم نمیکوئید
کہ او برادر کہتر شماست

آپ تعلیم نکرینگے تو وہ کس کے پاس جاوینگے شیخ تقی الدینؒ
نے جواب دیا کہ ہم کسکو تعلیم دین کیونکہ وہ تو اپنے مالک
کی طلب مین اپنے آپ سے بے آپ ہین اور کچھ خبر
نہین ہے اب مین تمکو انکی حالت سے آگاہ کرتا ہون یہ
کہکر شیخ تقی الدینؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کو اپنے روبرو بلایا
اور اپنی ہمیانی سے ایک سکہ چاندی کا نکالکر حضرت شیخ
العالمؒ کو دیا اور کہا کہ اے احمدؒ اس مہر کو اپنے پاس رکھو
حضرتؒ نے اس مہر کو گھر کی انگنائی کے اندر کسی مقام مین
دفن کر دیا ایک گھڑی بھر بعد شیخ تقی الدینؒ نے حضرت
شیخ العالمؒ سے وہ مہر طلب کی حضرت شیخ العالمؒ نے
فرمایا کہ بھائی دیکھو بھائی مجکو اسقدر پریشان کرتے ہین
مجکو کب دی تھی کہ مانگ رہے ہین شیخ تقی الدینؒ نے کہا
کہ مین نے تمکو دی ہے اور تمنے مکان کی انگنائی مین
دفن کر رکھی حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ مجھے خبر نہین
اگر مین نے دفن کی ہو تو آپ جاکر نکال لین شیخ تقی
الدینؒ نے اپنی بی بی کو اشارہ کیا کہ تمنے انکی حالت
دیکھ لی کہ ایک گھڑی بھر کا ماجرا بالکلیہ بھول گئے پھر
یہ ہمسے علم کیونکر پڑھ سکتے ہین یہ تو آپ ایسے علم کے
سمندر مین ڈوبے ہوئے ہین کہ ہماری اور ہمارے
علم کی کچھ پروا نہین رکھتے

نقل ہے کہ شیخ تقی الدینؒ نے واسطے عقد نکاح

شما تعلیم نکنید بر کہ رود شیخ تقی الدینؒ فرمودند
کہ ما کرا تعلیم بکنم کہ او در طلب مولاے خود از
خود بیخود است و خبر ندارد اکنون ما ترا از حال
او خبر رسیدہم شیخ تقی الدینؒ حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ روحہ را پیش خود طلبیدند و از کیسہ
خود یک مہر سیم کشیدند و بحضرت شیخ العالمؒ دادند
و فرمودند کہ اے احمدؒ بر خود بدار حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ آن مہر را در محلے از
صحن خانہ دفن کردند بعد ساعتے شیخ تقی الدینؒ از
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ آن مہر طلب فرمودند
حضرت شیخ العالم فرمودند بھائی ببین کہ برادر مرا چنین
میرنجانند مین کے دادہ است کہ می طلبید شیخ تقی الدین
فرمودند کہ من ترا دادہ ام و تو در صحن خانہ دفن
کردہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ فرمودند
کہ مرا خبر نیست اگر دفن کردہ ام بروید و بستانید
شیخ تقی الدینؒ اشارت بزن کردند کہ دیدی حال
این را کہ ہم در ساعت فراموش کرد این علم
از ما چگونہ بخواند این در علمے مستغرق است
کہ از ما و علم ما پروا ندارد -

نقل است کہ حضرت شیخ
تقی الدین از جہت کدخیـ

حضرت شیخ العالمؒ کے کسی کے ہان پیغام بھیجا تھا اور وہ
زمانہ قریب تھا کہ لڑکی والے پیغام کو قبول کر لین کہ اسی
اثنا مین حضرت شیخ العالمؒ نے یہ خبر سن لی کہ بھائی
میرا عقد نکاح کیا چاہتے ہین لڑکی والون کے مکان پر تشریف
لیگئے اور یون کہا کہ آپ لوگ مجکو اپنی بیٹی ندین کیونکہ
مین بالکلیہ نامرد ہون۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ (پاک کی اللہ نے روح انکی)
شہر دہلی مین کسی شاہزادہ سے محبت فرماتے تھے اور خلوت
اور جلوت یعنی تنہائی مین اور سب کے سامنے دونون صاحب
اللہ برتر کی یاد مین اور اللہ برتر کی عشقبازی مین مشغول
رہا کرتے تھے اتفاقاً ایک روز شیخ تقی الدینؒ کسی مسجد
مین لیٹے ہوئے تھے اور حضرت شیخ العالمؒ (پاک کی اللہ
نے انکی روح) انکے پانون مین مٹھیان لگا رہے تھے کہ اسی
اثنا مین شاہزادہ صاحب آ پہونچے اور دیکھا کہ حضرت
شیخ العالمؒ (پاک کی اللہ نے انکی روح) اپنے بھائی
شیخ تقی الدینؒ کے پانون دبا رہے ہین شاہزادہ صاحب
کو یہ معاملہ دیکھتے ہی غصہ آگیا اور کہا کہ اے شیخ
تقی الدینؒ تمھارے پانون اور احمدؒ دبائین چاہیئے
یون کہ بارگاہ والے بادشاہ اور اللہ کی درگاہ کے
ولی احمد (پاک کی اللہ نے انکی روح) کے قدم لین
اور انکی بندگی کے سلسلہ مین داخل ہون۔

حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در محلے پیغام
کردند و قریب بود کہ خواستگاری کنند
حضرت شیخ العالمؒ قدس اللہ روحہ شنیدند کہ
خواستگاری من برادر میخواہد کہ بکنند حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ بر در آن کسان
رفتند و گفتند کہ شما مرا دختر ندہید کہ من مرد

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در شہر دہلی با شاہزادہ محبت داشتند
و در خلا و ملا ہر دو کس عشق حق میباختند
روزے از روزہا در مسجدے شیخ تقی الدین
غلطیدہ بودند و حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ پاے ایشان گرفتہ مشت میزدند در آن
اثنا آن شاہزادہ رسید چہ بیند کہ حضرت شیخ
العالم قدس اللہ سرہ پاے برادر خود شیخ
تقی الدینؒ را مشت میزنند شاہزادہ در
غضب شد و گفت کہ اے شیخ
تقی الدین احمد (رح) پاے تو بکوبد
مے باید کہ شاہان بارگاہ اولیاء
حضرت الٰہ پاے احمد بگیرند
و در سلک عبودیت او درآیند۔

لہ قولہ نامرد ۱۲

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ (پاک کی اللہ نے انکی
روح) جس زمانہ مین کہ دل کے سوز اور زبان دل کی
تشنگی کے سبب سے اپنے شیخ وقت کی تلاش مین جبکا
ملنا سرخ گندھک ملجانے کا حکم رکھتا ہی اور جسکا سینہ
سبز رنگ کا سمندر ہوتا ہو جیسا کہ فرمایا ہی (ترجمہ نظم)
کا پیرو مرشد سرخ رنگ گندھک ہے ؛ اور اسکا سینہ سبز
رنگ کا سمندر ہی ؛ کمال درجہ کے شوق اور کم نہونے
والے وجد و حال کے ساتھ عالم کے گرداگرد سیر فرماتے پھرتے
تھے اور کوئی نشان اپنا قیامگاہ بنانے کے قابل مقام کا
نہین پاتے تھے کہ اتفاق سے یکایک مقام پانی پت
مین شیخون کے شیخ ولیون کے قطب حق اور دین کے
جلال حضرت جلال الدین (پاک کی اللہ نے روح انکی)
کی قدمبوسی میسر ہوئی اور شیخون کے شیخ ولیون کے
قطب حق اور دین کے جلال حضرت جلال الدین
(پاک کی اللہ نے انکی روح) نے حضرت شیخ العالم (پاک
کی اللہ نے انکی روح) کو درگاہ صمدیت کی اجازت
اور درگاہ احدیت کے اذن سے اپنی بعیت کے
سلسلہ مین داخل کر لینا قبول فرمایا اور اپنے سر مبارک
کا طاقیہ (کلاہ ۱۲) اتار کر حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے
انکی روح) کے مبارک سر پر رکھدیا اور یون ارشاد
فرمایا کہ (یہ سب معاملہ (یعنی بعیت کے سلسلہ مین داخل

نقل است کہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ اندر آنچہ بحرارت
و عطش باطن در طلب پیر وقت
کہ کبریت احمر ست و سینہ او بحر
اخضر ست چنانچہ گفت بیت
پیر رہ کبریت احمر آمدہ است ؛
سینہ او بحر اخضر آمدہ است ؛
از شوق کمال و وجد ذوق لایزال در گرد
عالم میگردیدند و نشانے بہر آشیانہ
خویش نمے یافتند ناگاہ در مقام
پانی پت پاے بوس حضرت شیخ المشائخ
قطب الاولیا حضرت شیخ
جلال الحق والدین قدس اللہ روحہ
حاصل شد شیخ المشائخ قطب
الاولیا شیخ جلال الحق والدین
قدس اللہ روحہ حضرت
شیخ العالم رح را باذن حضرت
صمدیت و باجازت حضرت
احدیت قبول فرمودند و طاقیہ از سر
خود کشیدہ بر سر حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ نہادند و فرمودند کہ

کرنا اور طاقیہ اپنے سر مبارک کا اُتار کر آپکے سر مبارک
پر رکھدینا) اللہ برتر کے حکم کے موافق ہوا ہے اور
اس درجہ کرم مبذول فرمایا جو حیز تحریر مین نہین
آسکتا اور نہ احاطہ بیان مین لایا جا سکتا ہے بعد
اسکے حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح)
کو شیخون کے شیخ ولیون کے قطب حق اور دین کے
جلال حضرت جلال الدین (پاک کی اللہ نے انکی روح)
کے بعض مریدون نے اپنا مہمان کیا اور سیخ کے کباب
اور نیز دیگر بعض عمدہ عمدہ کھانے پیشکش کیے جب حضرت
شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) کی نظر انور
اُن سب کھانون پر پڑی تناول فرمانے سے انکار کیا
اور یون فرمایا کہ یہ کیسے لوگ ہین اور اسی وقت شیخون کے
شیخ ولیون کے قطب حق اور دین کے جلال حضرت
جلال الدین (پاک کی اللہ نے انکی روح) کی خدمت
مین تشریف لیگئے اور اُنکا عطا فرمایا ہوا طاقیہ اُنکو واپس
دیا اور وہان سے روانہ ہوگئے یہانتک کہ شہر کے باہر جا پہنچے
اور بے تامل ایک سمت کو چلے جاتے تھے کہ اسطرف سے
حق اور دین کے جلال حضرت جلال الدین (پاک کی
اللہ نے انکی روح) بھی آپکے پیچھے نکل کھڑے ہوئے تھے
اور ایک مقام پر کھڑے ہوئے حضرت شیخ العالم
(پاک کی اللہ نے انکی روح) کے تشریف لانے کا انتظار

برحسب فرمانست وچندان کرم
کردند که در تحریر نگنجد و در تقریر
نیاید بعده حضرت
شیخ العالم قدس الله روحه
را بعضے مریدان شیخ المشائخ حضرت
جلال الحق والدین قدس الله سره
بمهمانی گرفتند و سیخ کباب آوردند و از
بعضے محظورات هم آوردند حضرت
شیخ العالم را چون نظر بر محظورات
افتاد در حال تبری نمودند و
فرمودند این چه شخصے است
و همدران وقت بر شیخ المشائخ
شیخ جلال الحق والدین آمدند و
طاقیه باز گردانیدند و روان
شدند و بیرون شهر افتادند
و میرفتند حضرت شیخ
جلال الحق والدین قدس الله
سره نیز در عقب ایشان
برون آمدند و استاده منتظر ایشان

محظورات سے مراد وہ کھانے ہین جو کسی گروہ
مخلوق کے لیے خاص ہون ۱۲

فرمارہے تھے کہ اتفاق سے حضرت شیخ العالمؒ یکایک ایسے
جنگل مین جا پہونچے کہ کسیطرح اس جنگل کی راہ ذہن
مین نہین آتی تھی کہ اسی اثنا مین ایک درخت نظر
آیا آپ اُس درخت پر چڑھگئے جب پھُنگی تک پہونچے تو
کیا دیکھا کہ دو شخص دور پر چلے آرہے ہین انھین دیکھکر
حضرت شیخ العالمؒ اُتر آئے اور اُنکی طرف چلے چنانچہ وہ
بھی حضرتؒ ہی کی طرف آرہے تھے یہانتک کہ اُن کے
قریب پہونچکر دو چار ہوئے اور پوچھا کہ سیدھی راہ کدھر ہے
انھون نے جواب دیا کہ تو سیدھی راہ شیخون کے شیخ حق اور دین
کے جلال شیخ جلال الدینؒ کے دروازہ پر بھولا حضرت شیخ العالمؒ
نے اُن صاحبون سے سوال کیا کہ کیا واقعی امر یہی ہے جواب نے
فرمایا جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ہے اسکے بعد حضرت شیخ العالمؒ نے پھر یہی
سوال کیا انھون نے پھر یہی جواب دیا یہانتک کہ تین بار حضرتؒ
شیخ العالمؒ اور اُن مین باہم یہی سوال و جواب ہوئے بعد اسکے دونون
صاحب نظر سے غائب ہوگئے اسوقت حضرت شیخ العالمؒ
نے یقینی طور پر جان لیا کہ یہ اللہ برتر کے بھیجے ہوئے تھے
جو خاص اللہ برتر کے بھیجے ہوے اس فقیر کے پاس تشریف
لائے تھے اور دل مین مخاطرہ فرمایا کہ اے احمدؒ تیرا مقصود
سوا شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدینؒ
کے دروازہ کے حاصل نہوگا یہ مخاطرہ کرکے جس امر سے
حضرت شیخ العالم نے روگردانی فرمائی تھی توبہ کی اور دریا مین

بودند ناگاه در بادیه افتادند که هیچ راه
دران بادیه نمے یافتند بر درختے نظر افتاد
و بران درخت رفتند و بالاے آن سوار شدند
چه بینند که دو کس از دور می آیند حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سره از درخت فرود
آمدند و جانب آن دو کس روان شدند و
آن دو کس نیز جانب حضرت شیخ العالمؒ می آمدند
تا آنکه بیکدیگر پیوستند حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سره ازان دو کس پرسیدند که راه کدام طرف
است ایشان جواب دادند که راه بر در شیخ المشایخ
شیخ جلال الحق والدین گم کردی حضرت شیخ العالمؒ
پرسیدند که همچنین است آن هر دو کسان گفتند
همچنین است باز حضرت شیخ العالمؒ پرسیدند
همچنین است ایشان گفتند همچنین است تا سه کرت
میان ایشان و حضرت شیخ العالم قدس اللہ سره سوال
و جواب رفته و غائب شدند حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سره بیقین دانستند که ایشان رسولان خداے تعالیٰ
اند که فرستاده حق برین فقیر آمده اند و بخود فرمودند که
اے احمد مقصود و مقصد تو جز بر در شیخ المشایخ شیخ
جلال الحق والدینؒ نیست ازانچه اعراض
نموده بودند توبه کردند و بدریاے

گریہ وزاری کے غسل فرمایا اور اُسی مقام سے واپس پھرے
اور شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدین رح
کی طرف دوڑے اور یہان شیخون کے شیخ شیخ جلال
الدین رح اپنے آستانۂ شریف پر کھڑے ہوئے حضرت
شیخ العالم کی تشریف آوری کا انتظار فرما رہے تھے
حضرت شیخ العالم رح آستانۂ شریف پر پہونچتے ہی اپنے پیر مرشد
کے قدمون پہ گر پڑے شیخون کے شیخ حق اور دین کے
جلال شیخ جلال الدین رضی نے انتہا درجہ کی خاطر داشت
اور کمال مرتبہ کی شفقت کے ساتھ خاص اپنے مبارک
ہاتھ سے حضرت شیخ العالم رح کو گود مین لے لیا اور ظاہر کے
لطف اور دل کی توجہ کے ساتھ اپنی زبان مبارک سے
یون ارشاد فرمایا کہ اے عبدالحق آج کے روز تو ہمارے
یہان مہمان رہیگا حضرت شیخ العالم رح نے یہ ارشاد سُنکر
نیازمندی کا سر زمین پر جھکا دیا اور غلامی کے اقرار
مین مصروف ہوگئے شیخون کے شیخ حق اور دین کے
جلال شیخ جلال الدین رح نے اپنے خادم کو حکم فرمایا کہ آج
ہر طرح کا کھانا جو ممکن ہو اور ہر قسم کی عمدہ نعمتین
جو کھائی جاتی ہون بہم پہونچاو بعد اسکے جسوقت کہ کھانا
طیار ہوگیا شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدین رح نے حضرت شیخ العالم کو طلب فرمایا
اور اپنے روبرو بٹھایا اور بعض بعض دوست جو اس

بدریاے انابت غسل کردند و بازگشتند و
سوے شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین
بشتافتند و شیخ المشائخ شیخ جلال الدین قدس
اللہ روحہ ایستادہ بر آستانۂ خود منتظر قدوم حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ بودند ما دام کہ حضرت
شیخ العالم رح رسیدند در زیر پاے پیر خود
افتادند شیخ المشائخ جلال الحق والدین
قدس اللہ سرہ بتعظیم تمام و بشفقت
عظام بدست اکرام شیخ العالم رح را کنار
گرفتند و بلطف ظاہر و نظر باطن بزبان مبارک
فرمودند کہ اے عبدالحق امروز تو مہمان من
باشی حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ سر
بر زمین بردند و باعتراف عبودیت پیوستند
شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین خادم
خویش را فرمودند کہ امروز ہر جنس طعام کہ ممکن
باشد و از ہر جنس محظورات کہ مستعمل
باشند موجود کن بعدہ چون طعام
موجود کردہ شد شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدین حضرت
شیخ العالم را طلبیدند و پیش
خود نشاندند و بعضے یاران کہ

موقع بر حاضر ہونے کی قابلیت رکھتے تھے وہ بھی حاضر
ہوئے شیخون کے شیخ شیخ جلال الدینؒ نے خادم کو
اشارہ فرمایا کہ جو کچھ تو نے طیار کیا ہے لے آؤ القصہ
ہاتھ دھونے کے بعد ایک کت[illegible]وری اور
طرح طرح کے کھانے جسقدر کہ طیار کیے گئے تھے ایک
ایک کرکے علٰحدہ علٰحدہ سب چُنے گئے اور بعض ناجائز
کھانے بھی لائے اور لگائے گئے اسوقت شیخون کے شیخ
حق اور دین کے جلال حضرت شیخ جلال الدینؒ نے مقصود
اور شہود اور مشہود کے طلوع ہونے کے مقام سے اللہ کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے اور اللہ کی یگانگی کی طرف
طرب کنان حضرت شیخ العالمؒ سے یون ارشاد فرمایا کہ اے
عبد الحقؒ جس برتن کو اللہ کی یگانہ او ربیگانہ درگاہ سے
علٰحدہ جانو اور دور گمان کرو اُس برتن مین ہاتھ نہ ڈالو
بلکہ اُس برتن اور اُسکے کھانے سے مُنھ پھیر لو حضرت
شیخ العالمؒ کی نظر انور اس ارشاد کے سُنتے ہی اللہ کی
وحدت اور یگانگت کے حُسن و جمال پہ جا پڑی اور
(ہر آئینہ آسمانون اور زمینون کے پیدا کرنے مین اور
رات اور دن دونون کی حالتین ایک دوسرے کے
خلاف کرنے مین کے سمندر نے عبرت اور خوف دلایا اور (اللہ
نور ہے زمینون اور آسمانون کا) کی تجلی کی فوجون نے
حضرت شیخ العالمؒ کے دل پر دھاوا کر دیا یہانتک کہ

شایان آن بودند نیز حاضر شدند
و خادم خویش را اشارت فرمودند
که آنچه موجود کرده بیار الغرض بعد
از دست شستن کنند و سفره فراز کردند و
طعام از هر جنس که موجود بود یگان یگان آوردند
و بعضی محظورات هم آوردند و پیش نهادند
شیخ المشایخ شیخ جلال الحق والدین
از مطلع مقصود و شهود و مشهود مشیراً
الی الله و متبشراً الی وحدة الله شیخ
العالمؒ را فرمودند که ای عبد الحق (رح)
هر آوندی را که از حضرت احدیت او
جُدا دانی و بعید پنداری بر آن آوند
دست مزن و از وی اعراض کن حضرت
شیخ العالم قدس الله سره را بمجرد
این اشارت نظر بر جمال وحدت حق
افتاد و دریای ان فی خلق
السموات والارض واختلاف
اللیل والنهار عبرت و خوف
در داد و افواج تجلی الله نور السموات
والارض دل شیخ العالم قدس
الله سره را تاختن آوردند و

حضرت شیخ العالم رح اپنے آپے سے بے آپ ہو گئے اور حیرت
کے عالم مین پہونچ گئے اور پھوٹ پھوٹ کے روتے تھے
ور خون کے دو چشمے دریاے جیحون کے چشمہ کی مانند
حضرت شیخ العالم کی دونون آنکھون سے روان
ہو گئے اور یہ حالت ہو گئی کہ کچھ دیر تک اپنے ہاتھ
پکڑنے والے پیر و مرشد کے کمال کے حسن جمال کی
خانقاہ کے ایک گوشہ مین بیٹھے روتے اور نظارہ فرماتے
رہے اور ماسوای آگاہی سے بیزار ہو گئے بعد اس کے
شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدین رح
نے انتہا درجہ کا لطف اور کمال مرتبہ کی شفقت مبذول
فرمائی اور حضرت شیخ العالم کے قریب تشریف لائے
اور فرمایا کہ اے عبدالحق کوئی چیز پسند کرو اور ہوش
مین آجاؤ حضرت شیخ العالم عشق کے کمال اور دل کی
آگ کے باعث جو اللہ کے عشق و محبت کی آگ تھی اور
بجھتی ہی نہ تھی کسی چیز کو پسند نہ کرنے اور فرماتے تھے
کہ ابتک مین یہ نجانتا تھا کہ مین کیا کھاتا ہون کہان سے
کھاتا ہون کس چیز کو کھاتا ہون اور اب تو مین تامل
کرتا ہون کہ کیا کھاؤن اور کدھر متوجہ ہون اور کس سے
منھ پھیرون اور پاک اور ناپاک مین تمیز کرنے والا
کیونکر ہون چونکہ شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدین رح بار بار کہتے اور انتہا کی کوشش

حضرت شیخ العالم رح از خود بیخود شدند
و در عالم حیرت افتادند و زار زار میگریستند
و چشمہای خون چون جیحون از دو چشم
مبارک حضرت شیخ العالم روان شدند تا مدتے
در زاویہ خانقاہ جمال کمال پیر دستگیر خویش
نشستہ شب و روز میگریستند و مے نگریستند
و از اطلاع ماسوی اللہ بیزار بودند بعدہ شیخ
المشائخ شیخ جلال الحق والدین بلطف عظیم
و شفقت عمیم کرم فرمودند و بر سر وقت
حضرت شیخ العالم رح آمدند و فرمودند اے
عبدالحق چیزے اختیار کن و بہوش باز آ
حضرت شیخ العالم رح از کمال درد آتش
باطن کہ نار اللہ است کہ از دل سرد نمی شد
در ہیچ چیز اختیار نمی افتاد و میفرمودند
تا غایت نمیدانستم کہ چہ مے خورم
و از کجا و کرا مے خورم و اکنون چہ
خورم و بکہ رو آرم و از کہ اعراض کنم و
فرق پاک و ناپاک چون شوم
چون شیخ المشائخ شیخ جلال الحق
والدین رح بکرات و مرات ہمچنین
مے فرمودند و کوشش بلیغ

فرماتے تھے کہ کوئی چیز پسند کرو حضرت شیخ العالمؒ نے
اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیرو مرشد کے حضور مین عرض
کیا کہ اگر تھوڑی سی خودرو شاماخ کی روٹی ہو تو یہ
غلام کھائے شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدینؒ نے اُسیدم لوگون کو شہر کے باہر بھیجا
کہ شاماخ کی روٹی بہم پہونچائین المقصود برنج شاماخ
کی سفید اور پاکیزہ روٹیان طیار کرا کے حضرت شیخ
العالمؒ کے سامنے رکھین حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا
کہ یہ برنج شاماخ کی روٹی ہے نہ کہ شاماخ کی روٹی
الغرض شیخون کے قطب حق اور دین کے جلالؒ نے
حضرت شیخ العالمؒ کو روٹی کھلائی اور فرمایا کہ اے
عبد الحقؒ خدا پاک ہے اور پاک کو پاک پہونچاتا ہے
اور ناپاک سے پاک کو ہمیشہ پاک رکھتا ہے تو بھروسا
اور توجہ کرنے والا پاک درگاہ کا اور پاک رہ اور
اپنے آپ کو اور اپنے کام کے حال کو ناپاک سے
پاک رکھ تا کہ سوا پاک ۔ نہ دکھائی دے اُسوقت
تو جانے اور دیکھے کہ دو جہان مین سوا حضرت پاک
کے کچھ نہین اور ہرگز نہو گا یہ ارشاد سنکر حضرت
شیخ العالمؒ کو دلی تسکین اور قلبی اطمینان حاصل
ہوگیا (اور اللہ کی حمد ہے اس ماجرا پر) ۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ جس زمانہ مین بمقام

بیمودند حضرت شیخ العالمؒ در حضرت پیر
دستگیر خود عرض کردند کہ اگر قدرے نان
شاماخ خودرُو باشد این بندہ بخورد شیخ
المشائخ شیخ جلال الحق والدینؒ در حال مردمان
را بیرون شہر فرستادند و شاماخ آوردند
المقصود نانہاے سپید و پاکیزہ از برنج شاماخ
مذکور راست کنانیدہ پیش حضرت شیخ العالمؒ
آوردند حضرت شیخ العالمؒ فرمودند این نان برنج
شاماخ ہست نہ نان شاماخ الغرض قطب
المشائخ شیخ جلال الحق والدینؒ حضرت شیخ العالمؒ
را نان خورانیدند و فرمودند کہ اے عبد الحقؒ
خداے پاک ہست و پاک را پاک رساند و از ناپاک
پاک را ہمیشہ پاک دارد تو متوکل و متوجہ بحضرت
پاک و پاک باش و خود را و حال کار خود را از
ناپاک پاک دار تا جز پاک ہیچ ننماید و آنگاہ
بدانی و ببینی کہ در دو جہان جز حضرت پاک
ہیچ نیست و ہرگز نباشد آنگاہ شیخ
العالمؒ را تسکین قلب و اطمینان
باطن پیش آمد والحمد للہ علی
ذلک ۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ اندر آنچہ در

ستام رونق افروز تھے ایک بیوہ بی بی فاطمہ رح نام
تھین اُن کے کئی فرزند تھے جو نوربافی کرتے تھے
اور وہ بیوہ بی بی ہر وقت مشغول بخدا رہا کرتی تھین
اور اللہ کے ولیون سے ایک ولیہ تھین اور حضرت
شیخ العالم رح سے محبت رکھتی اور مثل اپنے فرزند کے
سمجھتی تھین اور حضرت شیخ العالم رح بھی اُنسے بہت محبت
رکھتے تھے یہانتک کہ اُنکے گھر مین رہتے تھے اور
یون ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اس فقیر کو رات کی
عبادت اور بیدار رہونے مین بی بی فاطمہ رح پر کبھی سبقت
میسر نہوئی مین ہرچند قصد کرکے رات کو ایسے
وقت اُٹھتا کہ بی بی فاطمہ رح کو خبر نہو تا کہ میری کسی
خدمت کی تکلیف اُٹھین نہو لیکن اسپر بھی جب
مین اُٹھتا بی بی فاطمہ رح نہایت درجہ مہربانی کے ساتھ
اپنی اردو زبان مین فرماتین کہ بیٹا احمد گرم پانی
موجود ہے ایسا نہو کہ تم ٹھنڈے پانی سے وضو کرلو
کیا خوب پارسا بی بی تھین جو عورت ہوکر مردون پر
شفقت مبذول فرمایا کرتین

نقل ہے کہ مقام ستام مین ایک دیوانہ بزرگ
تھے کہ حضرت شیخ العالم رح اُن بزرگ سے محبت رکھتے
تھے اور وہ صاحب حال اور صاحب کمال تھے
ایک مسجد مین رہتے تھے اور اُسی مین پڑے رہا کرتے

در ستام بود عورتے بیوہ نام او بی بی فاطمہ رح
بود و آن عورت پسران داشت کہ کسب
سفید بافی میکردند و آن عورت مشغول بحق بودے
و ولیہ از اولیاے حق بود و حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ را دوست میداشت و بفرزندی
مینواخت حضرت شیخ العالم را آن بی بی فاطمہ رح
محبت افتادہ بود در خانہ بی بی فاطمہ میماندے
حضرت شیخ العالم میفرمودند کہ این فقیر
از بی بی فاطمہ ہیچ وقتے در قیام شب
سبقت نیافتہ است و ہر وقتے کہ این
فقیر میخاستے کہ بی بی فاطمہ را مزاحمت نبود
این فقیر بی بی فاطمہ را نشستہ مشغول بحق
مے یافتے و بی بی فاطمہ این فقیر را بلطف
بزبان ہندی میفرمودند بیٹا احمد
آب گرم موجود ست نباید کہ از آب سرد
وضو کنی زہے عورت پارسا کہ دامنے
برسر مردان انداختے ۔

نقل است کہ در ستام دیوانہ
بود حضرت شیخ العالم را بآن دیوانہ
محبتے بود و او حالے و کمالے داشت
در مسجد میبودے و او فتادہ میماندے

اور لوگ انکے لیے جو کھانے لایا کرتے وہ
سب کھانے حضرت شیخ العالمؒ کے واسطے رکھ چھوڑا
کرتے جب حضرت شیخ العالمؒ انکے پاس تشریف
لیجاتے تو رکھے ہوئے کھانے حضرت شیخ العالمؒ کے
سامنے رکھدیا کرتے اور یون فرماتے کہ اے احمدؒ یہ
خدا کی نعمت ہے کھاؤ اور کھلاؤ چنانچہ حضرت
شیخ العالمؒ وہ کھانے آپ بھی نوش فرماتے اور
اُن ہوشیار سے بہتر دیوانہؒ کو بھی نوش کراتے
اتفاق سے ایک روز ایک خراسانی دیوانہ گورے
چٹے لمبے قد کے آئے اور ان دیوانہ بزرگ سے
غضبناک ہوکر کہا کہ تو میری ولایت ویران کر آیا
اب مین تیری ولایت ویران کرتا ہون ان
دیوانون مین یہ گفت وشنود بیش آنے کے
ایک مدت بعد اتفاق سے ایک رات بی بی فاطمہؒ
نے فرمایا کہ بیٹا احمدؒ آج رات کو اس ضعیفہ نے خواب
دیکھا کہ ایک حوض مین لوگ مچھلیان مار رہے ہین
حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ اے بی بی اس فقیر
نے بھی آج ہی رات کو یہ خواب دیکھا کہ ایک بہت
بڑے حوض سے جو ایک دریا کے مانند ہی بڑی
بڑی مچھلیان لوگ شکار کر رہے ہین اسقدر افراط
سے جو شمار مین نہین آسکتین۔ اسکے بعد حضرت

خلق او را طعام مے آوردے واو
آن طعام را از جہت حضرت شیخ
العالمؒ میداشتے حضرت شیخ العالم
چون مے آمدے دیوانہ میگفتے کہ اے
احمد نعمت خداست بخور و بخوران
حضرت شیخ العالمؒ آن طعام خود
خوردے واو را خورانیدے
روزے از روزہا دیوانہ خراسانی
دراز قد وسپید پوست پیدا شد وبا این
دیوانہ بغضب میگفت تو ولایت مارا
خراب کردہ آمدی اینک ما ولایت تو
خراب میکنم بعد از مدتے ناگاہ
شبے از شبہا بی بی فاطمہؒ
فرمودند کہ بیٹا احمد امشب این
ضعیفہ خواب دیدہ ہست کہ در حوضے
ماہیان میزنند حضرت شیخ
العالمؒ فرمودند کہ بی بی فاطمہ این
فقیر ہم امشب خواب دیدہ است
کہ در حوض بزرگ را کہ چون دریاست
ماہیان بزرگ میزنند چندانکہ در عدد
وحصر نیاید بعد از آن حضرت

شیخ العالمؒ نے فرمایا تمھارے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ مقام شام ویران ہو جائیگا اور میرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ شہر دہلی ویران ہو جائے گا ان تعبیرون پر چند روز سے زیادہ نہ گذرے تھے کہ یکایک غلغلہ بلند ہوا کہ مغل آپہونچے اتفاق سے یہ شور اور غلغلہ شروع ہونے کا وہ وقت تھا کہ بی بی فاطمہؒ کھچڑی کی پتیلی چولھے پر چڑھی ہوئی چھوڑ کر سوت مول لینے بازار گئی تھین اور ہنوز واپس نہ آئی تھین ناچار حضرت شیخ العالمؒ بی بی فاطمہؒ کی محبت سے بازار تشریف لیگئے تو کیا دیکھتے ہین کہ قیامت کے دن کا سا زلزلہ پڑا ہوا ہے بی بی فاطمہؒ ڈھونڈے نہین ملین اسی انتشار مین حضرت شیخ العالمؒ اتفاق سے اُس مسجد مین تشریف لیگئے جسمین دیوانہ بزرگ رہتے تھے تو دیکھا کہ وہ بزرگ دیوانہؒ موجود ہین حضرت شیخ العالمؒ ایک گھڑی بھر اِن بزرگ دیوانہ کے پاس بیٹھے بزرگ دیوانہؒ نے فرمایا کہ اے احمدؒ خدا کا قہر اوتر چکا ہے حضرت شیخ العالمؒ نے پوچھا کہ آپکا کیا حال ہے جواب دیا کہ مین بھی اس قہر مین داخل ہون اس گفت و شنود کے بعد حضرت شیخ العالمؒ پھر

شیخ العالمؒ تعبیر خواب فرمودند کہ خواب شما آنست کہ شام خراب شود و خواب من آنست کہ شہر دہلی خراب شود چند روز نگذشتہ بود کہ شور افتاد کہ مغلان رسیدند بی بی فاطمہؒ دیگ طعام کھچڑی پزیدہ ہم بر دیگدان گذاشتہ در بازار جہت خریدن ریسمان رفتہ بود بی بی فاطمہؒ از بازار نیامدہ بود کہ حضرت شیخ العالمؒ در خیال بی بی فاطمہؒ سوے بازار رفتند چہ بینند کہ زلزلہ روز قیامت افتادہ است با بی بی فاطمہؒ ملاقات نشدہ بعدہ در آن مسجد رفتند۔ چہ بینند کہ آن دیوانہ موجود ست ساعتے با او نشستند دیوانہ گفت اے احمدؒ قہر خدا نازل شدہ است حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ فرمودند کہ حال شما چیست دیوانہ گفت ما نیز مے آیم بعدہ حضرت شیخ العالمؒ قدس اللہ سرہ باز

بی بی فاطمہؒ کے گھر مین تشریف لیگئے تو معلوم ہوا کہ فاطمہ بی بیؒ ابھی تک بازار سے گھر مین واپس نہین آئین اور گھر مین کوئی نہین ہے اور کھچڑی کی پتیلی بدستور چولھے پر چڑھی ہوئی ہے حضرت شیخ العالم نے ایک لقمہ کھچڑی اس پتیلی سے نکالی اور تکبیر فرمائی اور اُسی عالم حیرت مین زبان مبارک سے یہ ارشاد فرمایا کہ (آج کے روز ملک کس شخص کا ہے۔ اللہ یگانہ قہر کرنے والے کا ہے) اور یہ ارشاد فرماکر فاطمہ بی بیؒ کے گھر سے تشریف لیگئے۔

نقل ہے کہ ایک بار حضرت شیخ العالمؒ مقام سُنّام سے بانی پت کو اپنے پیر و مرشد شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال حضرت شیخ جلال الدینؒ کی خدمت مین تشریف لیگئے اور دیکھا کہ حضرت شیخ جلال الدینؒ کے خادم اسباب باندھتے اور کسی پہاڑ کی جانب سفر کی طیاری کرتے ہین حضرت شیخ العالمؒ کو دیکھتے ہی حضرت شیخ جلال الدینؒ نے ایک طبق چانولون کا حضرت شیخ العالم کو عطا کیا اور فرمایا کہ اے عبد الحقؒ یہان سے چلے جاؤ کیونکہ خدا کا قہر نازل ہوا ہی حضرت شیخ العالمؒ یہ ارشاد سُنتے ہی روانہ ہوگئے اتفاق سے چند حاجی

در خانۂ بی بی فاطمہؒ آمدند چہ بینند کہ در خانۂ بی بی فاطمہؒ کسے نیست و دیگ کھچڑی پختہ بالاے دیگدان است حضرت شیخ العالم یک لقمہ از میان دیگ برگرفتند و تکبیر گفتند و از سر حیرت بزبان حال فرمودند لمن الملک الیوم۔ للہ الواحد القہار و بیرون آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ قدس اللہ سرہ از سُنام در پانی پت آمدند بر پیر خود شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین قدس اللہ سرہ چہ بینند کہ خدمتگاران شیخ المشائخ حضرت شیخ جلال الحق والدین قدس سرہ رخت مے بندند و مستعد می شوند و مے خواہند کہ سوے کوہے روان شوند یک طبق برنج آوردند و شیخ المشائخؒ حضرت شیخ العالمؒ را دادند و فرمودند کہ اے عبد الحق برو کہ قہر خدا نازل شدہ است حضرت شیخ العالمؒ از آنجا روان شدند چند نفر از حاجیان

حضرت شیخ العالمؒ کے ہمراہ ہوگئے اور وہ سب دہلی
کی جانب چلے لیکن حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا
کہ دہلی پر اللہ کا قہر ہے ہم دہلی نہین جائینگے
اور یہ عذر کرکے حضرت شیخ العالمؒ بدایون مین
رونق افروز ہوئے۔

نقل ہے کہ سفر فرمانے کے زمانہ مین حضرت
شیخ العالمؒ نے ایک رات کسی مسجد مین مقام فرمایا
اور وہ جمعہ کی رات تھی آپ نے دیکھا کہ جو مسلمان
اس مسجد مین داخل ہوتا سات اذانین دیتا
حضرت شیخ العالمؒ سے بھی لوگون نے کہا کہ اے
مسافر تم بھی اذانین دو کہ آج جمعہ کی رات ہے
حضرت شیخ العالمؒ نے لوگون سے سوال کیا کہ
جمعہ کی رات مین فی مسلمان سات اذان کہنے سے
آپ سب کی غرض اور نیت کیا ہے سب نے جواب دیا
کہ یہ غرض اور نیت ہے کہ جمعہ کی رات متبرک ہے
اس رات مین اگر ہر شخص سات اذانین دیگا تو
اللہ برتر ہفتہ بھر کی تمام بلاؤن سے اس مقام
اور اس کی مخلوق کو جو یہان موجود ہین محفوظ
رکھیگا اور امن وامان قائم رہیگی حضرت شیخ العالمؒ
نے جواب دیا کہ مجھسے ہرگز یہ نہو سکیگا کہ مین اس
نیت سے بار بار اذانین دون جس نیت سے

مصاحب شدند ایشان در دہلی رفتند حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند کہ قہر خدا نازل شدہ
است ما در دہلی نرویم حضرت شیخ العالمؒ
در بدایون آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ
در ایام مسافرت شبے از شبہا در مسجدے
فرود آمدند وآن شب جمعہ بود مسلمانان
کہ مے آمدند ہفت بانگ نماز
میگفتند حضرت شیخ العالمؒ راہم میگفتند
کہ اے مسافر تو ہم بانگ نماز بگوے
امشب جمعہ است حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند شما را در گفتن ہفت بانگ نماز
در شب جمعہ چہ نیت است تا بدانیم
ایشان گفتند از بہر آنکہ تا از برکت
ہفت بانگ نماز کہ درین شب متبرکہ
بگویند اللہ تعالے از بلاہاے تمامی
ہفتہ ازان مقام وازان بندگان کہ درآن
مقام اند دور کنند و در امن وامان
خویش نگاہ دارد حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند کہ مرا بدین وجہ نیت دست
نمیدہد کہ تکرار بانگ نماز بگویم

آپ سب لوگ دیتے ہین لوگون نے دریافت کیا کہ آخر
اس نیت سے آپ کیون نہین دے سکتے حضرت
شیخ العالمؒ نے جواب دیا کہ جو بندہ اللہ برتر کی عبادت
اپنا بھلا ہونے کی امید پر کرتا ہے اور اللہ برتر کے
امتحان اور آزمائش سے دوری چاہتا ہے وہ بدی
اور نیکی کا بندہ ہوتا ہے نہ کہ خدا کا بندہ۔ اور خدا کا
بندہ مخلص (یعنی صاحب خلوص) ہوتا ہے نہ کہ
دو رو۔ اور خلوص اخلاص اسکا نام ہے کہ بندہ
کا مقصد اور مطلب اللہ کی عبادت سے سوا اللہ
پاک کی ذات کے اور کوئی شے نہو اور حضرت
اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل کے لیے عبادت کرے
کرا اور عبادت کرتے ہین اللہ کی اپنے دین اور
روش کو خاص اللہ ہی کے لیے خالص کر کے)
حضرت شیخ العالمؒ کا یہ جواب سنکر سب کے سب حیران
رہ گئے کہ یہ فقیر کیا کہتا ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ مقام پنڈوہ مین تشریف
لیگئے اور یہ ارادہ فرمایا کہ شہر پنڈوہ کے لوگون سے
ملاقات کرین ایک شخص سے دریافت فرمایا کہ
اس شہر مین سب سے زیادہ عقلمند اور صاحب
فضیلت کون بزرگ ہے اس شخص نے جواب دیا
کہ فلان عقلمند سب سے فاضل و بزرگتر ہے حضرت

ایشان گفتند چرا نیت وست نمیدہید
حضرت شیخ العالمؒ فرمودند بندہ
کہ خدائے تعالی را از جہت نیکی
پرستد و از بلائے او دوری جوید
آن بندہ نیکی و بدی باشد نہ بندہ
خدا و بندہ خدا مخلص بود نہ منافق
و اخلاص آنست کہ مطلوب
و مقصود او جز ذات حضرت
صمدیت نباشد و اعبدوا اللہ مخلصین
پارہ (۲۳) رکوع (۲۲) ۱۲
لہ الدین ایشان حیران ماندند
کہ درویش چہ میگوید۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ سرہ در پنڈوہ
رفتند و خواستند کہ اکابران
شہر را ملاقات فرمایند
پرسیدند از کسے کہ دانشمند
درین شہر از ہمہ فاضل تر
و بزرگ تر کیست آن کس
جواب داد کہ فلان دانشمند
از ہمہ فاضل و بزرگ تر
است حضرت شیخ العالمؒ

پاک کی اللہ نے انکی روح اس عقلمند کے پاس تشریف
لیگئے اور ملاقات کی اتفاق سے وہ اسوقت
سبق پڑھانے مین مصروف تھے اور سب طالبعلم
پڑھ رہے تھے سبق پڑھانا انھون نے کچھ دیر تک موقوف
رکھا اور حضرت شیخ العالمؒ سے باتین کرنے لگے
حضرت شیخ العالمؒ نے اون بزرگ سے اللہ برتر کی
بے نیاز ذات کے پہچاننے کے علم کی خواہش کی
اور یون ارشاد فرمایا کہ آپ عقلمند بزرگ ہین اور
آپکا بہت کچھ نام اور شہرہ ہے مین خدا کی معرفت کے
پانی کا پیاسا آپکے پاس آیا ہون تاکہ آپ مجکو
اللہ کی معرفت کا پانی پلائین وہ عقلمند حضرت
شیخ العالمؒ کا یہ ارشاد سنکر اپنے آپ سے بے آپ
ہوگئے اور بیتابی کا عالم طاری ہوگیا بعد ایک
گھڑی کے جب ہوش آیا اپنی پگڑی اپنے گلے
مین ڈالکر حضرت شیخ العالمؒ کے قدمون پر گر پڑے
اور عرض کیا کہ قسم ہے اللہ کی مین نے اتنی مدت
تحصیل علم کی اور اللہ برتر کے بندون کو پڑھایا
لیکن اس علم کا ایک حرف بھی نہین سمجھا اور کچھ
خبر بھی اللہ کی پہچان کے علم کی نہین ہوئی
حضرت شیخ العالمؒ نے اُن عقلمند کے حال پر
شفقت فرمائی اور واپس تشریف لیگئے۔

قدس اللہ تعالی روحہ
بر آن دانشمند رفتند و ملاقات
کردند دانشمند مشغول بسبق بود
و طالب علمان مے خواندند از شغل
سبق قدرے بایستاد و با
حضرت شیخ العالمؒ بحکایت
مشغول شد حضرت شیخ العالمؒ
از علم معرفت ذات صمدیت
حق تعالی طلب کردند و فرمودند
کہ شما دانشمند بزرگ اید و نام
بانگ شما بس بسیارست از عطش
این طلب بر شما آمدہ ام کہ از علم
مذکور خبر کنید دانشمند از سخن شور
انگیز حضرت شیخ العالمؒ از خود بیخود شد
بیتاب گشت و بعد دیرے کہ بہوش
آمد دستار در گلو کردہ در پاے حضرت
شیخ العالمؒ افتاد و گفت واللہ کہ چندین عمر
علم تحصیل کردم و بندگان خداے تعالی را
سبق گفتم اما ازین علم ہیچ فہم نکردم و ہیچ
خبر نیافتم حضرت شیخ العالمؒ بران دانشمند
شفقت فرمودند و باز گشتند

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ مقام پنڈوہ مین ایک کوتوال کے یہان رہا کرتے تھے اور کوتوال کی مان حضرت شیخ العالمؒ کی بہت خدمت کیا کرتین اور بہت عقیدت اور محبت رکھتی تھین۔ اور ایک دیوانہ بھی حضرت شیخ العالمؒ کے برابر ہی رہا کرتے تھے الغرض اتفاق سے ایک روز بادشاہ وقت فقیرون کا بھیس بدلکے شکستہ حال لوگون کی مانند گشت کرنے نکلا اور اتفاقاً وہان گیا جہان ایک گروہ فقیرون کا اُترا ہوا تھا اور ایک گوشہ مین بیٹھ رہا فقیرون نے جب کھانا پکاکر طیار کیا تو کھاتے وقت بادشاہ سے کہا کہ اے فقیر دور ہو تو ہمارے کھانے مین نظر لگا رہا ہے بادشاہ نے شکستہ حالون اور غریبون کی طرح جواب دیا مین ایک غریب ہون تم سب صاحبون کا کیا بگاڑ رہا ہون تم کھانا نوش کرو لیکن فقیرون نے بادشاہ کے نرم جوابی کا کچھ لحاظ نکیا اور برابر وہی کہتے رہے جو پہلے کہا تھا یہانتک کہ بادشاہ کو اپنے پاس سے ہٹا کر رہے الحاصل بادشاہ وہان سے اٹھکر اُس مقام مین پہونچے جہان ایک گروہ ہندو فقیرون کا اُترا ہوا تھا اتفاق سے وہ سب جوگی فقیر اسی وقت کھانا لائے اور سب کے حصے کھانے مین برابر لگائے چنانچہ

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در پنڈوہ در خانۂ کوتوال میماندند و مادر کوتوال خدمت حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ بسیار میکرد و اعتقاد و محبت تمام میداشت و با حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ یک دیوانۂ دیگر برابر بودے الغرض شبے سلطان سکہ غریبان پوشیدہ طریق[۱] شکستگان برون آمدند و جماعت قلندران فرود آمدہ بود آنجا رفت و در گوشہ نشست و قلندران طعام پزیدند وقت خوردن سلطان را گفتند کہ اے فقیر دور شو در طعام ما نظر میکنی سلطان طریق شکستگان و غریبان شکستگی و غریبی مینمود و میگفت کہ من غریبم از آن شما چہ میکنم شما بخورید ایشان باز نماندند مادام کہ سلطان را دور نکردند سلطان از انجا روان شد جائے رفت کہ جوگیان فرود آمدہ بودند ایشان طعام آوردند و میان خود ہا قسمت برابر نہادند

[۱] قولہ طریق یعنی بطریق ١٢

بادشاہ کا حصہ بھی سب کے برابر لگایا اور سلطان کے
سامنے لاکر رکھا سلطان نے کہا مین ایک اجنبی
غریب ہون میرا حصہ سب کے برابر کیونکر ہو سکتا ہے
جوگیون نے کہا اے بابو ہم لوگون کا معمول ہی یون ہے
کہ اگر کھانے کے وقت ایک کتا آجائے اس کا حصہ
بھی سب کے برابر اُسکو دیکر کھاتے ہین نہ کہ آپ تو
انسان ہین پھر آپکو کیونکر ندین القصہ سلطان جب
گشت سے واپس آئے اور دان ہوا تو یہ حکم جاری
کیا کہ قلندر اور درویش ہمارے شہر مین نرہین یہ حکم
جاری ہوتے ہی قلندرون کو تلاش کر کر کے کشتیون کے
ذریعہ سے دریا پار اُتارنا شروع کردیا سارے شہر مین
شہرہ ہوگیا کہ بادشاہ قلندرون اور درویشون کو اپنے
شہر سے نکلوا رہا ہے حضرت شیخ العالمؒ نے ان دیوانہ
مجذوب سے فرمایا کہ آؤ ہم تم سلطان کے در دولت
پر چلین اور دیکھین کہ بادشاہ قلندرون اور درویشون
کو کیون شہر سے نکلوا رہا ہے کوتوال اور کوتوال کی مان نے
روکا کہ اے مخدوم آپ نجائین کیونکہ ایک ایک فقیر کو
ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر لاتے ہین اور شہر سے نکال رہے ہین
لیکن حضرت شیخ العالمؒ نے انکا کہنا مطلق نہ سنا بے تامل
ان دیوانہ مجذوب کو اپنے ساتھ لیکر سلطان کے
در دولت پر جا بیٹھے اور اپنے سر مبارک پر خاک ڈہول

یک بخش از سلطان ہم کردند بسلطان
دادند سلطان گفت کہ ما از شما بیگانہ ام
مرا یک بخش برابر چگونہ باشد جوگیان گفتند
کہ اے بابو ما را رسم است اگر سگ باشد
ما سگ را ہم قسمت برابر دہیم خاصہ تو کہ آدمی
ہستی ترا چرا ندہیم سلطان چون باز آمد
درون شد فرمان شد کہ قلندران و درویشان
در شہر ما نباشند و قلندران را می آوردند
و برکشتی سوار کردہ آن روے لب آب
میکردند شور در شہر افتاد کہ سلطان
قلندران و درویشان را از شہر
دور میکند حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
اے دیوانہ بیا تا بر در سلطان برویم و
ببینیم کہ سلطان چون قلندران و درویشان
را از شہر دور میکند مادر کوتوال و کوتوال
منع کردند کہ اے مخدوم مروید کہ درویشان
را یک یک تفحص کنانیدہ مے آرند و از
شہر بیرون میکنند حضرت شیخ العالمؒ
گفتہٴ ایشان را در گوش نکردند
آن دیوانہ را برابر خود بر در سلطان
بردند و نشستند و خاک بر سر

ڈال لی اور دیر تک اسی انتظار مین بیٹھے رہے کہ دیکھیں ہمارے ساتھ لوگ کیونکر پیش آتے ہین جب زیادہ دیر ہوگئی اور حضرت شیخ العالمؒ سے کسی ذی مزاحمت نہ کی کہ کون ہین اور کیا کر رہے ہین اسوقت حضرت شیخ العالمؒ نے دیوانہ مجذوب سے فرمایا کہ اے دیوانہ بادشاہ شہدون اور ہیجڑون کو شہر سے نکلوا رہا ہے نہ کہ درویشون کو اور یہ فرماکر اپنے قیام گاہ مین واپس تشریف لائے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ ایک روز شہر پنڈوہ مین دریا کنارہ کھڑے تھے اور اسی اثنا مین یہ ارادہ ہوا کہ شیخون سے شیخ دین اور حق کے نور قدس سرہ سے ملاقات کرین اور اس ارادہ کے ساتھ ہی دل مین خاطرہ فرمایا کہ درویش کی ملاقات کو خالی ہاتھ نجائین کہ اسی مین ایک قسم کی گھاس نہایت سبز و شاداب اور دراز دریا کنارے نظر آئی اپنے جی مین کہا کہ لاو یہی گھاس بطور ہدیہ کے ساتھ لیکر ملاقات کو جائین اور اپنے مقصد کے طلبگار ہون الغرض وہ گھاس لیکر حق اور دین کے نور حضرت شیخ نور الدینؒ کی خدمت مین پہنچے شیخ نور الدینؒ اپنے فیض کا دستر خوان بچھائے یارون کے ایک گروہ مین رونق افروز تھے حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) نے

انداختند مدتے درینحال منتظر احوال بودند چون ہیچ کس حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ را نپرسید کہ این کیست وچہ میکند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ فرمودند اے دیوانہ سلطان لوندان وہیجڑا از شہر دور میکند نہ درویشان را این سخن گفتند وبقرارگاہ خود باز آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ روزے در کنارہ لب آب در شہر پنڈوہ ایستادہ بودند خواستند کہ ملاقات شیخ المشائخ نور الحق والدین قدس اللہ روحہ بکنند در خاطر آوردند کہ بملاقات درویش خالی نروند گیاہے بدرجۂ غایت سبز وترو دراز برکرانہ آب دیدند با خود گفتند کہ ہمین گیاہ درہدیہ بریم وملاقات کنیم واز مطلوب مقصود بجوئیم آن گیاہ را برگرفتند وبہ شیخ نور الحق والدین بردند شیخ[1] (رح) بر مائدۂ فائد خود با جمعے یاران نشستہ بودند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ

[1] قولہ شیخ یعنی شیخ نور الدین رح ۱۲

شیخ نور الحق والدینؒ کے زانوے مبارک پر وہ گھاس کھڑا
یون خطاب فرمایا کہ بابا صفا ہے حق اور دین کے
نور حضرت شیخ نور الدینؒ نے جواب مین فرمایا کہ بابا
غرت ہے بعد اس گفتگو کے دونون اللہ کے ولیون
نے آپس مین ایک دوسرے کا دیدار ایک گھڑی بھر تک
کیا اور کوئی کلام باہم نہین ہوا بعد ایک گھڑی کے
حضرت شیخ العالمؒ واپس تشریف لیگئے اور حالت
حضرت شیخ العالمؒ کی یہ تھی کہ حقیقت کے صاف پانی
کی انتہا مرتبہ کی پیاس کے سبب سے اپنے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال حضرت شیخ
جلال الدینؒ کی بدولت اگرچہ وحدت کے حوض سے
حقیقت کا صاف پانی برابر نوش فرماتے تھے لیکن
پیاس نہ بجھتی تھی اور سیراب نہوتے تھے اور ہمدم
(ترجمہ۔ ہان اور زائد) کا دم مارتے تھے اور
ہر چند کہ بلند مقامون مین ترقی کرتے تھے اور سب سے
زیادہ آگے بڑھے ہوئے رہتے تھے لیکن اپنے فائدہ
کے میدان مین جسکے حاصل کرنے مین سرگرم تھے کمال شوق
طلب سے یہ امتیاز نہوتا کہ فلان درجہ کے فائدہ کی
منزل تک پہونچے اندا فرماتے کہ اے احمدؒ پچاس
برس گذر گئے کہ تو عالم کے گرد پھرتا ہے اور ذات
حقیقی کی تلاش کر رہا ہے لیکن دل کے مقصد تک نہ پہونچا

آن گیاہ را بر زانوے حضرت شیخ نور الحق
رحؒ نہادہ فرمودند کہ بابا صفاست شیخ
نور الحق والدینؒ فرمودند بابا غرتست ہر دو
اولیا ر بایکدیگر ساعتے مشاہدہ کردند وہیچ
تکلمے نفرمودند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
بعد از ساعتے بازگشتند و از[۱] کمال عطش
باطن اگرچہ بحوض وحدت از دولت
پیر دستگیر خویش شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدینؒ نوش میکردند فاما
سیراب نمیشدند و ہر دم دم ہل من مزید
برمے آوردند و ہر چند کہ عروج بمقامات
کبرے میکردند و عبور از ہمہ مے یافتند
اما بر مائدہ فائدہ خود کہ طلب آن میکردند
وقوف نمے یافتند دم شور انگیز برمی آوردند
و میگفتند اے احمد (رحؒ) پنجاہ سال شد کہ
در گرد عالم میگردی و طلب ذات حقیقی
میکنی بمقصد دلی نرسیدے

سلہ قولہ و از کمال الخ لفظی ترجمہ یہ ہوا اور دلکی
کمال تشنگی کے باعث اگرچہ وحدت کے حوض سے
اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر شیخون کے شیخ شیخ جلال الحق
والدین کی بدولت نوش کرتے تھے ۱۲

اور سارے عالم مین کسیکو ایسا نہ پایا جو تجکو مقصد کی
خبر دیتا اے احمدؒ تو نے پچاس برس بیکار ہی گنوا دیے
اور نہ اپنا مقصد ہی پایا نہ اپنی ذات ہی کو آرام دیا اب
تو اپنے اصل وطن مین چل اور دنیا کی لذتون اور
نعمتون سے اپنی ذات کو آسایش دے اور یہ شعر
فرماتے ہے دنیا کی باریکی سے ایک بات بھی
سمجھ مین نہ آئی + نہ دین اور نہ دنیا ہم نکمے ہی رہے +
الغرض شہر ہنڈوہ سے اپنے وطن روانہ ہوے
اثناے راہ مین مقام بہار کے رونق افروز ہوئے بہار مین
دو مجذوب تھے ایک کا لقب سلطان علاء الدینؒ
تھا جو ننگے رہا کرتے دوسرے نیم لنگوٹے کر کے
مشہور تھے یہ آگے وار ایک لنگوٹی رکھتے تھے اور
پیچھے کچھ بھی نہین اتفاقاً سلطان علاء الدین دیوانہ
ایک لکڑی ہاتھ مین لیے نمودار ہوے اور حضرت
شیخ العالمؒ کا سر راہ روک کھڑے ہو گئے بلکہ حضرت
شیخ العالم سے لپٹ گئے اور فرمایا کہ بابا احمد جوانمردون
نے دیگ پکائی کھانے کے وقت کیون چھوڑ گئے
اور یہی جملہ تین بار فرما کر اپنی راہ لی اُسکے بعد نیم لنگوٹے
نمودار ہوے اور اسی طرح راہ روک کر کھڑے
ہو رہے اور حضرت شیخ العالمؒ کو گلے لگا لیا اور یہی کہا
کہ اے احمد جوانمردون نے دیگ پکائی کھانیکی وقت

ودر عالم کسے را نیافتی کہ خبر بمقصود کند اے
احمد (رح) عمر پنجاہ سال ضائع کردی نہ
مقصود یافتی و نہ پرورش خود داشتی
اکنون در موطن اصلی خود بخرام و بتنعم
ولذات دنیاوی بیارام و این بیت
از سر حال فرمودند - **بیت**

از نکتہ مقصود نشد فہم حدیثے
لا دین[١] ولا دنیا بیکار بماندیم

الغرض از شہر ہنڈوہ باز گشتند سوے وطن خودے
آمدند و در شہر بہار رسیدند و در آنجا
دو دیوانگان بودند یکے را سلطان
علاء الدین میگفتند او برہنہ میماندے دوم
را نیم لنگوٹے میگفتند او لنگوٹہ پیش داشتی
و پس نے افراشتے ناگاہ سلطان
علاء الدین دیوانہ چوبے در دست
گرفتہ پیدا شد و راہ حضرت
شیخ العالم رح بگرفت و شیخ العالمؒ
را در کنار خود کشید و فرمود
بابا احمد مردان دیگ پزیدند وقت خوردن

١ قولہ لا دین الخ یعنے نہ تو دین ملا نہ دنیا ہی کا عیش کیا ١٢

کس سے لیے چھوڑ گئے اور تین بار یہی جملہ فرما کر اپنی راہ لی حضرت شیخ العالمؒ نے اپنے دل مین کہا کہ اے احمدؒ بے نیاز کی درگاہ کے دیوانے خبر اور گواہی دیتے ہین شاید تو اپنے مقصد تک پہونچے اور اپنے فائدہ کی نعمت سے آگاہ ہو جائے اس مخاطرہ سے آپ کے حال کی افسردگی اور سردی گرمی سے بدل گئی اور طلب کا شوق بڑھ گیا وہان سے روانہ ہو کر شہر اودھ مین رونق افروز ہوئے اور دل مین کہا کہ اے احمد زندہ لوگون سے تجکو مقصد کی خبر ملتی ہے شاید کہ مُردون سے بھی مل جائے آؤ اب مُردون سے دریافت کرین یہ اندیشہ کر کے حضرت شیخ العالمؒ کئی برس تک گورستان مین غریبون کے اور بزرگون کے مقبرون پر شہر اور جنگل مین پیاسے کی مانند درد سے بھرے ہوئے اور ہمیشہ یکسان حالت کے ساتھ دن رات پھرتے اور یہ فرماتے رہے کہ ای راہ دکھانے والے اے راہ دکھانے والے جب ایک مدت گذر چکی تو حضرت شیخ العالمؒ نے جی مین کہا کہ اے احمدؒ اب مرجا اور مُردون کی مانند جیتے جی قبر مین داخل ہو کر دفن ہو رہ یہ اندیشہ کر کے حضرت شیخ العالمؒ ایک قبر کھود کر اوس مین گھس رہے اور مُردونکی مانند اپنے آپ کو دفن کرا دیا اور دنیا کے لوگون سے جدا اور اللہ مین مشغول ہوئے اور چھ مہینہ کامل

چراگند اشتند سہ کرت این لفظ بر زبان خود راندو برفت بعدہ نیم لنگوٹے ہم پیدا شد وہمچنین راہ گرفت و حضرت شیخ العالمؒ را در کنار خود کشید و فرمود بابا احمد مردان دیگ پزید وقت خوردن چراگذاشتند این نیز سہ کرت ہمچنین فرمود و رفت حضرت شیخ العالمؒ باخود گفتند کہ اے احمد دیوانگان حضرت صمدیت خبر میگویند و گواہی میدہند مگر کہ بمقصد و مقصود خود برسی و بر مائدہ فائدہ خود وقوف یابی از افسردگی بگرمی حال افتادند و در طلب بیفزود و از آنجا در شہر اودھ رسیدند و در خاطر گفتند کہ اے احمد از زندگان خبر مقصود نمی یابی مگر کہ از مردگان ہم بیابی اکنون از مردگان بطلب حضرت شیخ العالمؒ چند سال در مقابر اکابران در گورستان غریبان و در شہر و در بیابان تشنہ وار پر درد و بیقرار دائم الحال روز و شب میگشتند و میگفتند یا ہادی یا ہادی چون مدتے مدید بر آمد حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ باخود گفتند احمدؒ اکنون بمیر و چون مردگان ہم در زندگی در قبر در آئے و دفن شو بعدہ حضرت شیخ العالمؒ بدست خود قبرے کاویدند و در آن قبر خزیدند و چون مردگان دفن بکنانیدند و از دنیا و اہل دنیا جدا شدند و مشغول بحق گشتند تا مدت شش ماہ

آپ اُس قبر مین رہے وہ حالت یہ تھی کہ جو حال باطن کے
عالمون سے طاری ہوتا اس حال سے خوش اور مسرور
ہوتے اور سرمہ (نہ پھیری نظر اور نہ بھٹکے) کا آپ کی
آنکھون مین لگا ہوا تھا اور فرمایا کرتے کہ اے احمد یہ
حالت لایق پرستش کے نہین ہوشیار رہ اور اس
حالت سے گذر کر آگے بڑھ یہانتک کہ ایسے حال کے
عالم اور ایسے دریا پر پہونچے جو کیفیت اور کمیت سے
پاک تھا اور کنارہ پر پہونچکر آواز (پس جان تو یہ کہ جز میرے
نہین کوئی معبود دیگر مین) کی بے واسطہ حرف اور آواز کے
بے واسطہ موہنہ اور زبان کے سنی اور جھک گئی اسلیئے
(جب جلوہ گر ہوا اللہ کسی شے مین جھک گیا اس شے
کے واسطے) اور اپنے آپ سے بے آپ قبر سے نکلے
اور محو ہو جانے اور پھر الہی کے سُرور اور نشہ سے
مست ہو گئے اور معشوق سے مل جانے کے
مرتبون مین کمال کے درجہ تک پہونچ گئے اور
مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے اور مشیخت کی طرف
متوجہ ہوئے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح نے شہر اودھ مین ایک
کُتیا پالی تھی جب اُس کتیا نے بچے جنے حضرت شیخ العالم رح
نے ان کے پیدا ہونے کی خوشی کا کھانا کیا اور شہر کے
تمام بزرگون کو اور فیروز خان کو بھی مدعو کیا جو شہر کا مقطع تھی

حضرت شیخ العالم در آن قبر بودند بہر عالمے از
عالم باطن میگذاشتند التفات نمیکردند و سرمہ مازاغ
البصر و ماطغے در چشم داشتند و میفرمودند
اے احمد این عالم لایق پرستیدن نباشد ہشیار
دار و ازین عالم بگذر و بگذار تا با عالمی و دریائے
رسیدند کہ از کیفیت و کمیت پاک بود و آواز فاعلم
انہ لا الہ الا انا بے حروف و بے صوت از بیکام و از
بیزبان شنیدند و خاضع شدند کہ اذا تجلی
اللہ لشئی خضع لہ و از خود بیخود از ان قبر بیرون
آمدند و در سکر محویت و سرور معیت
افتادند و در معارج وصول بکمال
رسیدند و با خلق بدعوت و مشیخت مشغول
شدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در شہر اودھ مادہ سگ پرورده بودند
بعد آن مادہ سگ بچہ آورد حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ طعام
میزبانی ولادت آن مادہ سگ کردند
و ہمہ اکابران شہر را طلب
فرمودند و فیروز خان مقطع شہر بود
او را نیز طلب فرمودند

چنانچہ اکثر بزرگ اور عام مخلوق آئے اور کھانا
کھایا بعد چند روز کے شیخ جمال الدینؒ گوجری اور
حضرت شیخ العالمؒ سے باہم ملاقات ہوئی شیخ
جمال الدین گوجریؒ نے کہا کہ اے مخدوم آپنے کھانا
کیا اور کتنی ہی مخلوق کو بلایا لیکن مجکو نہ بلایا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ کتے کی مہمانی تھی مین نے کتون
ہی کو بلایا اے جمال الدینؒ تم منجملہ آدمیون کے ہو تھین
کیونکر کتون کی مہمانی مین بلاؤن یہ نقل اودھ کے
بزرگون مین مشہور ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز شیخ فتح اللہ
اودھی کے سامنے سایہ چتر (کہ ہندی مین پودری کہتے
ہین) (جو بچون کا کھیل ہے) کھیلے شیخ فتح اللہ سایہ
چتر کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور کچھ کہ نہ سکے اور ایک
روایت یون ہے کہ سایہ چتر کا کھیل کسی دوسرے
کو کھیلتے دیکھ کر حضرت فتح اللہ نے کہا کہ یہ ایک
کاریگر ہے جسنے اپنے کام کو کمال کی حد تک پہونچا دیا ہے
شاید اس جملہ سے مراد یہ ہو کہ شیخ فتح اللہ اس وقت
کے زاہد تھے اور زہد خدا کے عاشقون کے نزدیک
لڑکون کا کھیل ہے چنانچہ ارشاد علیہ السلام (ان پر
سلام) کا کہ تم پر لازم ہے دین بوڑھیون کا اسکی
طرف اشارہ ہے ناچار حضرت شیخ العالم نے اس طرف

اکثر بزرگان و عامۂ خلق حاضر شدند و طعام خورد
کردند بعد چند روز شیخ جمال الدین گوجری با حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ ملاقات شد شیخ جمال الدینؒ
گوجریؒ گفتند ای مخدوم شما طعام کردند و چندین خلق را طلبید
اما مار انطلبیدند حضرت شیخ العالم رح فرمودند
میزبانی سگ بود سگان را طلبیدم ای جمال الدین
تو از جملہ آدمیان هستی ترا چون بمیزبانی سگ
طلب کنم این حکایت بمیان بزرگان اودھ
مشهور ست۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
روزے پیش شیخ فتح اللہ اودھی سایہ چتر کہ
ہندی پودری گویند چون بازی بچگان کردند
شیخ فتح اللہ حیران شدند و ہیچ گفتن نتوانستند
دیگر روایتیست کہ این مرقوم ہواے دیگرے
میکردند و حضرت شیخ العالم شیخ فتح اللہ را
این سخن فرمودند کہ این کارگریست کہ کار خود بحد نہایت
رسانیدہ است شاید کہ مراد این باشد کہ شیخ
فتح اللہ زاہد وقت بودند و زہد نزدیک
عاشقان و طالبان حق چون بازی طفلانست
چنانچہ قول علیہ السلام علیکم بدین العجائز اشارت
بدین دارد لاجرم حضرت شیخ العالم بدین

اشارہ فرمایا تاکہ شیخ فتح اللہ کو کچھ شعور حاصل ہو اور کچھ
بھید اللہ کے عشق کا کھل جائے کہ بزرگون (رحمہم اللہ
تعالی) نے فرمایا ہی مشغول ہونا شریعت کے علمو مین
اور قرآن کا پڑھنا نیک کام ہین لیکن طالب کی اور ہی
کچھ شان ہے) اور اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ اسکی
مراد کیا ہو اور یہ نقل بھی اودھ مین مشہور ہے۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ شیخ زین الدین اودہیؒ
کے پاس تشریف لیگئے اور شیخ زین الدینؒ کے
دروازہ پر دربان بیٹھا رہا کرتا تھا اگر آنے والا
کوئی چیز لیکر آتا تو جانے دیتا اور اگر نلاتا تو نہ جانے دیتا
دربان نے حضرت شیخ العالمؒ کو نہ جانے دیا حضرت
شیخ العالمؒ والپس آئے اور اپنی گدڑی اُتار کر اچھی
اور سفید پوشاک پہنی اور ایک طباق ڈھیلون اور تھپرون
سے بھر اور اسپر خوان پوش ڈالا اور ایک آدمی
کے ہاتھ مین دیا اور اپنے ہمراہ لیکر پھر اُسکے دروازہ
پر گئے اس دربان نے فورًا حضرت شیخ العالمؒ کو جانیکی
اجازت دی حضرت شیخ العالمؒ نے شیخ زین الدینؒ سے
ملاقات کی اور باہم باتون مین مشغول ہوے بعد اسکے
جب شیخ زین الدینؒ نے طباق کھولا اور کنکر پتھر دیکھے
تو فرمایا کہ اے مخدوم یہ کیا ہے حضرت شیخ العالمؒ
نے فرمایا کہ جس کے پاس یہ ہون وہ آپکی پاس آے

اشارت کردند تا مگر شیخ فتح اللہ را شعورے
پدید آید و رموزے در عشق الٰہی بکشاید کہ گفتہ اند
الاشتغال بالعلوم الشرعیۃ وتلاوۃ القرآن امور حسنۃ
ولکن شان الطالب شان آخر واللہ اعلم مراد
این چہ باشد و این نیز در اودھ
مشہور است۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
بر شیخ زین الدین اودہی رفتند شیخ زین الدین را
پردہ دار بر در نشستے اگر آیندہ چیزے می آوردے
میگذاشتی و اگر نمی آوردی نمیگذاشتے پردہ دار
حضرت شیخ العالمؒ را نگذاشت حضرت شیخ العالمؒ
باز آمدند و ژندۂ خود فرود آوردند و جامہ ہاے
نیک و سفید پوشیدند و طبقے را از سنگ و کلوخ
پر کردند و دستارچہ بالاے آن انداختند و بر دست
نفرے دادند و باز بر در رفتند پردہ دار
مذکور حضرت شیخ العالمؒ را فی الحال بگذاشت حضرت
شیخ العالمؒ با شیخ زین الدین ملاقات کردند و بایکدیگر بحکایت
مشغول شدند بعدہ چون شیخ زین الدین طبق وا کردہ
در سنگ و کلوخ دیدند گفتند ای مخدوم این چیست
حضرت شیخ العالمؒ قدس اللہ روحہ
فرمودند ہر کہ این باشد او بر تو باز آید

اور جسکے پاس یہ نہون نہ آئے بعد اسکے حضرت
شیخ العالمؒ نے دو ہزار تنگہ سونے کے حضرت
شیخ زین الدینؒ سے طلب فرماے اور یون فرمایا
کہ مین قرض حسنہ چاہتا ہون اگر آپ دے دینگے
تو مین ادا کر دونگا اور اگر نہ دیجیے گا تو آپسے لے لینگے
شیخ زین الدینؒ نے کہا کہ ہم درویش ہین ہمارے
پاس مال کہان الغرض حضرت شیخ العالمؒ ہرچند تکرار
فرماتے تھے کہ دے دو اور نہین تو لے لینگے لیکن
شیخ زین الدینؒ نے مال نہین دیا اور حالانکہ شیخ
زین الدینؒ کے پاس کامگاری کا مال جمع ہو گیا
تھا اور وہ آپ حضور تھے اور بھتیجے
شاہزادون کے مانند رہا کرتے تھے چند روز
اس ماجرا پر نہ گذرنے پائے تھے کہ شیخ
زین الدینؒ رح بیمار پڑے اور اسی
بیماری مین گذر اے عالم آخرت ہو کر اللہ کی رحمت
سے جا ملے. شیخ زین الدین کے انتقال کے بعد
قاضی رضی اودھ کے مقطع نے شیخ زین الدینؒ کے
بھتیجون کو گرفتار کر کے سارا مال اُنسے چھین لیا
اور مفلس کر کے چھوڑ دیا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ نے جب کہ سلطان
ابراہیم قصبۂ الیسولی مین فروکش تھا

و ہر کرا این نیا شد او بر تو باز نیاید بعدہ
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
دو ہزار تنگہ زر از شیخ زین الدین طلب
فرمودند و گفتند کہ قرض حسنہ میطلبم اگر میدہی
از آن شما خواہم داد الا نہ خواہند
گرفت شیخ زین الدینؒ گفتند کہ ما درویشانیم
بر ما مال کجا الغرض حضرت شیخ العالم ہرچند
کوشش میکردند کہ بدہند و الا نہ خواہند گرفت
شیخ زین الدینؒ مال ندادند شیخ زین الدین
را مال کامگاری جمع شدہ بود و خود حضور
بودند و برادرزادگان طریق شاہزادگان
میماندند چند روز ازان نگذشتہ بود کہ شیخ
زین الدینؒ مریض شدند و برحلت
در رحمت حق پیوستند بعد نقل شیخ
زین الدینؒ قاضی رضی مُقطع اودھ
برادرزادگان شیخ زین الدین را
گرفت و کل مال از آنہا گرفت و مفلس
گذاشت۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ اندر آنچہ سلطان ابراہیم
در قصبۂ الیسولی فرود آمدہ بود

ملاقات کا ارادہ کیا اور بولے، فرمایا کہ اگر ابراہیم مسلمان
ہوجائے جو آج بادشاہ ہے تو ایک عالم کی مخلوق
اسلام مین داخل ہوجائے اور اسکے عشق اور محبت
کا دم بھرے کیونکہ (لوگ اپنے بادشاہون کے
دین پر ہوتے ہین) الغرض جب لشکر کے قریب
پہونچے قاضی رضی نے سنا کہ حضرت شیخ العالم تشریف
لاتے ہین پیشوائی کو آئے اور اپنے برابر اپنے
ہمراہ لیگئے رات کا وقت تھا رات ہی کو سلطان
کے پاس گئے اور کہا کہ اے صاحب عالم کے ایک
فقیر آیا ہے جو آج اپنے وقت کا قطب ہے اور
اس زمانہ کے تمام ولی اسکی حکم بجالانے کی رسی مین
بندھے ہوئے ہین سلطان ابراہیم نے کہا کہ اے
قاضی مین ملاقات کرون قاضی نے کہا کہ اے عالم کے
صاحب وہ ملاقات کے قابل نہین کیونکہ اسکی ملاقات
کے بعد بادشاہی کا انتظام رہے یا نرہے اس لیے
کہ بہت بڑا فقیر ہے لہذا پہلے اسکا امتحان کرلیا جائے
سلطان نے پوچھا کہ کیا امتحان کرنا چاہیئے قاضی
رضی نے جواب دیا کہ عالم کے صاحب کوئی مستقل
رقم اور کوئی مستقل تجویز انکی خانقاہ کے مصارف
کے واسطے کیجیے اگر قبول کراین تو ملاقات کے
قابل ہین اور اگر قبول نکرین تو انکے سامنے جانا

قصد ملاقات کردند فرمودند که
اگر ابراہیم مسلمان شود که امروز بادشاه
است خلق عالم در اسلام در آیند و بعشق
او دم زنند که الناس علی دین ملوکهم چون
قریب لشکر شدند قاضی رضی شنید که حضرت
شیخ العالم مے آیند استقبال کرد و برابر
خود برد وقت شب بود هم در شب پیش سلطان
رفت و گفت اے خداوند عالم درویشے
رسیده است که امروز قطب وقت
است و اولیار وقت همه در سلک عبودیت
او منسلک اند سلطان ابراهیم گفت اے
قاضی ملاقات کنم قاضی گفت اے خداوند
عالم شایان ملاقات نیست که[1] بعد ملاقات
او انتظام بادشاہی ماند یا ماند که درویشی
است نخست امتحان کنند سلطان گفت
چه باید کرد قاضی رضی گفت که خداوند
عالم فتوحے و استقامتے برائے خرچ
خانقاه او بکنند اگر قبول بکند پس
شایان ملاقات است والا نه پیش ایشان رفتن

[1] قوله که بعد ملاقات الخ یہ کاف علت ہے
بمعنی زیرا که یعنی اسلیے که ۱۲

خوب نہین سلطان نے کہا کہ بہتر تجویز ہے اسیوقت
منشیون کو بلوایا اور چار گانون اور ایک بیگھہ اراضی
کے فرمان اور سندین قصبۂ رودلی کے نواح مین
کھیتی کے واسطے اُسی دم لکھکر مرتب کرائے اور
اپنی جیب مین رکھکر اور کچھ نقدی لیکر اور ایک مزدور
پر کھانا رکھواکر قاضی رضی سلطان ابراہیم کے
دردولت سے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے مخدوم آج سلطان
ابراہیم نے آپ کے لیے وہ بندوبست کیا جو کسی
کے واسطے کمتر کیا ہے اور کمتر کرتا ہے حضرت
شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ اے قاضی رضی ہمارے حق مین
سلطان ابراہیم نے آج کیا کیا ہے قاضی رضی نے
عرض کیا کہ اے مخدوم آپ کے فرزندون کیواسطے
چار گانون مسلم اور ایک ہزار بیگھہ اراضی قصبۂ رودلی
کے اطراف مین دی اور فرمان سند کا جیب سے
نکال کر مع نقد کے جو ہمراہ للئے تھے سامنے رکھدیا
حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ اے قاضی کلمہ پڑھو (نہین
کوئی معبود مگر اللہ محمد اللہ کا بھیجا ہوا ہے) کیونکہ
اسوقت تو کافر ہوگیا قاضی نے کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای
مخدوم ہم سے کونسا کلمہ کفر کا سرزد ہوا حضرت
شیخ العالمؒ نے فرمایا کیا یہ کلمہ کفر کا نہین ہے کہ تو او

خوب نیست سلطان گفت نیک باشد
فی الحال نولیسندگان راطلبیدند و فرمان
وحجت ہاے چہار دیہ و ہزار بیگھہ زمین
درسواد قصبۂ رودولی براے زراعت
در آن ساعت مرتب گردانید و در بغل
خود انداختہ وچیزے نقد ویک بارکش
طعام از خانۂ سلطان ابراہیم بشیخ العالم
قدس اللہ روحہ قاضی رضی آوردند وگفتند
حضرت مخدوم امروز سلطان ابراہیم
درحق شما چیزے کردہ کہ کمتر درحق کسے کردہ
است وکمتر میکند شیخ العالمؒ فرمودند ای قاضی
رضی امروز سلطان درحق ما چہ کردہ است
قاضی گفت حضرت مخدوم براے فرزندان
شما چہار دیہ وہزار بیگھہ زمین در سواد قصبۂ
رودولی دادہ است وفرمان حجت از بغل
کشیدہ وآنچہ نقد بود پیش نہاد حضرت شیخ
العالمؒ فرمودند اے قاضی کلمہ بگو لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہ درین ساعت کافر شدی
قاضی کلمہ بر زبان راند وگفت اے مخدوم
از ما چہ کلمۂ کفر واقع شدہ حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند این کلمۂ کفر نیست کہ تو د

ابراہیم دو خدا دوسرے پیدا ہو گئے جو رزق دینے
کا دعوی کرتے ہین جو خدا ابراہیم اور ابراہیم کے
نوکرون چاکرون اور ابراہیم کے گھوڑون اور
ابراہیم کے ہاتھیون اور تیرے گھوڑون اور تیری
نوکرون چاکرون کو رزق دیتا ہے مین کہ اُس خدا کی
درگاہ کا ایک فقیر ہون میرے فرزندون کو رزق
نہ دیگا کہ تو اور ابراہیم سطہون قاضی نے عرض کیا
کہ ان گاوئون کو لیجیے اور میری عرض اور التماس قبول
کیجیے۔ الحاصل ہر چند قاضی نے کوشش کی حضرت
شیخ العالم نے اُس سے انکار ہی کیا اور قبول نفرمایا
اور یون جواب دیا کہ لڑکے فقر کی قدر نجانینگے کیونکہ
(محتاجی ایک خزانہ ہی اللہ برتر کے خزانون سے)
اور بختیار سے جو آپ کے مرید تھے اور اُنکی ذات
کو اُنکی نام کی طرح کشایش حاصل ہوئی پچھلی رات کا وقت تھا
کہ حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے اُنکی روح) نے
اُنسے ہندی زبان مین یون ارشاد فرمایا کہ (ترجمہ
دوہرہ کا کنوان ہو تو پاٹون سمندر پاٹنے کون جائے
اگر نہر ہو تو رہون جھیل کے اندر کون رہنے جائے)
اور ایک حالت طاری ہو گئی اور بختیار کو گلے لگا لیا
اور اُسی وقت روانہ ہو گئے اور کسیکو اس ماجرا کی
اطلاع نہین ہوئی اور بابینہ مقام فیض مین لیعنے

ابراہیم خدایان دیگر پیدا شدہ اند کہ دعوی
رزاقی میکنند خدائی کہ ابراہیم را و حشم
ابراہیم را و اسپان ابراہیم را و فیلان
ابراہیم را رزق میدہد و اسپان ترا و حشم
ترا رزق میدہد منکہ یک فقیر درگاہ اویم
فرزندان مرا رزق نخواہد داد کہ تو و ابراہیم
درمیان آیند قاضی گفت این دیہات را
بستانند و عرض و التماس این بندہ قبول فرمایند
ہر چند کہ قاضی کوشش نمود حضرت شیخ العالم
تبرا فرمودند و اختیار نکردند و فرمودند کہ اولاد
قدر فقر نخواہند دانست کہ الفقر کنز من
کنوز اللہ تعالے و بختیار مرید بود کہ ذاتش
ہمچو اسمش کشود آخر شب بود کہ حضرت
شیخ العالم بزبان ہندی فرمودند

دوہرہ

کنوان ہوے تو پاٹون سمندر کہ پاٹن جاے
بارا ہوے تو رہون جھیل کہ برجن جاسئے

و در حالت شدند و بختیار را کنار گرفتند و
ہمان ساعت روان شدند کسی را ازینحال
اطلاع نشد و برمائدہ فائدہ

اپنے وطن مین واپس تشریف لائے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ اور قصد مذکورہٗ نقل بالا سے شہر جونپور مین سلطان ابراہیم شرقی کے پاس حضرت شیخ العالمؒ تشریف لیگئے اور وہان عالمون کے صدر فاضلون کے ماہ کامل پورب اور پچھم کے استاد خدائی علم جاننے والے اپنے زمانہ کے نعمان قاضی شہاب الدین لہریا (نورانی کیا اللہ نے انکا خوابگاہ) سے ملاقات ہوئی اور بایکدگر باتون مین مشغول ہوئے حضرت شیخ العالمؒ اللہ کی پہچان کے علم کی قبیل سے کچھ ارشاد فرماتے تھے مخدوم قاضی شہاب الدین لہریاؒ نے عرض کی کہ اے شیخ العالمؒ ہم ظاہر کے لوگ ہین اور آپکے علم کہ خدا کا علم ہے قاصر ہین حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ ہان تو بیچارہ لہریا کار ہنے والا اسکو اس حال اور اس قال کی کیا خبر الغرض مخدوم قاضی شہاب الدینؒ کو کامل عقیدت حاصل ہوئی اور ایسا اتفاق پیش آگیا کہ حضرت شیخ العالم اور سلطان ابراہیم مین باہم ملاقات کرادی اور یہ حکایت لوگون نے صدر جہان سے کہی میر صدر جہان نے بھی ایسا ہی کہا کہ اے مخدوم قاضی شہاب الدین جب سلطان ابراہیم اور حضرت شیخ العالمؒ سے بایکدیگر ملاقات ہو جائے تو پھر تم دیکھی یہ طمع دور رکھنا کہ سلطان ابراہیم اور تم اور یہ انتظام بادشاہی کا جو کہ اب ہے اسی طرح اور اسی طریق پر

وسکن بالوف خود باز آمدند۔

نقل ست کہ شیخ العالمؒ بارے دیگر ہم بدین قصد در شہر جونپور بر سلطان ابراہیم شرقی رفتند آنجا با صدر العلما بدر الفضلاء استاد الشرق والغرب عالم ربانی نعمان ثانی مخدوم قاضی شہاب الدین لہریا نور اللہ مرقدہ ملاقات شد و بکدیگر بحکایت مشغول شدند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ از علم معرفت حق چیزے میفرمودند مخدوم قاضی شہاب الدین لہریا عرض کردند کہ اے شیخ العالم قدس اللہ روحہ ما ارباب ظاہر و از علم شما کہ علم اللہ است قاصر حضرت شیخ العالم رحہ فرمودند آرے تو بیچارہ لہریا باشی ترا ازینحال و ازینقال چہ خبر الغرض مخدوم قاضی شہاب الدین را اعتقاد تمام حاصل شد و اتفاق افتاد کہ حضرت شیخ العالم رح را باسلطان ابراہیم ملاقات دہانید و اینحکایت بر میر صدر جہان گفتند میر صدر جہان ہمچنین فرمودند کہ اے مخدوم قاضی شہاب الدین چون سلطان را با حضرت شیخ العالمؒ ملاقات شود شما این طمع از دل دور دارید کہ باز سلطان و ملو شما و این انتظام بادشاہی بدین طریق و ہیئت این

اس گھر مین رہیگا۔ حاشا وکلا کیونکہ حضرت شیخ العالمؒ ایک
بڑے فقیر ہین صاحب حال اور کمال والون سے
جنکی نظر قطعی اکسیر ہے جو ایک تانبے کو سونے سے
ایک دم مین بدل دیتی اور جہان کی تدبیرون سے
یکسو کرتی ہے مخدوم قاضی شہاب الدینؒ نے کہا کہ سچ
ہے اور ایک روز حضرت شیخ العالمؒ شہر جونپور مین
کسی دروازہ کے میدان مین سیر کر رہے تھے بعض
لوگون نے عرض کی کہ یہ مکان مختص خان کا ہے
اور خان حضرت شیخ العالمؒ کا ارادتمند تھا لوگون نے اسکو
خبر دی کہ حضرت شیخ العالمؒ تشریف لائے ہین اسکو وضو
کرنے مین بہت وسوسہ ہوا کرتا تھا اس وجہ سے اسکے
حاضر ہونے مین کچھ دیر ہوگئی جلد حاضر نہ ہوسکا حضرت
شیخ العالمؒ روانہ ہوگئے اثناے راہ مین کیا دیکھتے ہین
کہ ملک خالص اپنے نوکرون چاکرون سمیت دبدبہ اور
تجمل کے ساتھ سوار سلطان کے در دولت کی جانب
گھوڑا کوداتا ہوا اور باگ ہاتھ مین چالے جارہاہے بعض لوگون
نے عرض کی کہ ملک خالص جارہاہے حضرت شیخ العالمؒ کی نظر
دوسری اسپر پڑی اور فرمایا کہ مختص کا حال وہ اور خالص کا
حال یہ تو پھر دوسرون کا حال کیا ہوگا پھر فرمایا کہ بیچارے دنیا
کی شراب کے نشہ مین ایسی مست او حیرت زدہ ہین کہ اپنے آپ کو
بے آپ ہورہے ہین اور دوسرون کی خبر بھی نہین رکھتے

بماند درین بیت حاشا وکلا حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ درویشی است صاحب حال
واز اہل کمال کہ نظر او اکسیر مطلقست کہ حال نحاسی را
بحال ذہبی در حال بدل گرداند واز تدبیر جہان
برآرد مخدوم قاضی شہاب الدین فرمودند کہ راستست
وروزے حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در شہر
جونپور در میدان دروازۂ نشستندے بعضے
عرض کردند کہ این خانہ مختص خانست واو معتقد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ بود او را خبر
کردند کہ شیخ العالم قدس اللہ روحہ رسیدند او را
وسواس در وضو بسیار بود ساعتے درنگ شد در رسیدن
نتوانست حضرت شیخ العالم روان شدند چہ بینند کہ
ملک خالص با کبکبہ ودبدبہ بجانب حضرت سلطان سوار
شدہ بود اسپ در جولان انداختہ وعنان را
بردست آوردہ میرفت بعضے کسان عرض کردند
ملک خالص میرود نظر حضرت شیخ العالمؒ از دور
افتاد حضرت شیخ العالم فرمودند حال مختص آن
حال خالص این تا حال دیگران چہ خواہد بود و باز
فرمودند بیچارگان در مستی شراب دنیا
چنان مدہوش اند کہ از خود بیخوداند
واز دیگران خبر ندارند

بعد اسکے یون فرمایا کہ اے احمد خدا کا ملک ہی (ہر ایک
میسر اسی کے لیے ہے جسکے لیے پیدا کیا گیا) اللہ کی تقدیر مین دخل
نہ دینا چاہیے جسکو بلاتا ہی وہی بلاتا ہے جسے ہکاتا ہے
وہی ہکاتا ہی (نہ پائیگا تو اللہ کے قاعدہ مین بدلنا) واپس
چل اور اپنے فیض کے مقام مین اور اپنے پیارے وطن مین
قیام کر بعد اس اندیشہ کے حضرت شیخ العالم (پاک کی
اللہ نے انکی رُوح) نے وہ میوہ جو بیل پر لاد لیا تھا
اسیوقت فقیرون کو دے دیا اور شاہون کی صحبت
کے لائق لباس جو پہن گئے تھے اُتار کر اپنی گدڑی
پہن لی اور سواری کی گھوڑے میان خضر معروف
خداکو توال شہر قنوج کو لا کر دے دی اور خدا اس
زمانہ مین محتاج اور پا پیادہ تھے اور بعد اسکے
اللہ برتر کے کرم سے عمر بھر کبھی پا پیادہ نہین رہے
اور بادشاہون کے مانند عیش اور فراغت
حاصل رہی الغرض حضرت شیخ العالم رح تکبیر
فرماتے ہوئے اپنے فیض کے مقام مین واپس
تشریف لائے۔

نقل ہے کہ ایک روز مقام ردولی کا مقطع محمد خان
حضرت شیخ العالم رح کی ملاقات کو آیا حضرت شیخ العالم رح
کے داماد نے شیخ برہان کے کان مین جو حضرت
شیخ العالم کے مریدون مین تھے کہا۔ حضرت

بعدہ فرمودند اے احمد ملک خدا ایست کل
میسر لما خلق لہ در تقدیر اللہ نباید افتاد
ہر کرا خواند او خواند وہر کرا راند او راند لا تجد
لسنۃ اللہ تبدیلا باز گردد بر مائدہ فائدہ
خود بیا ودر مسکن مالوف خود قرار نما حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ چیزے میوہ بر ستور
بار کردہ بودند وجامہ لایق صحبت بادشاہان
پوشیدہ رفتہ بودند فی الحال میوہ را بفقیران
دادند وجامہ فرود آوردند وژندہ خود را
در برکردند وما دیان سواری برائے میان
خضر معروف بخدا کو توال شہر قنوج آوردند
ودادند واُو در آنوقت فقیر بود وپیادہ ولبعد
ازان بکرم اللہ تعالےٰ درعمر خود گاہے
پیادہ نشد وفراغتے وعیشے چون ملوکان
داشت الغرض تکبیر فرمودند وبر مائدہ
فائدہ خود باز آمدند۔

نقل است کہ روزی محمد خان مقطع مقام ردولی
برای ملاقات حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ آمد
داماد حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در گوش شیخ برہان
کہ مُریدے از مُریدان حضرت شیخ العالم رح بود گفتند کہ حضرت

مخدومؒ سے عرض کردو کہ محمد خان آیا ہے مجکو
تھوڑی زمین دے تاکہ کھیتی کرکے اوقات بسر کرون
شیخ برہانؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت مین
آہستہ عرض کیا۔ حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ
محمد خان یہ مردک کہتا ہے مخدوم سے کہدو محمد خان
آیا ہے مجکو کچھ زمین دے تاکہ کھیتی کر کھاؤن
الغرض جب محمد خان واپس گیا تو حضرت
شیخ العالمؒ کے داماد کو جنکا نام جہان شاہ تھا
اپنے ہمراہ لیگیا اور اپنے عہدہ دارون کو
بلاکر سات سو بیگھہ زمین کا پروانہ اپنے موضع
کلوہ مین لکھواکر جہان شاہ کو دے دیا اور
عہدہ دارون کو حکم دیا کہ تم لوگ آج ہی جاو
اور اسقدر زمین پیمائش اور حدبست کرکے
اور کھیت بناکر اور آباد کرکے دیدو جہان شاہؒ
نہایت خوشی کے ساتھ حضرت شیخ العالمؒ کی
خدمت مین واپس آئے اور عرض کیا کہ آج
محمد خان نے ہم پر بہت کچھ مہربانی کی حضرت
شیخ العالمؒ نے یہ سب ماجرا سنکر پوچھا کہ کوئی نوشتہ
بھی دیا یا نہین جہان شاہؒ نے عرض کیا کہ ہان دیا
حضرت شیخ العالمؒ نے وہ نوشتہ اُنسے مانگ لیا اور
بہرامؒ نام ایک مرید جو سامنے کھڑے تھے انکو حکم فرمایا

برمخدومؒ بگوئید کہ محمد خان آمدہ ست مرا
چیزے زمین بدہند تا زراعت کردہ بخورم
شیخ برہانؒ بر حضرت شیخ العالمؒ آمدہ سا گنگ
عرض کرد حضرت شیخ العالم فرمودند کہ سلے
محمد خان این مردک د اشارت بر داماد
بو دیا این مردک اشارت بشیخ برہانؒ بود)
میگوید کہ بر مخدوم بگوئید کہ محمد خان آمدہ است
مرا زمین بدہد تا زراعت کردہ بخورم الغرض
چون محمد خان بازگشت داماد حضرت شیخ العالمؒ
کہ نام میان جہانشاہ بود برابر خود برد عہدہ داران
خود را طلبیدہ ہفصد بیگھہ زمین در موضع کلوہ خود
پروانہ نویسانیدہ نشان کردہ داد و تسلیم عہدہ داران
کرد کہ شما امروز بروید پیمودہ و محدود کردہ و
مزروعہ بستہ و آبادان کردہ بدہند داماد حضرت
شیخ العالمؒ خوشان بحضرت شیخ العالم رح آمد
و اینحکایت عرض کرد و گفت امروز محمد خان بر ما بسیار
مرحمت کردہ حضرت شیخ العالمؒ فرمودند چیزے
نوشتہ ہم دادہ یا نہ ایشان گفتند آری نوشتہ
داد حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
آن نوشتہ را طلبیدند و از ایشان گرفتند مریدے
بود بہرام رح نام پیش استادہ بود اورا فرمودند

کہ اے بہرام جاؤ خواجہ شیخن کو بلا لاؤ اور خواجہ شیخن
اس زمانہ مین متصرف مقام تھے بہرام جب انکے
پاس پہونچے تو کیا دیکھین کہ خواجہ شیخن بی بی
کے ساتھ ہنڈولہ مین بیٹھے شراب پی رہے ہین
خواجہ شیخن نے کہا کہ اے بہرام حضرت شیخ العالم رح
کے حضور مین جھوٹ نہ بولنا چاہیئے تمنے جو دیکھا
وہی جاکر عرض کر دیجیو بہرام نے آکر واقعی حال
خواجہ شیخن کا عرض کر دیا حضرت شیخ العالم رح نے
فرمایا کہ جاؤ اُنسے کہدو جو شراب پی رہے ہو
یہان لے آؤ تاکہ مین دیکھون کون سی شراب ہو
بہرام پھر آئے خواجہ شیخن نے بعینہ شراب کا
گھڑا بہرام کے ہاتھ مین پکڑا دیا اور خود بھی
اُنکے ہمراہ حضرت شیخ العالم کے حضور مین حاضر
ہوئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے حضرت شیخ العالم رح
نے بہرام سے اشارہ فرمایا کہ ایک پیالہ
شراب کا بھر کر ڈالو بہرام نے مخدوم کے
حکم کی تعمیل کی خواجہ شیخن نے عرض کیا کہ یہ شراب
بہت تیز ہے جو کوئی یکبارگی پی لے گا فوراً
مر جائیگا شیخ العالم رح نے حکم فرمایا کہ اسے
بہرام یہ گھڑا شراب کا جہان کہین آٹھ راہ
نکل گیا ہو پٹک مار بہرام تو وہ گھڑا لیجا کر جہان

اے بہرام (رح) برو خواجہ شیخن را بیار و اُو در آن
وقت متصرف مقام بود بہرام چون بر خواجہ
شیخن رفت چہ بیند کہ خواجہ شیخن برابر زن
در ہنڈولہ سوار ست و ہر دو ہم شراب
میخورند خواجہ شیخن گفت ای بہرام پیش حضرت
شیخ العالم قدس سرہ کذب روا نخواہد شد
برو وآنچہ مے بینی ہمچنان عرض کن بہرام
آمد کیفیت خواجہ شیخن را تمام عرض کرد
حضرت شیخ العالم رح فرمودند برو و او را بگو
آن شراب کہ مینوشی بیار تا بینیم کہ کدام
شراب ست کہ مینوشی بہرام باز رفت
خواجہ شیخن ہمچنان سبوچہ آن شراب بردست
بہرام داد و پیش حضرت شیخ العالم آمد
سلام کرد و بنشست حضرت شیخ العالم
فرمودند ازین شراب قدح پر کن بہرام
قدح پر کرد خواجہ شیخن عرض کرد کہ این شراب
غایت تیز ست ہر کہ اینقدر یکبار بنوشد
در حال بمیرد حضرت شیخ العالم رح
فرمودند اے بہرام این سبوچہ شراب
بر جائیکہ ہشت راہ بر دن آمدہ باشد
بشکن بہرام سبوچہ شراب مذکور برد جائیکہ

تھے رابعہ بقیا دے ٹیکا بعد اسکے حضرت شیخ العالمؒ نے پروانہ اراضی کا خواجہ شنخن کے ہاتھ مین دے کر فرمایا کہ دیکھو اس پروانہ مین کیا لکھا ہے خواجہ شنخن نے پروانہ پڑھ کر عرض کیا کہ اے حضرت مخدومؒ محمد خان نے بڑی مہربانی کی ہے سات سو بیگھہ اراضی موضع کلوا کی حضرت مخدوم کے مصارف خانقاہ کے لیے دی ہے حضرت شیخ العالمؒ نے یہ جملہ سنکر بہت غصہ کیا اور فرمایا یہ مردک کہتا ہے کہ محمد خان نے بڑی مہربانی کی ہے اور پروانہ خواجہ شنخن کے ہاتھ سے لیکر پرزہ پرزہ کر ڈالا اور فرمایا کہ اے بہرام یہ پرچے باہر پھینک دے ایسا نہو کہ کوئی پرچہ کاغذ کا میری خانقاہ مین گر جائے نقل کی گئی ہے کہ اس ماجرا کے چند ہی روز بعد اسکا گھر ڈھے پڑا اور اسکی اولاد کا نشان باقی نرہا الغرض اسکے بعد بہرام نے ایک درم کا میوہ بازار سے منگوایا اور حکم دیا کہ اے بہرام محمد خان کے پاس جاؤ اور جسطرح ہم کہین اُسیطرح کہدو کہ ای محمد خان تم کہان کے ہو اور تمنے زمین کہان سے پائی ہے جو فقیرون کو رنج پہونچاتے ہو اور ہم سے دل لگی کرتے ہو بہرام برج محمد خان کے مکان گئے

ہشت راہمہ بیرون آمدہ بود لشکست بعدہ حضرت شیخ العالمؒ بر دست خواجہ شنخن پروانہ مذکور دادند و فرمودند ببین کہ درین پروانہ چہ نوشتہ است خواجہ شنخن پروانہ دید و گفت حضرتؒ مخدوم محمد خان بسیار مرحمت کردہ است ہفصد بیگہ زمین در موضع کلوہ برای خرچ خانقاہ حضرت بندگی مخدومؒ دادہ است حضرت شیخ العالمؒ بسیار در غضب آمدند ہمہ فرمودند این مردک میگوید کہ محمد خان بسیار مرحمت کردہ است پروانہ از دست او ستدند و در حال پارہ پارہ کردند و فرمودند اے بہرامؒ اینہا را بیرون اندازند بباید کہ پارۂ ازین کاغذ در خانقاہ ما افتد منقولست کہ بعد چند گہی خانۂ او منہدم گشت و عاقبت او و اولاد او را بنیاد نماند بعدہ یک درمے را از بہرامؒ مذکور میوہ از بازار آرانیدند و بدست بہرامؒ دادند و فرمودند اے بہرام برو بر محمد خان چنانچہ ما میگوئیم ہمچنان او را بگو کہ اے محمد خان شما از کجائید و شما از کجا زمین یافتند کہ درویشان را میرنجانند و بازی با ما مے کنند بہرامؒ بر در محمد خان رفت

اور کسی ماما اصیل سے کہلا بھیجا کہ حضرت شیخ العالمؒ
کا خادم کھڑا ہی محمد خان نے ماما سے پوچھا کہ وہ
خادم کیسا آدمی ہے ماما نے کہا بچہ ہے (اور
درحقیقت بہرامؒ اُس زمانہ مین ایک عقلمند
اور ہوشیار لڑکے تھے اور اس فقیر نے اپنے
زمانہ مین جب انکو دیکھا ہے اسوقت توان کی
عمر اسّی سال کی ہوگی بلکہ یہ حکایت مین نے
خود بہرامؒ ہی سے سنی ہے) الغرض محمد خان نے
بہرامؒ کو مکان مین بلوالیا محمد خان اسوقت چارپائی
پر لیٹے تھے اور چارپائی کے نیچے ایک زرین مسند
بچھا تھا بہرامؒ کو دیکھتے ہی اس چارپائی سے اُتر
زرین مسند پر آبیٹھے بہرام نے میوہ ماما کو دیا اور
ماما نے محمد خان کے سامنے رکھ دیا بہرامؒ نے
حضرت شیخ العالمؒ کی جانب سے دعا و سلام
پہونچا کر جو پیام حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا تھا
کہا محمد خان لرز گیا اور بہرامؒ کو قریب بلا کر بٹھایا
اور دونون ہاتھون سے بہرامؒ کے دونون پاؤن
پکڑ لیے اور کہا کہ اے بچہ تو میری طرف سے اسیطرح
حضرت شیخ العالمؒ کے پاؤن پکڑ لیجیو اور عرض کیجیو
کہ محمد خان نے عرض کیا ہے میری کیا حقیقت ہے
جو کچھ حضرت شیخ العالمؒ کا حکم ہو ہم پر اسکا بجالانا واجب ہے

واز دایہ گفتہ فرستاد کہ خادم حضرت شیخ العالمؒ
استادہ است محمد خان از دایہ پرسید کہ آن
خادم چون کسے است دایہ عرض کرد بچہ ہست
(و او در آنوقت بچہ عاقل و ہوشیار بود
و این فقیرؔ کہ او را در زمان خود دیدہ است
پیر ہشتاد سالہ شدہ و اینحکایت این فقیر ہم
از زبان او شنیدہ است الغرض محمد خان
بہرامؒ را اندرون طلبید و خود بالاے پلنگ
غلطیدہ بودند و زیر پلنگ زر بچہ فراز داشت
فی الحال محمد خان از پلنگ فرود آمدہ بر زربچہ
نشست بہرامؒ میوہ مذکور آن دایہ را داد و دایہ پیش
محمد خان نہاد بہرام سلام و دعاے حضرت شیخ العالمؒ
رسانید و آنچہ حضرت شیخ العالم فرمودہ بودند
عرض کرد محمد خان بلرزید و بہرام را نزدیک
طلبید و پیش خود نشاند و بہر دو دست
خود ہر دو پاے بہرام گرفت و گفت اے
بچہ تو ہمچنین پاے حضرت شیخ العالمؒ
از جہت من بگیری و بگوئے کہ محمد خان
عرض کردہ است مرا چہ اندازہ باشد
ہر چہ فرمان حضرت شیخ العالمؒ
باشد حکم بر جان ماست

ف۔ واو در این فقیر سے مراد مؤلف ملفوظ زبان ہی ہین ۱۲

بہرام وہان سے رخصت ہو کر حضرت شیخ العالمؒ
کے حضور مین واپس آئی اور حضرت شیخ العالمؒ کے
قدم مبارک دونون ہاتھون سے پکڑ لیے اور
جو پیام محمد خان نے دیا تھا عرض کیا حضرت
شیخ العالمؒ نے پیام سنتے ہی جانماز اٹھائی اور
اٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ غائبانہ پیرون سے
دل لگی اپنی جان سے سیر ہو گیا ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کے دربار فیض مین
جو کوئی شخص دنیا اور دنیا والون کا ذکر کرتا آپکے
تمام جسم مین لرزہ پڑ جاتا اور کسی کو یہ جرأت
نہو تی کہ اُس ذکر کا سلسلہ قائم رکھ سکتا اور آج
کے دن تک کہ حضرت شیخ العالمؒ کی وفات پر پچاسؔ
برس گذر چکے اور تیسری گذر ہی ہے کوئی اطمینان
معاش دنیوی کا ایسا نہین کہ پوری اوقات
بسری کے لائق ہو اور جب سے فکر معاش
دنیوی باقی نہ ہے اور نیز آج تک حضرت
شیخ العالم اور حضرتؒ کے فرزندون کا نام
دنیا کے بادشاہون کے دفترون مین نہین
لکھا گیا اور آیندہ معلوم نہین لکھا جائے یا نہ
لکھا جائے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم دیاک کی اللہ نے انکی روح

بہرام آمد و بیش حضرت شیخ العالم بایستاد
و ہر دو دست بر پاے حضرت شیخ العالمؒ
داشت و چنانچہ محمد خان گفتہ بود عرض کرد
حضرت شیخ العالم رح مصلی بر گرفتند
و برخاستند و فرمودند کہ غائبانہ با
پیران بازی و از جان
سیر آمدی۔

نقل است کہ در مائدہ حضرت شیخ العالمؒ
ہر کہ دنیا را و اہل دنیا را ذکر کردے
از جان بلرزیدے و زہرہ نبودی کسے را کہ
ذکر آن کند و الی یومنا ہذا کہ از نقل حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ پنجاہ سال گذشتہ
است و سوم کرسی است استقامتے آنچنان
نشدہ است کہ اوقات گزاری تمام
باشد و بیغمی حاصل آید و ایضا الے
یومنا اسم حضرت شیخ العالم رح و اسم
فرزندان حضرت شیخ العالمؒ
بدفاتر بادشاہان دنیا مرقوم نشدہ است
و بیشتر معلوم نیست کہ شود
یا نشود۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ قدس اللہ سرہ و حم

فرماتے کہ قصبۂ ردولی شیخ صلاحؒ درویش کی ولایت ہے اور ان کی قبر شریف دگہ حوض کھند وکھر پر ہے۔ یہ فقیر جب اس مقام مین آیا تو اگرچہ میرے پیدا ہونے کی جگہ اور میرا وطن یہی مقام تھا لیکن اسپر بھی اس مقام مین رہنے کی اجازت مین نے شیخ صلاح درویشؒ سے مانگی اس آداب سے کہ اُن کے روضۂ شریف مین گیا اور فاتحہ پڑھا اور حضرت رسالت پناہ دان پر اور انکی آل پر اللہ نے درود اور سلام بھیجا) پر درود بھیجا بعد اسکے روضۂ کے اندر بیٹھا اور یہ آرزو کی کہ اگر مجکو ایک جانماز اور ایک لوٹا میسر ہوجائے تو یہان سکونت اختیار کرلون شیخ صلاحؒ درویش کی قبر شریف سے آواز آئی کہ اے شیخ احمدؒ کھند وکھرے حوض مین اترو جانماز اور لوٹا لے لو حضرت شیخ العالمؒ شیخ صلاحؒ درویش کی اجازت سے حوض مذکور مین داخل ہوئے اور جیسے ہی ہاتھ ڈالا تو سب سے پیشتر لوٹے ہی پر ہاتھ پڑا اور لوٹا حضرت مخدومؒ نے اٹھالیا دوبارہ ہاتھ ڈالا تو ایک جھلنگا بورانی چارپائی کا ہاتھ آیا اور بجائے خود فرمایا کہ جانماز یہی ہوگی اور دونون چیزین لیے ہوئے

میفرمودند قصبۂ ردولی ولایت شیخ صلاح درویش ست وقبر ایشان بالای دگہ حوض کھند وکھر است این درویش چون دریمقام آمد اگرچہ وطن قدیم ومولد این فقیر بود اما اجازت سکونت از شیخ صلاح خواستم وور روضۂ شیخ صلاح رفتم وفاتحہ خواندم ودرود وبہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم فرستادم وآنجا نشستم وطلب کردم کہ اگر مرا یک مصلی ویک سبوچہ باشد اینجا سکونت گیرم از قبر شیخ صلاح آواز برآمد اے شیخ احمدؒ در حوض کھند وکھر درآے مصلی وسبوچہ برگیر حضرت شیخ العالمؒ باجازت شیخ صلاح در حوض مذکور درآمدند دست انداختند اول دست بر سبوچہ افتاد برگرفتند بعدہ دوم بار دست انداختند یک جھلنگاے چارپائی کہنہ یافتند وفرمودند کہ مصلی همین باشد وهردو برگرفتند

اپنے والد بزرگوار کے مکان مین تشریف لائے
اس زمانہ مین وہان مکوئیا کا جنگل بکثرت تھا
قصبہ کی آبادی کچھ نہ تھی حالانکہ اس زمانہ مین
آبادی اسقدر ہو گئی ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ
کا مقام سکونت قصبۂ ردولی کا وسط ہو گیا ہے

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ ایک روز اپنی
خانقاہ مین بیٹھے تھے کہ پورب کی جانب دیکھکر
فرمایا قصبۂ ردولی کیسا آباد ہے تاجو کے باغ تک
مین برابر آباد دیکھتا ہون اور حالانکہ جس روز
یہ جملہ ارشاد فرمایا تھا اُس روز تک حضرت
شیخ العالم کی خانقاہ کے قریب سے لیکر پورب
کی طرف آبادی نہ تھی مگر اس ارشاد کے بعد اللہ
برتر کے حکم سے رفتہ رفتہ آبادی شروع ہوئی
اور تاجو کے باغ تک آباد ہو گیا۔ بعد اُسکے
قصبۂ ردولی سلطان حسین کے انتظامات سے
کئی بار اُجڑا اور بسا یہانتک کہ اب ساری آبادی
اور بزرگون کے فیض اسی حصہ مین ہین جس کی
نسبت حضرت شیخ العالم نے یون فرمایا تھا
کہ کیسا آباد ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم کی نو عمری مین نالہ
نام موضع کا گبر دیہا نام قصبہ ردولی پر چڑھ آیا

و در خانہ پدر خود آمدند و آنجا در آن
وقت جنگل کھمولی بسیار بود آبادانی قصبہ
ہیچ نبود و امروز مقام حضرت شیخ العالم
ناف قصبۂ ردولی شدہ
است۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ روزے در خانقاہ خود نشستہ
بودند و طرف مشرق دیدند فرمودند کہ قصبۂ
ردولی چہ آبادان است تا باغ تاجو آبادان
مے بینیم و آن روز قصبۂ ردولی از
قریب خانقاہ حضرت شیخ العالم رح
طرف مشرق آبادان نبود بفرمان اللہ تعالی
تدریج آبادانی پدید آمد تا باغ تاجو آبادی
شد بعدہ قصبۂ ردولی در شہور عام از
فترت سلطان حسین چند کرت خراب
شد و آبادان گشت اکنون آبادانی
تمام و روائح عظام ہمدران
طرفست کہ حضرت شیخ العالم رح فرمودہ
بودند۔

نقل است کہ در صدر حیات حضرت شیخ
العالم دو یہا گبر موضع نالہ بر قصبۂ ردولی سوار شدہ آمدہ بود

اور قصبہ بھر مین یہ غلغلہ بلند ہو گیا کہ گبر آ گئے جب حضرت شیخ العالمؒ کو اطلاع ہوئی عصا دست مبارک مین لیے ہوے قصبہ کے باہر تشریف لیگئے اور قصبہ کی اوتر جانب جو قاضی سلیمان کا بہت بڑا باغ تھا اس کے اندر قدم رنجہ فرمایا اور باغ کے درختون سے ایک درخت کے تنہ پر عصا مار کر فرمایا کہ مین نے اللہ برتر کے حکم سے ددیجا کا سر کاٹ ڈالا نقل کرتے ہین کہ ددیجا مذکور قہر زدہ ہو کر مقام کھرلیہ کی جانب راہی ہو گیا اور کھرلیہ کے راے سے لڑا اور شکست کھائی ساتوین روز کھرلیہ کے راجہ نے ددیجا کا سر کاٹ کر قصبۂ ردولی مین بھیج دیا اور ببیر کا دھڑ شہر اودھ کو روانہ کرادیا بعد اس کے یہ خبر سنی گئی کہ وہ باغ بھی کاٹ ڈالا گیا اور یون کاٹا گیا کہ اب اُس باغ کا کوئی نشان بھی باقی نہین۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کے چوپائے نئے آئے ہوے گماشتہ کے حکم سے لوگ کھول لیگئے میران سید قطبؒ دیوانہ قصبہ ردولی مین ایک دوست اللہ کے دوستون سے تھے ہمیشہ شراب پیا کرتے تھے اور میان خضر جو خدا کر کی مشہور ہین

وشور در قصبہ افتاد کہ کافران آمدند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ عصا بر دست کردہ بیرون شہر شدند وطرف شمال قصبہ باغ قاضی سلیمان باغے بزرگ بود دران باغ رفتند وعصا بر تنۂ درختے از درختہاے باغ مذکور زدند وفرمودند کہ سر دویجا بریدم بفرمان باری تعالی دویجا مسطور از قصبہ مقہور شد وطرف کھرلیہ رفت و با راے کھرلیہ جنگ کرد وہزیمت خورد راے کھرلیہ سر دویجا کافرادر ہفتم روز برید و در قصبۂ ردولی فرستاد وتن آن گبر در شہر اودھ فرستاد بعدہ شنیدہ شد کہ بعد از چند گاہ آن باغ را نیز بریدند بنوعے کہ ہیچ علامتے ازان باغ نماندہ است۔

نقل است کہ چارپاے حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ بفرمان گماشتہ تو کہ آمدہ بود کشانیدہ بردند میران سید قطبؒ دیوانہ در قصبۂ ردولی ولیے از اولیاء حق بود دائم شراب میخورد و میان خضر کہ معروف بخدا است

قنوج کے کوتوال ہو گئے تھے اور اُس زمانہ
مین میان خضر کی نوجوانی تھی میران سید قطب رح
نے انکو بلایا اور فرمایا کہ اے خدا یہ پیالہ
شراب کا لیجاو اور میرے بھائی شیخ احمد سے
کہو کہ مین مار دن میان خدا اسکر کانپ گئے اور
اپنے جی مین کہا کہ شیرون سے کام پڑ گیا ہے
بارے اس شیر کے سامنے سے سلامتی کے
ساتھ ہٹ کر جاؤن اور پیالہ شراب کا سید قطب رح
کے ہاتھ سے لیکر روانہ ہو گئے جب حضرت
شیخ العالم کی خانقاہ شریف کے آستانہ پر پہونچے
تو کھڑے ہو رہے اور یہ جسارت نہ تھی
کہ حضرت شیخ العالم کے حضور مین اس طریقہ
سے جائین اور حضرت شیخ العالم رح اسوقت
اپنی خانقاہ شریف مین اکیلے بیٹھے تھے
حضرت رح نے خود ہی فرمایا کہ کیا خدا این میان
خدا نے جواب مین عرض کیا کہ لبیک[1] حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ جس ہیئت مین ہو اسی
ہیئت سے چلے آو میان خدا شراب کا
بھرا ہوا پیالہ حضرت شیخ العالم کے حضور مین
لیگئے اور عرض کیا کہ میران سید قطب رح نے
یہ پیالہ شراب کا دیا ہے اور فرمایا ہے

کوتوال شہر قنوج شدہ بود در آنوقت میان خضر
آغاز جوان بود میران سید قطب رح اورا طلبیدند
وگفتند اے خدا این قدح شراب ببرو
ببرادرم شیخ احمد رح بگو کہ بزنم میان
خدا برخود لرزید وگفت کہ کار میان
شیران افتادہ است بارے از پیش
این شیر سلامت بیرون آیم قدح مذکور
از دست سید گرفت وروان شدہ
بر در خانقاہ حضرت شیخ العالم رح آمد
وبایستاد وطاقت نداشت کہ بپیش حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ باین طریق
رود حضرت شیخ العالم آنوقت تنہا
در خانقاہ خود نشستہ بودند فرمودند
کہ خدا است میان خدا جواب داد
لبیک[1] شیخ العالم فرمودند چنانچہ
ہستی ہمچنان بیا میان خدا قدح
پر از شراب بپیش شیخ العالم رح
برد وعرض کرد کہ میران سید قطب رح این
شراب دادہ اند وفرمودہ اند

[1] جب کوئی بزرگ یا معزز شخص عرب مین کسیکو پکارتا ہے
تو اُسکے جواب مین جسکو پکارتے ہین وہ لبیک کہتا ہے ۱۲

کر جاؤ حضرت مخدوم العالمؒ سے کہو کہ مین مارون حضرت شیخ العالمؒ نے پیالہ میان خداکے ہاتھ سے لیکر نوش کرلیا اور فرمایا جاؤ اور کہدو کہ حاجت نہین ہے اس ماجرا پر دو گھڑی کا زمانہ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ وہ گماشتہ مرگیا اور اسکا جنازہ باہر نکالا گیا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اپنی خانقاہ شریف مین اپنے فیض کے دسترخوان پر بیٹھے تھے کہ خواجہ ہدا خطۂ اودھ کے رئیس قاضی رضی کے بیٹے آئے انمین کسیقدر شوق کا ولولہ بھی اور دنیا کی شراب کے نشہ کی مستی بھی تھی خواجہ ہدا نے آتے ہی یہ عرض کرنا شروع کیا کہ اے حضرت شیخ العالمؒ مین سنتا ہون آپ فرماتے ہین کہ مین خدا کے بندون کو خدا کے جمال کا جلوہ دکھاتا ہون حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ تو دیکھیگا خواجہ ہدا نے عرض کیا کہ ہان مین دیکھونگا لیکن خواجہ ہدا جو کچھ کہتا گستاخانہ کہتا تھا الغرض حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ دیکھ خواجہ ہدا نے نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کی خانقاہ مین ایک ستور کھڑا ہے جو آفتاب کا مقابلہ کر رہا تھا خواجہ ہدا نے کہا اے شیخ العالمؒ بیل کو خدا کہتے ہو

که برو بر حضرت مخدوم العالمؒ بگو که بزنم حضرت شیخ العالم قدس الله روحه قدح از دست او بستانند و نوشیدند و فرمودند برو بگو که حاجت نیست یک دو ساعت نگذشته بود که گماشته مذکور مُرد و جنازهٔ او بیرون آمد۔

نقل است که حضرت شیخ العالم قدس الله روحه در خانقاه بر مائدهٔ فائدهٔ خود نشسته بودند خواجه ہدا البسر قاضی رضی امیر خطۂ اودھ آمد او را قدرے ولوله بود و مستی شراب دنیا هم داشت آغاز کرد که اے حضرت شیخ العالمؒ میشنوم که شما میگوئید که خدا اے را به بندگان خدا مینمایم حضرت شیخ العالم رح فرمودند که خواهی دید گفت آرے خواهم دید اما هرچه میگفت بگستاخی میگفت حضرت شیخ العالم رح فرمودند ببین او نظر کرد چه بیند که در خانقاه حضرت شیخ العالم قدس الله روحه ستور ایستاده است تاب آفتاب میکرد و خواجه ہدا گفت اے شیخ العالم (رح) ستور را خدا اے میگوئی

فورا رسی گلے مین ڈالکر کھینچنے لگا شیخ العالمؒ سب
مریدون کے ساتھ حق حق کا لفظ فرماتے تھے
اور اسی رسی مین گھسٹتے چلے جارہے تھے الغرض
جب خواجہ ہدا نے حضرت شیخ العالمؒ کو نہین چھوڑا
تو حضرت شیخ العالمؒ نے اسکے کفارہ کی روٹی پکوائی
اور اپنے مرید شیخ برہان کے ہاتھ مین دی اور
فرمایا کہ یہ روٹی قاضی رضی خواجہ ہدا کے باپ کو دیکر
شیخ برہانؒ نے وہ روٹی لیجا کر قاضی رضی کے سامنے
رکھدی قاضی رضی کو بھوک بہت تھی قاضی نے
فورًا روٹی لے لی اور چاہتے تھے کہ کھائین
اتفاق سے میران سید قطبؒ موجود تھے
انھون نے قاضی کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ
اے قاضی مت کھاؤ کیونکہ حضرت شیخ احمدؒ نے
تیرے بیٹے کو مارا ہے اور یہ کفارہ کی روٹی بھیجی
ہے قاضی رضی نے جب کہ تمام کیفیت معلوم کی
تعجب مین رہ گئے اس ماجرا پر ایک گھڑی بھی
نگذری ہوگی کہ خواجہ ہدا نے اللہ برتر کے حکم سے
قضا کی قاضی نے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت
مین حاضر ہوکر گریہ وزاری کی کہ مین بھی ایک آنکھ
رکھتا ہون معاف فرمایئے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا مین
کیا کرون تیر نشانہ پر پہونچ چکا۔ الحاصل قاضی واپس آئے

در حال قفاؔ[1] در گلو انداختہ میبرد حضرت
شیخ العالمؒ با جمیع مریدان لفظ حق حق میگفتند
و میرفتند الغرض چون حضرت شیخ العالم رح
را نگذاشت حضرت شیخ العالم رح فی الحال
نان کفارت او پزانیدند و بر دست شیخ
برہان رح مرید خود دادند و فرمودند این نان
پیش قاضی رضی پدر خواجہ ہدا بدہ شیخ برہانؒ
نان مذکور پیش قاضی رضی نہاد قاضی رضی را گرسنگی
بسیار بود در حال نان بگرفت و خواست
کہ بخورد میران سید قطبؒ حاضر بودند دست
قاضی گرفتند و فرمودند اے قاضی مخور کہ
حضرت شیخ احمد قدس اللہ روحہ پسر
ترا زدہ اند و نان کفارت فرستادہ اند
قاضی چون کل کیفیت معلوم کردند در تعجب
شدند ساعتے نگذشتہ کہ خواجہ ہدا مذکور
بفرمان اللہ تعالے وفات یافت قاضی پیش
حضرت شیخ العالم رح آمدہ گریہ وزاری
کرد کہ یک چشم دارم عفو فرمایند فرمودند
کہ چہ کنم تیر بہ ہدف رسید قاضی عاجز شدہ
باز گشت۔

[1] قولہ قفا الخ قفا در گلو سے مراد رسی کا پھندا ہے ۱۲

نقل ہے کہ ملک زکو نے شیخ فریدؒ کو کہ حضرت
شیخ العالمؒ کے داماد تھے بہت رُلایا اور ظلم کیا
حضرت شیخ العالمؒ کو لوگون نے خبر کی کہ میان
شیخ فریدؒ کو ملک زکو کے آدمیون نے پکڑ لیا ہے
حضرت شیخ العالمؒ مریدون کی ایک جماعت
کے ساتھ ملک زکو کے پاس گئے لیکن ملک زکو نے
حضرت مخدومؒ کی سفارش کا کچھ لحاظ نکیا بلکہ شیخ
فریدؒ پر سختی اور ظلم بڑھادیا بعد اسکے ملک زکو
سوار ہوکر چلا اثناے راہ مین ایک خندق تھی اس
خندق سے گھوڑے کو پھندایا گھوڑا پھاندتے ہی
بہت تیز ہوگیا ملک زکو کی ران اوکھڑ گئی اور
گھوڑے کی پیٹھ پر ڈگمگا رہا تھا کہ حضرت شیخ العالمؒ
نے ہندی زبان مین یہ دوہا ارشاد فرمایا (ترجمہ
دوہا) جھول رے بیٹے جھول سے پھر کون جھولنے آئیگا
اور وہان سے اپنی خانقاہ شریف مین واپس
تشریف لے آئے کوٹھے پر ایک بالاخانہ تھا
رات کو وہین ذکر و شغل مین مصروف ہوئے یہانتک
کہ روز روشن ہوگیا اور حجرہ کا دروازہ حضرت مخدومؒ
نے نہین کھولا جبکہ مریدین اور علاوہ مریدون کے
اور لوگ حاضر ہوئے اور حجرہ نہ کھلنے کا سبب دریافت
کیا تو حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ آج ماتم ہے

نقل است کہ ملک زکو شیخ فریدؒ را کہ داماد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ بود بسے
گریانید و تعدی نمود حضرت شیخ العالمؒ را خبر
کردند کہ میان شیخ فریدؒ را کسان ملک زکو گرفتہ اند
حضرت شیخ العالمؒ با جمعی از مریدان پیش
ملک زکو رفتند و او فرمودہ حضرت شیخ العالمؒ
نشنید بلکہ شیخ فریدؒ را التعرض از سابق زیادہ نمود
ظلم میکرد بعدہ ملک زکو سوار شد درمیان راہ خندق
بودہ است اسپ را بران خندق راند جست
زدہ روان ترشد ملک زکو از زین جنبید بعدہ
حضرت شیخ العالمؒ این مصرعہ بزبان ہندی
فرمودند۔

مصرعہ دوہرہ

جھول رے پوت جھول رے پھر کہ جھوائی

وازانجا بازگشتند و در خانقاہ خود آمدند بربام
بالاخانہ بود شب آنجا مشغول شدند الغرض
چون روز شد طبق حجرہ وا نکردند چون
مریدان و مردمان دیگر آمدند پرسیدند امروز
طبق حجرہ چرا وا نیست حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ
فرمودند امروز ماتم است

الغرض دوپہر نہین ڈھلی تھی کہ دروازہ حجرہ کا کھلا اور شیخ برہان کو حکم دیا کہ اے برہان جاؤ دیکھو حرامخوار کا جنازہ آگیا شیخ برہان گئے تو کیا دیکھین کہ ملک زکو کا جنازہ چلا آرہا ہے اور شور بلند ہو گیا کہ ملک زکو آج درده نامے گانون مین شہید ہو گیا شیخ برہان نے حضرت شیخ العالم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ جنازہ ملک زکو کا آگیا حضرت شیخ العالم حجرہ سے برآمد ہوئے اور جہان جنازہ رکھا ہوا تھا وہین تشریف لیجاکر نماز جنازہ پڑھی۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم اور شیخ زکریا ابن سلیمان جامع مسجد مین یکجا بیٹھے تھے حضرت شیخ العالم ہمیشہ مراقبہ مین رہتے اور ماسوی اللہ بر تبرا فرمایا کرتے اور اللہ بر تر کے جمال کے دیدار کی منزل تک پہونچ جایا کرتے چنانچہ جامع مسجد مین بھی اپنے اسی حال کے ساتھ بیٹھے تھے اور شیخ زکریا بلند آواز سے قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے تھے حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ آہستہ پڑھنا چاہیے اور پھر اپنی حالت مین مستغرق ہو گئے شیخ زکریا نے جانا کہ حضرت شیخ العالم کو نیند آگئی ہے اور دو ایکمرتبہ یون خطاب فرمایا کہ میرے بھائی شیخ احمد کیا سوتے ہین

الغرض دو پاس نگذشته که طبق حجره وا[1] شد و شیخ برہان الدین رح را فرمودند اے برہان بر و ببین که جنازهٔ حرامخوار آمد شیخ برہان رح رفت چه بیند که جنازهٔ ملک زکو مے آید و شور افتاد که ملک زکو امروز در موضع درده شهید شد شیخ برہان رح آمد بحضرت شیخ العالم رح عرض کرد که جنازهٔ ملک زکو آمد حضرت شیخ العالم از حجره آمدند و رفتند و نماز جنازهٔ ملک زکو بگزاردند۔

نقل است که حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحه و شیخ زکریا ابن شیخ سلیمان در مسجد جامع یکجا نشسته بودند حضرت شیخ العالم رح دائم در مراقبه میبودند و از ماسوی اللہ تبرا میفرمودند و بمشاهدهٔ جمال حق تعالے مے پیوستند آنجا هم در خیال خود نشسته بودند شیخ زکریا تلاوت قرآن شریف بآواز بلند میکردند حضرت شیخ العالم فرمودند آهسته باید خواند باز در خیال خود شدند الغرض شیخ زکریا دانستند که حضرت شیخ العالم را خواب آمده است فرمودند برادرم شیخ احمد رح خواب میکنند یک دو کرت همچنین فرمودند

[1] قوله وا از در وا دونون کھلنے کے معنون مین آتا ہے

اور اپنا ہاتھ آپکے زانو پر رکھکر ہوشیار کیا حضرت
شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ کتنے میرے سامنے سو جائینگے
الغرض جب نماز سے فارغ ہو چکے واپس آئے۔
شیخ زکریارحؒ کے پانون زمین پر سیدھے نہ پڑتے تھے
لوگون کے کندھے پکڑ کر چلتے تھے جب اس حالت
پر چند روز گذرے حضرت شیخ العالمؒ انکی عیادت کو
تشریف لیگئے اور حضرتؒ کا دستور تھا کہ جب
کسیکی عیادت کو جاتے اگر بیمار کو کوئی چیز کھلاتے
تو اسکی صحت اور زندگی کی امید کیجاتی الغرض شیخ
زکریارح سے کوئی شے کھانے کو پوچھا اور کچھ
کھلانا چاہتے تھے کہ طبیب اور عورتون نے
منع کیا یہانتک کہ حضرت شیخ العالمؒ نے تھوڑا
پانی پلانا چاہا مگر اُن سبنے پانی بھی ندیا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ مہلت تمام ہوگئی اللہ برحق
حکم سے دوسرا جمعہ بھی نہ گذرنے پایا کہ دنیا سے
آخرت کی جانب روانہ ہوگئے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کوٹھے پر اسپنے
حجرے مین تشریف رکھتے تھے ایک مرید جو بقال تھا
شراب پئے ہوئے حضرت شیخ العالم کی خانقاہ
مین آیا اور شراب کی مستی مین یہ کہتا تھا کہ حق پیر
میرا پاک حق پیر میرا پاک حق پیمبر پاک پاک

و دست خود بر زانوے حضرت شیخ العالم رح
نہادند و ہوشیار کردند حضرت شیخ العالم رح
فرمودند کہ کسان پیش من خواہند خفتید الغرض
چون از نماز فارغ شدند باز گشتند پاے شیخ زکریاؒ
بر زمین راست نمی افتاد دست بر کتف مردمان
انداختہ میرفتند چون چندروز گذشت حضرت
شیخ العالم رح با مریدان براے عیادت شیخ زکریا
رفتند و طریق حضرت شیخ العالم رح میبود کہ چون
براے عیادت مریض میرفتند اگر چیزے اور
میخورانیدند امید بر صحت و حیات مریض میشد
الغرض چون پیش زکریاؒ رفتند پرسیدند و میخواستند
کہ چیزے تناول بکنانند طبیب و عورتان ہم مانع شدند
بحدیکہ حضرت شیخ العالم رح فرمودند قدرے
آب بدہند ایشان آب ہم ندادند فرمودند مہلت
تمام شد بفرمان اللہ تعالے اجمعۂ دوم نگذرانیدند
کہ از دنیا بآخرت شتافتند و رحلت فرمودند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
بالاے بام در حجرۂ خود نشستہ بودند مریدے کہ بقال بود
شراب خوردہ در خانقاہ حضرت شیخ العالمؒ
آمدہ بمستی شراب میگفت حق پیر من پاک
حق پیر من پاک حق پیغمبر پاک پاک

ہرچند کہ اسکو منع کیا گیا لیکن وہ اس کہنے سے
باز نہین آتا تھا جب دیر ہوگئی تو حضرت شیخ العالم رح
کوٹھے سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ تیرا
پیر کیونکر پاک ہے اس لیے کہ تیرا پیر بندہ ہی اور
بندہ سر سے پانون تک پلید ہے پھر پاک
کس طرح ہو پاکی تو خاص اللہ برتر ہی کے واسطے
ہے اسکی ذات کے سوا اور کسیکے لیے پاکی کی صفت
صادق نہین ہو سکتی الغرض وہ اُن کلمون سے
باز نہ آتا تھا اور اسی طرح برابر کہتا چلا جاتا تھا
آخرکار حضرت شیخ العالم رح نے اپنا عصا اس زور سے
زمین پر مارا کہ عصا ٹوٹ گیا اور اسکی شراب
کی مستی دور ہوگئی اور موت کی مستی طاری ہوئی
اور اپنے آپ سے بے آپ ہو گیا۔ شیخ برہان رح
اس بقال کے گاؤ خانہ سے ایک گاؤ حضرت شیخ العالم رح
کی خانقاہ مین لائے اور عرض کیا کہ ای ہاتھ پکڑنیوالے
پیر حکم ہو جاے تاکہ گاؤ کو ذبح کر کے خرچ کرین مگر حضرت
شیخ العالم رح حکم نہین دیتے تھے۔ جب عرض کرنیکی
انتہا ہوگئی اور اسکی حالت غیر ہونے لگی تو شیخ بختیار رح
کو جو حضرت شیخ العالم رح کے بہت بڑے دوست تھے سب نے گھیرا کہ
آپ حضرت مخدوم سے سفارش کرین شاید قبول ہو جائے شیخ
بختیار رح نے حاضر ہو کر زمین پر سر رکھدیا اور کمال تعظیم سے

ہرچند او را منع کردند او ازان خیال نمیگذشت
چون بسیار شد حضرت شیخ العالم رح از بام فرود
آمدند و فرمودند بگو پیر تو چگونہ پاک باشد کہ پیر تو
بندہ است و بندہ تمام پلید است پاک چون
شد پاکی مر حق تعالی را است بجز او را پاکی زیبد
نباید الغرض او ازان گفتن باز نمی آمد چنانچہ
میگفت ہمچنان میگفت حضرت شیخ العالم رح عصا
بر زمین زدند عصا بشکست مستی شراب او
فرود آمد مستی مرگ در گرفت و از خود بیخود شد
شیخ برہان رح گاو از خانہ او در خانقاہ
حضرت شیخ العالم رح آوردہ عرض کرد کہ اے
پیر دستگیر فرمان شود کہ تا گاو او را ذبح
کنند و خرج فرمایند[سلہ] حضرت شیخ العالم رح
نمیفرمود چون نہایت شد و کار بغایت
رسید بر شیخ بختیار رح کہ یار بزرگ حضرت
شیخ العالم رح بود ہر ہمہ مزاحم شدند کہ شما
عرض کنید شاید قبول افتد شیخ بختیار
رح آمد سر بر زمین نہاد و بتعظیم تمام

سلہ قولہ خرج فرمایند یعنی اس گاؤ کے گوشت
کو خدا کی راہ مین خرج کرین یا جسطرح شیخ العالم فرمائین
اس طرح خرج کرین ۱۲

حضرت ہاتھ پکڑنے والے پیر کے سامنے کھڑے
ہو کر عرض کیا کہ حکم ہو جائے تا کہ گاؤ ذبح کریں اور
بقال نجات پائے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا
کہ اے بختیارؒ رات کو پاک رب العزۃ نہیں معبود
مگر اللہ کی درگاہ میں ذبح کیا گیا تھا اب تیر
نشانہ پر پہونچ گیا اور کام تمام ہو چکا اے بختیار کد نکو
اور اس خیال کو چھوڑو الغرض تین روز نہیں گذرے
تھے کہ بقال مرید انتقال کر گیا اور مستی سے ہوشیاری
کیجانب کوچ کیا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ نے ایک روز اپنی
گھر والوں سے فرمایا کہ اس فقیر نے اپنے معبود کی درگاہ
میں بہت گستاخی کی ای گھورے کی ماں ہوشیار ہو جاؤ
اور گھورے کے کار خیر کے سامان میں کوشش کرو
کیونکہ رب العزۃ کی درگاہ کے قاصد چند مرتبہ اس
فقیر کے پاس بلانے کی غرض سے آئے کہ اے احمد
تو چلا آ اور اس فنا ہو جانے والے جہان سے باقی رہنے والے
گھر کی جانب کوچ کر اور اس فقیر نے ہر مرتبہ روگردانی کی
اور کہتا تھا کہ ہم ایک ہی بیٹا رکھتے ہیں جب تک میں اسکی
شادی نہ دیکھ لونگا ہرگز نہ آؤنگا مگر اب بہت دیر ہو چکی
تمکو اس سے غافل نہ رہنا چاہیے اور شیخ العالمؒ کے فرزند کا
نام شیخ المشائخ شیخ عارف احمد روشن کی اسکے نکی دلیل تھا

پیش حضرت پیر دستگیر استادہ شد و عرض کرد کہ
فرمان شود تا گاو را ذبح کنند و او نجات یابد حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند اے بختیار در درگاہ
سبحان رب العزت حضرت لا الہ الا اللہ من
کشتہ شدہ بودم حالا تیر بہدف رسید کار
بآخر انجامید اے بختیارؒ بگذر و بگذار الغرض
مدت سہ روز نگذشت کہ آن مرید
وفات یافت و از مستی بہوشیاری
شتافت۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ قدس اللہ
روحہ روزے با اہل بیت خود گفتند این فقیر
در حضرت معبود خود بسیار گستاخی کرد اے
مادر گھورے ہوشیار شو در استعداد کار خیر گھورے
کوشش کن کہ رسولان حضرت رب العزت
چند بار براین فقیر بطلب آمدند کہ اے احمدؒ
بیا و ازین جہان فانی بمکان باقی رحلت
فرمائے و این فقیر ہر بار اعراض کرد و میگفت
یک پسر داریم ما دام کہ عرائس دامادی نبینیم ہرگز
نیائیم فاما اکنون بسیار شد باید کہ ازین غافل نگوی
و پسر حضرت شیخ العالمؒ شیخ المشائخ شیخ
عارف احمد انار اللہ برہانہ نام بود

حضرت شیخ العالم کمال شفقت سی گھورے کہا کرتے تھے
الغرض بعد اسکے ایک روز حضرت شیخ العالمؒ نے
شیخ نور الدین ابدالیؒ سے جو میرا ن سید موسےؒ کے
خلیفہ تھے اور حضرتؒ کے ساتھ کمال درجہ عقیدت
رکھتے اور اخلاص سے حضرت کی حضور مین حاضر ہوا تھے
کرتے تھے یون فرمایا کہ اے شیخ نور الدینؒ اپنی
بیٹی اس فقیر کے بیٹے گھورے سے منسوب کروگے
شیخ نور الدینؒ کو انکار کی قوت نہ ہی اور اُسی وقت
قبول کر لیا حضرت شیخؒ العالم مریدون کے ایک
گروہ اور شیخ نور الدین ابدالیؒ کے ساتھ اُٹھکر
روانہ ہوے کہ آج عقد نکاح سے فارغ ہو جاوٗن
یہانتک کہ شیخ نور الدینؒ کے دروازہ پر پہونچ کر
مع مریدون کے بیٹھے اور شیخ نور الدینؒ نے اپنے
گھر مین جاکر اور تمام گھر والون کو بلاکر ساری حقیقت
بیان کی - سب لوگون نے سنکر خوشی اختیار کی
لیکن قاضی ثمن نے جو شیخ نور الدینؒ کے خسر اور
ایک ذی مقدرت شخص تھے قبول نکیا اور آئے
بھی نہین بلکہ یون کہا کہ ہماری اور فقیرون کی کیا
قرابت اور کیا نسبت خصوصاً ایسے صاحب کمال درویش
کے ساتھ جسکے مقابلہ مین کسی کو دم مارنیکی مجال نہین جسکی
ایک کلمہ مین آگ ہو ایک مین پانی الغرض وہ نہ آئے

حضرت شیخ العالم رح از بسیاری شفقت گھورے
میگفتند بعد ازین روزے از روزہا شیخ
نور الدینؒ ابدالی کہ خلیفۂ میران سید موسیؒ بودند
و با حضرت شیخ العالم رح اعتقاد تمام داشتند
و با خلاص مے آمدند حضرت شیخ العالم رح فرمودند
اے شیخ نور الدینؒ دختر خود بپسر این فقیر گھورےؒ
را خواہی داد شیخ نور الدینؒ را مجال اعراض نماند
فی الحال قبول کردند حضرت شیخ العالم رح بجمع
مریدان با شیخ نور الدین رح در حال برخاستند
روان شدند کہ امروز عقد نکاح فارغ گردانم
حضرت شیخ العالمؒ بر در شیخ نور الدینؒ رفتند و با
مریدان نشستند شیخ نور الدین رح درون رفتند
کل خیلخانہ را طلبیدند و کیفیت تمام مشرح بیان
کردند ہر یکے ساکت شدند فاما قاضی ثمن خسر
شیخ نور الدینؒ کہ مردے صاحب دستگاہ
بود قبول نکرد و حاضر ہم نشد بلکہ گفت ما را با
درویشان چہ قرابتے و چہ نسبتے خصوصاً
با چنین درویش صاحب حال کہ کس را
مجال دم زدن نیست کہ یک کلمۂ آتش
دارد و یک کلمۂ آب الغرض نہ آمدند

ا؎ دو یک کلمہ الخ یعنی ایک مین غضب ہے ایک مین رحم ۱۲

اور نہ قبول کیا حضرت شیخ العالمؒ نے جب قاضی ثمن شیخ
نور الدینؒ کے خسر کا منشا بمکاشفۂ باطن کے ذریعے
معلوم فرمایا تو قاضی ثمن کی نسبت حضرتؒ کے دل مین
کدورت پیدا ہوگئی الغرض شیخ نور الدینؒ نے
گھر والون سے مشورہ کیا اور کہا کہ ہمنے یہ لڑکی حضرت
شیخ العالمؒ کے فرزند کو دے دی لیکن بغیر کسی کدورت کے
حضرت شیخ العالمؒ سے چند روز کی مہلت مانگنی
چاہیے تاکہ شادی کا سامان بہم کیا جائے - بعد اس
مشورہ کے تمام گھر والون کے اتفاق سے کئی ایک کتخدا
لڑکیان بنا سنوار کر حضرت شیخ العالمؒ کے حضور مین اپنے
ساتھ لیکر حاضر ہوئے حضرت مخدوم العالمؒ نے
فرمایا کہ اے شیخ نور الدینؒ یہ کیا ہے شیخ نور الدینؒ نے
عرض کیا کہ یہ لڑکیان تھوڑی مہلت مانگتی ہین تاکہ شادی
کا سامان اور درستی کی جائے حضرت شیخ العالمؒ نے
شفقت مبذول فرمائی اور فرمایا کہ اے شیخ نور الدینؒ
ہمنے چھ مہینے کی مہلت دی جاؤ سامان کرو اسکے
بعد حضرت شیخ العالمؒ وہان سے واپس تشریف
لائے اور خانقاہ شریف مین آکر اس حجرہ کے
اندر جو کوٹھے پر تھا جاکر اپنے شغل مین مشغول
ہوئے ایک گھڑی نہ گذری تھی کہ قاضی ثمن کا
خون جاری ہوگیا یہانتک کہ جان سے لاڈہ گئے

و نہ قبول کردند قاضی ثمن خسر نور الدینؒ رح را
حضرت شیخ العالم رح بضمیر باطن دریافتند
مکدری باطن درحقش داشتند الغرض شیخ
نور الدین رح با خیلخانہ مشورت کردند کہ این
دختر بہ پسر حضرت شیخ العالم رح دادیم اما بے
بے مکدری حضرت شیخ العالم رح چند روز
مہلت باید خواست کہ استعداد کردہ آید بالاتفاق
خیلخانہ چند دختر آراستہ کردہ پیش حضرت
شیخ العالم رح آوردند حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند اے شیخ نور الدین (رح) این چیست
شیخ نور الدین رح عرض کردند ایشان
چیزے فرصت میخواہند تا عیش وبیش کردہ
آید حضرت شیخ العالم رح را شفقت درکار شد
فرمودند اے شیخ نور الدین رح شش ماہ
مہلت دادیم بروید در استعداد[1] شوید
الغرض حضرت شیخ العالم رح از آنجا بازگشتند
و در خانقاہ خود آمدند و بحجرہ کہ بالاے بام
بود رفتند و در آن مشغول شدند ساعتے
نگذشتہ بود کہ قاضی ثمن را خون روان
شد بجدیکہ کار بجان رسید

[1] قولہ استعداد الخ مہیا کرنا ۱۲

ناچار قاضی ثمن کو حضرت شیخ العالم رح کی خانقاہ میں لائے
اور کیفیت عرض کی حضرت شیخ العالم رح نے کچھ توجہ نہ فرمائی
جب بیماری انتہا کو پہونچ گئی اور قاضی ثمن کی حالت
بہت غیر ہوئی شیخ بختیار رح حاضر ہوئے اور عرض کیا
کہ اے ہاتھ پکڑنے والے پیر قاضی ثمن کو چند روز کے
لیے بیماری سے مہلت مل جائے تاکہ حضرت شیخ عارف
احمد رح کا کار خیر انجام کو پہونچ جائے حضرت شیخ العالم
شیخ بختیار کی سفارش قبول فرمائی کیونکہ وہ حضرت
مخدوم رح کے مقبول تھے اور کوٹھے سے نیچے اتر آئے
اور بارہ گز کپڑا منگوا کر قاضی ثمن کو خلعت دیا اور
فرمایا کہ جاؤ گھورٹے رح کی شادی تک ہمنے مہلت دی
اللہ برتر کے حکم سے یہ پیام پہونچتے ہی قاضی ثمن
کا خون بالکلیہ بند ہو گیا اور صحت کامل حاصل
ہو گئی اور اپنے گھر واپس گئے بعد اسکے جب
حضرت شیخ عارف احمد رح کی شادی کا کام انجام
ہو چکا اور مقصود پورا ہو لیا قاضی ثمن کا خون
پھر اُسی طرح اُسی مقدار کے ساتھ جاری ہو گیا
لوگوں نے پھر حضرت شیخ العالم رح کی خدمت میں عرض
کیا اور قاضی ثمن کی صحت چاہی حضرت مخدوم رح
نے فرمایا کہ تیر نشانہ پر پہونچ چکا اور کام تمام ہو چکا
کہنے اور نجات چاہنے کا موقع نہیں ہے

قاضی ثمن را در خانقاه حضرت شیخ العالم
رح آوردند و کیفیت قاضی ثمن را عرض کردند
حضرت شیخ العالم قبول نمیفرمودند چون نهایت[له]
شد کار بغایت رسید شیخ بختیار رح آمدند و
عرض کردند اے پیر دستگیر قاضی ثمن را چند روز
مهلت شود تا کار خیر حضرت شیخ عارف احمد
با تمام رسد حضرت شیخ العالم رح سخن بختیار رح
اختیار فرمودند که او مقبول آنحضرت
رح بود و از بام فرود آمدند و دوازده
گز جامه آوردند و تشریف پیش قاضی ثمن داشتند
و فرمودند برو تا کار خیر گهورٹے ترا فرصت
دادیم بفرمان الله تعالی خون در حال
بایستاد قاضی ثمن را صحت کلی شد
و در خانه رفت چون کار خیر حضرت شیخ
عارف احمد انصرام شد و مقصود باتمام
رسید باز خون همچنان بمیعاد قدیم روان شد
پیش حضرت شیخ العالم رح عرض کردند و نجات
خواستند فرمودند که تیر بهدف رسید
و کار بآخر انجامید محل گفتن و نجات جستن نیست

له قوله نهایت شد یعنی جب قاضی ثمن کی حالت غیر ہو گئی اور
مرنے کے قریب پہونچ گئے ۱۲

المختصر چند روز نہ گذرے تھے کہ قاضی ثمن نے قضا کی۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم کے یہان ایک فرزند پیدا ہوا جسکا شیخ عبدالعزیز نام رکھا اللہ برتر کے حکم سے پیدا ہوتے ہی لفظ حق زبان پر لایا اور سب نے اپنے کانون سُنا شیخ عبدالعزیز غیر معمولی نشو و نما رکھتے تھے اور خلاف دستور دنیا امور اُنسے ظاہر ہوتے دس مہینے کی عمر مین سات آٹھ برس کے بچون کی مانند باتین کرتے اور چلتے اور دوڑتے اور بچون کے ساتھ کھیل مین مشغول ہوتے تھے حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ یہ کیسا شور ہے ہماری درگاہ مین شور لایق نہین ہستی سے فنا کے ساتھ بدل جانا چاہیے بعد اسکے قصبہ کے باہر پورب طرف کی ڈگی تشریف لیگئے اور اُس ٹیلہ پر جو روضہ مخدوم چوٹی رانا اور روضہ مخدوم سعید رانا کے درمیان مین حوض کے اوپر ہے فرمایا کہ اس بچہ کا مقام یہ جگہ ہے الغرض جب گھر مین تشریف لائے تو حضرت شیخ العالم کے گھر والون نے پوچھا کہ کہان تشریف لیگئے تھے فرمایا قبر کی جگہ دیکھنے گیا تھا حضرت شیخ العالم کے گھر والے کانپ گئے اور عرض کیا کہ بی بی اور سب گھر والے اور سب عزیز صحیح اور سلامت ہین قبر کی حاجت کسکے لیے ہے حضرت

چند روز نگذشت کہ قاضی ثمن مذکور وفات یافت۔

نقل است کہ در خانہ حضرت شیخ العالم فرزند تولد شد نام فرزند شیخ عبدالعزیز نہادند بفرمان اللہ تعالی بمجرد آمدن اینجہان لفظ حق بر زبان راند و ہمہ خلق بگوش ظاہر شنیدند شیخ عبدالعزیز روز بروز بزرگ میشد و خوارق ہاے عادت از ایشان ظاہر میشدند در دہ ماہ را شدہ بودند کہ ہمچو بچگان ہفت و ہشت سالہ حکایت میکردند و میدویدند و روان میشدند با بچگان بلعب مشغول میگشتند حضرت شیخ العالم فرمودند کہ چہ شورست در حضرت ما شور نمیباید از ہستی بفنا مبدل میباید بعدہ رفتند بیرون قصبہ طرف شرق ڈگی بر سر بلندے کہ میان روضہ مخدوم چوٹی رانا و میان روضہ سید مخدوم سعید رانا بالاے حوضست فرمودند مقام این بچہ اینجاست الغرض چون در خانہ آمدند اہل بیت حضرت شیخ العالم رح پرسیدند کجا رفتہ بودند فرمودند مقام قبر دیدن رفتہ بودم اہل بیت حضرت شیخ العالم بلرزیدند و گفتند کہ اہل خانہ و جملہ خیلخانہ و جمیع عزیزان بصحت و سلامت اند مقام قبر براے کہ حاجتست حضرت

شیخ العالم رح نے فرمایا شاید کسی کے لیے حاجت ہو سکے
بعد شیخ عبد العزیز رح نے دو تین روز براے نام
بیمار رہکر اللہ برتر کے حکم سے وفات پائی حضرت
شیخ العالم رح نے اپنے سامنے غسل دلوایا اور
تجہیز اور تکفین کرکے جنازہ طیار کیا اور جنازہ کے
ساتھ پان اور شربت رکھا اور مٹھائی روانہ کی
اور فرزند کو دفن کرکے کھانا مٹھائی پان شربت ہر
موقع پر صرف کیا اور واپس تشریف لائے ۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کی بی بی فرزند مذکور بالا
یا دوسرے فرزندوں کے لیے جو پیدا ہوتے
اور حق کا لفظ اُسی فرزند مذکور کی مانند زبان پر لاتے
اور اللہ برتر کے حکم سے زندہ نہ رہتے ہمیشہ رویا کرتیں
اور حضرت شیخ العالم رح سے کہتیں کہ آپ میرے فرزندوں
کا جینا گوارا نہیں کرتے اور اس ضعیفہ کو خراب کرتے
ہیں حضرت رح فرماتے تعلق نکرو ایک فرزند ہے اگر
اللہ برتر نے چاہا میں تمکو اسے پرورش کرکے دونگا
لیکن ابھی پختہ اور پروردہ نہیں ہوا ہے ہم سفر کو جاتے ہیں
تو اسکو پختہ اور پروردہ کرلائیں اور تمکو سونپ دیں
مگر اس شرط پر کہ تم اسے کچھ نکہو اسکی مرضی رہو جو وہ کہے سنو
اور وہی کرو حضرت مخدوم رح کی بی بی نے اقرار کیا اور سب شرطیں منظور
کیں الغرض کچھ مدت بعد حضرت شیخ العالم کے گھر میں فرزند پیدا ہوا جسکا

شیخ العالم رح فرمودند که شاید براے کسے حاجت
بود شیخ عبد العزیز را قدرے زحمت وجودی
حادث شد بعد از سه روز بفرمان اللہ تعالے
وفات یافت حضرت شیخ العالم رح بحضور خود
غسل دہانیدند و تجہیز و تکفین کرده جنازه ساختند
و برابر جنازه برگ و شربت و طعام و شیرینی روان
کردند بعد از دفن فرزند مذکور طعام و شیرینی
و برگ و شربت ہمہ بجا خرچ فرمودند و بازگشتند ۔
نقل است که اہل بیت حضرت شیخ العالم رح براے
این فرزند و فرزندان دیگر که ہمبرین طریق متولد
میشدند و لفظ حق بر زبان میراندند و بفرمان اللہ
تعالے نمی زیستند دائم الحال میگریستند و شیخ
العالم رح میگفتند که شما حیات پسران ما را وامیدارند
و این ضعیفه را خراب میکنند حضرت شیخ العالم رح فرمودند
تعلق مکن یک فرزند ہست انشاء اللہ تعالے پرورده
بتو خواہم داد اما ہنوز پختہ و پرورده نشده است
در سفر رویم او را پختہ و پرورده کرده بیاریم بتو تسلیم نمایم
بشرط آنکه تو او را ہیچ نگوی و در رضاے او باشی ہرچه او
بگوید ہمان بشنوی و ہمان بکنی اہل بیت حضرت مخدوم رح
معترف گشتند و ہمہ شرائط قبول کردند الغرض بعد از
چند گاہ در خانہ حضرت شیخ العالم رح فرزند متولد شد

نام شیخ عارف رکھا یہ فرزند پروردگار کے پہنچانے والے
اور اللہ کے تحقیق کرنے والے اور کامل اور کامل تر زمانہ
کے جیسا کہ چاہیئے اور لایق ہے اللہ برتر کے ولیون سے
ایک ولی ہوئے اور حضرت شیخ العالم رح کے قائم مقام
یہی فرزند تھے اور اِن کی عمر چالیس برس کی ہوئی
جو گروہ ان سے ملاقات کرتا یہ کہتا کہ شیخ عارف
احمد رح ہم سے جسقدر محبت الفت شفقت رکھتے ہین دوسرے
سے نہین رکھتے اس فقیر نے اپنی تمام عمر مین کسی
سے نہین سنا ہے کہ ہمکو حضرت شیخ عارف احمد رح
سی محبت نہ تھی یا مجھ پر شفقت نہ فرماتے تھے بلکہ یون
کہتا کہ حضرت شیخ عارف احمد رح کو جیسی محبت اور دوستی
ہم سے ہے دوسرے سے نہین اور یہ عنایت
انکی ولایت کے کمال کے سبب سے تھی کیا خوب
کمال اور کیسا اچھا بیمانند وصف تھا جو حضرت
شیخ عارف احمد رح کو میسر تھا ہمنے صرف یہی مختصر لکھا

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کبھی کبھی فرماتے
مین اپنی جان کا مالک ہون موت کا فرشتہ بغیر
اجازت میری روح نہین نکال سکتا (تیرے کوچہ
مین عاشق یون جان دیتے ہین ❊ کہ وہان موت کے
فرشتہ کی گنجایش ہرگز نہین) میری موت میرے
اختیار مین ہے اگر چاہون مرجاؤن اور نچاہون

شیخ عارف رح نام نہادند عارف ربانی محقق سبحانی
کامل و اکمل وقت چنانچہ باید وشاید ولیے من
اولیاء اللہ تعالی شدند و در مقام حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ ہمین ایشان بودند و موازنہ عمر چہل
سال یافتند ہر طائفہ کہ با ایشان ملاقی میشدے
میگفتی کہ چنانچہ شیخ عارف احمد رح با ما محبت الفت و شفقت
میداشتند با دیگرے نیست این فقیر تمامت
عمر خود از کسی نشنیدہ است کہ مارا با حضرت
شیخ عارف احمد رح محبت نبود یا بر من شفقت نمیداشتند
بلکہ ہمچنان میگفت کہ چنانچہ شیخ عارف احمد رح را با ما
محبت و موتست با دیگرے نیست و این عنایت از کمال
ولایت ایشان بود زہے کمال وزہے وصف لاثانی
کہ حضرت شیخ عارف احمد رح را میسر آمدہ بود ہم این
اختصار افتاد۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم گاہ و بیگاہ
میفرمودند کہ مالک جان خویشیم ملک الموت نتواند
کہ بے رخصت جان مارا قبض کند **بیت**

در کوے تو عاشقان چنان جان بدہند
کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

موت من باختیار من است اگر بخواہم بمیرم و اگر نخواہم

تو ہمیشہ اسی طریقہ اسی انتظام سے رہوں مگر ہاں
اپنے اختیار سے یوں چلا جاؤں کہ اسکو خبر بھی نہو
یا میں مراقبہ میں ہوں کوئی سر تن سے جدا کرے
اور یہ اسکا اشارہ ہے کہ حضرت شیخ العالم کی موت
ظاہری موت سے پیشتر ثابت ہو چکی تھی جیساکہ فرمایا
نبی نے انپر اللہ کا درود اور سلام (مرو تم اس سے
پہلے کہ مرو گے تم)

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم نے مریدوں کے
ایک گروہ کے ساتھ سفر فرمایا ایک جنگل میں پہونچے
اس جنگل میں ایک درخت پکریا کا بہت خوشنما تھا
اور اس درخت کے نیچے نہایت پر صفا فضا او مقام
وفا تھا حضرت شیخ العالم وہاں اُترے اور اپنے
شغل میں مشغول ہوئے ایک گھڑی گذری تھی کہ
حضرت شیخ العالم کی پاک جان کی چڑیا خاک کے
قالب کے پنجرہ سے اُڑی اور حقیقی منزل مقصود میں
پہونچ گئی مرید گریہ وزاری کرنے لگے اور کہا کوئی
اعتبار نکریگا کہ حضرت شیخ العالم نے فنا کے گھر سے
بقا کے گھر کی جانب کوچ فرمایا بلکہ یوں گمان کرینگے
کہ کوئی بہت بڑی نذر کی رقم آئی ہوگی ان سب نے
اسکے لالچ سے حضرت شیخ العالم کو مار ڈالا حضرت
شیخ العالم اس مخاطرہ کے ساتھ ہی زندہ ہو گئے

تا ابدالآباد بدین طریق و بدین انتظام بمانم مگر آنکہ باختیار
خود بروم کہ او را خبر نباشد یا در مراقبہ باشم کسے سر از تن
جدا کرداند و این اشارت بر آنست کہ موت حضرت
شیخ العالم رح پیش از موت ظاہری ثبوت یافتہ
بود کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم موتوا قبل
ان تموتوا۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
باجمعے از مریدان مسافر شدہ[۱] بودند در جنگلے
رسیدند در آن جنگل درختے از پکریا با حسن وزیب بود
و زیر آن درخت صحن غایت صفا و مقام وفا داشت
حضرت شیخ العالم رح آنجا نزول فرمودند و در کار
و بار خود مشغول شدند ساعتے گذشتہ بود کہ مرغ
جان حضرت شیخ العالم رح از قفس قالب خاک
پرید و بمقصود حقیقی رسید مریدان در گریہ وزاری
شدند و گفتند کسے استوار نخواہد داشت کہ حضرت
شیخ العالم رح از دار فنا بدار البقا رحلت فرمودند
بلکہ گمان خواہند کرد کہ فتوحے بزرگ رسیدہ
باشد ایشان حضرت شیخ العالم رح را کشتند حضرت
شیخ العالم رح ہمان زمان زندہ شدند

لہ قولہ مسافر شدہ بودند یعنی سفر کیا تھا ۱۲

اور فرمایا کہ فقیر کی روح کے واسطے یہ مقام بہت ہی اچھا تھا لیکن جب تم لوگ ایسا کہتے ہو تو آؤ اٹھو روانہ ہو۔ اور اُس مقام سے روانہ ہو گئے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم جب بہار شریف کے مقام سے شہر اودھ مین رونق افروز ہوئے شیخ پورہ مین دریا کے کنارے عین لب آب پر ایک مسجد مین اُترے جاڑے کی ہوا نے انتہا کا اثر کیا یہانتک کہ جن لکڑیون سے ہندوؤن کے مردے پھونکے گئے تھے انھین کے سوختہ جو وہان پڑے تھے حضرت شیخ العالمؒ وہ لکڑیان اٹھا لائے اور اسی جلاتے اور تاپتے تھے ایک سیّد جو نماز کو آئے تھے کیا دیکھین کہ یہ درویش مسجد مین ناپاک لکڑیان لایا ہے سید نے بہت ناگوار طریقہ سے کہا کہ اے درویش یہ ناپاک لکڑیان تو مسجد مین کیون لایا حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا مین مرد فقیر ہون میرے پاس کپڑا نہین میرے لیے یہ لکڑی پاک ہے الغرض سید مذکور نماز پڑھکر گھر چلے گئے رات مین انکو غسل کی حاجت ہوئی تڑکے دریا کنارہ غسل کیا جب مسجد مین آئے اسقدر سردی معلوم ہوئی کہ ہلاک ہونے لگے اس آگ کے نزدیک آئے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا اے سید تم کیون اس آگ کے نزدیک

وفرمودند که این مقام خوب بارواح فقیر بود وفقیرا بغایت خوش آمده بود ما چون شمایان همچنان میگوئید بیائید و برخیزید روان شوید بعده ازان مقام روان شدند بمسافرت آمدند۔

نقل است که حضرت شیخ العالم رح از خطه بهار چون در شهر اوده رسیدند در شیخ پوره مسجدے در کنارهٔ لب آب سرد بود آنجا فرود آمدند هواے سرما سخت گرفت تا بقیه هیزم سوختگان مردگان کافران که آنجا افتاده بود حضرت شیخ العالم رح آن هیزم آوردند میسوختند نرفع سرما میساختند سیدے بود که از جهت نماز آمده بود چه بیند که این درویش هیزم ناپاک در مسجد آورده است سید بانکار تمام گفت اے درویش این هیزم ناپاک چرا در مسجد آوردی حضرت شیخ العالم رح فرمودند من مرد فقیرم جامه ندارم مرا این هیزم پاکست الغرض سید مذکور بعد الفراغ نماز در خانه رفت شب اورا حاجت غسل افتاد علی الصباح در لب آب غسل کرد چون در مسجد در آمد چنان سرما گرفت که در معرض هلاک شده نزدیک این آتش آمد حضرت شیخ العالمؒ فرمودند اے سید چرا نزدیک این آتش

آتے ہورات کو کہتے تھے کہ یہ لکڑی ناپاک
ہے سید نے یون کہنا شروع کیا کہ اے
درویش میرے واسطے اسوقت یہ آگ
پاک ہے اور جان سے زیادہ عزیز
ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم اور شیخ جمال گوجری
ایک روز جنگل گئے اور مذکورۂ بالا لکڑی کو تلاش
کرتے پھرتے تھے مگر کہین کوئی لکڑی نہ پائی صرف
ایک انگلی برابر لکڑی ایک جگہ پڑی تھی جسمین سے
نصف حصہ حضرت شیخ العالم رح نے اپنی پگڑی مین رکھ لیا
اور نصف حصہ حضرت شیخ رح جمال گوجری نے اپنی
پگڑی مین اور مسجد مین آکر دو رکعت اللہ برتر کے
شکرانہ کی ادا کی اور کہا اللہ پاک اور برتر نے اپنے
کرم سے اس لکڑی کو عزیز گردانا اور ناپاک سے
پاک کیا جو آج اسقدر عزیز ہو گئی ہے کہ مین کہین نہین
پاتا ہون اور قصہ یون تھا کہ اس زمانہ مین اس
لکڑی کو کوئی قبول نکرتا تھا اور تمام مخلوق کو اسکے
ناپاک ہونے کا اقرار تھا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنے حجرہ
مین بیٹھے تھے شیخ رح بختیار سامنے تھے فرمایا ای بختیار رح
کوئی چیز دیکھ رہے ہو شیخ بختیار رح نے عرض کیا ہان

می آئی شب میگفتی کہ این ہیزم ناپاکست
سید آغاز کرد اے درویش این
آتش مرا درینوقت پاک و عزیز تراز
جان است۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح و شیخ رح
جمال گوجری روزے در صحرا بیرون آمده
بودند و آن ہیزم تفحص میکردند جائے نیافتند
در محلے مقدار انگشت افتاده بود نصفے ازان
حضرت شیخ العالم رح بر دستار خود گرفتند
و نصفے ازان شیخ جمال گوجری بر دستار خود
گرفتند در مسجد آمدند دوگانہ شکرانہ خداتعالی
بجا آوردند و گفتند حق سبحانہ تعالے
بکرم خود این ہیزم را عزیز گردانید از ناپاکی پاکی
آورد کہ امروز چنان عزیز شده است
کہ جائے نمی یابم و قصہ چنان بود کہ دران ایام
آن ہیزم را کسے قبول نمیکرد و جملہ خلق بانکار
اقرار میکردند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح
روزے در حجرۂ خود نشستہ بودند شیخ رح بختیار
پیش بودند فرمودند اے بختیار چیزے
مے بینی شیخ بختیار عرض کرد آرے

ہاتھ پکڑنے والے پیر کہتا ہوں فرمایا کیا دیکھتے ہو
عرض کیا کہ ہاتھ پکڑنے والے پیر کا سارا حجرہ سونیکا
دیکھ رہا ہوں فرمایا کچھ کام آئیگا شیخ بختیارؒ نے اللہ کے
حکم سے عرض کرنا شروع کیا کہ اے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر اسمین خاص اختیار مختار کا اور بختیار کو مختار کے
اختیار سے کام حضرت شیخ العالم نے فرمایا پھر دیکھو
تو کیا دیکھتے ہین کہ پاک حجرہ بالکلیہ خاک کا ہی۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اپنے مقام مین بیٹھے تھے
شیخ بختیارؒ ایک مرد تھا جو ایک جواہر کے سوداگر
کا غلام تھا اسکا مالک اس قصبہ مین سوداگری کو
آیا تھا شیخ بختیارؒ کی نظر حضرت شیخ العالمؒ پر پڑی
اور کامل اعتقاد ہوگیا اور خدمت پر کمر باندھی چنانچہ
ہمیشہ صبح وشام آکر کھڑے رہتے اور سلام کرکے چلے جاتے
اور اپنے مالک کی خدمت مین جا پہونچتے اسطرح
چھ مہینہ گذر گئے اور حضرت شیخ العالمؒ نہ کچھ التفات
فرماتے نہ پوچھتے کہ تم کون ہو اور کہان سے
ہو اور کس کام کے لیے آتے ہو اور ظاہر کی آنکھ
سے شیخ بختیارؒ کے ظاہر پر نظر بھی نفرماتے تھے
بعد چھ مہینہ کے ایک روز شیخ بختیارؒ کے جی مین یہ خطرہ
گذرا کہ ایک انتہا کا کامل اور اللہ کا ملنے والا
فقیر ہے لیکن بے نیازی کے سبب سے کسی کا مقصد کم نکلتا ہے

پیر دستگیر می بینیم فرمودند چہ مے بینی التماس کردند کہ تمام
حجرۂ پیر دستگیر از زرمے بینیم فرمودند چیزے کار آید
شیخ بختیارؒ باختیار مختار آغاز کرد کہ اے پیر دستگیر
از آن مرا اختیار مختار و بختیار را باختیار مختار
ادکار حضرت شیخ العالم رح فرمودند باز این
چہ بینند کہ حجرۂ پاک ہمہ از خاک
است ۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح درمقام خود
نشستہ بودند شیخ بختیارؒ مردے عبید سوداگر
جواہری بود مولاے او درین قصبہ براے
سودا آمدہ بود بختیارؒ را بر حضرت شیخ العالمؒ
نظر افتاد و اعتقاد تمام حاصل شد و
کمر خدمت بست چنانچہ مدام علے الصباح
والشام آمدے و استادہ ماندے وسلام
کردے رفتی و باز در خدمت مولاے خود
میپوستی ہمبرین طریق شش ماہ گذشت
حضرت شیخ العالم رح ہیچ التفاتے نمیکردند و
نمیگفتند کہ توکیستی و از کجائی و بچہ کار می آئی و بدیدۂ
ظاہری بظاہر او نمی نگریستند بعد از مدت شش ماہ
روزے در خاطر شیخ بختیار گذشت کہ درویشی بغایت
کامل و واصل حقست اما از سبب بے نیازی حاجت کسے کم بر آید

اُسی گھڑی حضرت شیخ العالم رح نے دل کی آنکھ سے
ظاہر کی نظر کے ساتھ شیخ بختیار کی طرف دیکھا
اور فرمایا تو کون ہے نظر کرتے ہی شیخ بختیار رح بے کنار
دریا مین جا پڑے اور اپنے آپ سے بے آپ ہو گئے
اور نظر زمین اور آسمان سے گذر گئی اور حیرت
زدہ اور بیہوش جاتے تھے کہ یکایک اپنے
آپکو موضع بہار کے جنگل مین پایا اور کسیقدر ہوشیار
ہوئے اور وہان سے ایک چھڑی ہاتھ مین لیکر
حضرت شیخ العالم رح کے سامنے حاضر ہوئے اور ایک
چلو شراب وحدت کے نشہ مین گستاخی کرنے لگے اور
کہتے تھے کہ اے احمد رح تم ایسی نعمت رکھتے ہو اور
خدا کے بندون کو محروم چھوڑتے ہو حضرت شیخ العالم رح
ہر چند فرماتے کہ اے بختیار رح ہوش سنبھال لیکن اُنپر اس
عالم کی مستی ایسی چھا گئی کہ ہوشیاری کو قبول نکرتی
اور اس گستاخی سے باز نہ آتے تھے حضرت
شیخ العالم رح نے تھوڑا پانی پلایا اور مستی سے ہوشیار کردیا
اور فرمایا اے بختیار اپنے مالک کے پاس جاؤ اور
اُسکی اجازت حاصل کرو اور اپنے شغل مین مشغول ہو
شیخ بختیار رح نے زمین پر سر رکھدیا اور اونکی ساری
جان ماتم زدہ ہو گئی اور روانہ ہوئے جونپور کے
شہر با عظمت مین انکی سکونت تھی پنہو مالک کے سامنے

ہمدران ساعت حضرت شیخ العالم رح بنظر باطن
بدیدۂ ظاہر جانب شیخ بختیار رح نظر کردند و فرمودند
کہ تو کیستی بمجرد نظر کردن شیخ بختیار رح در دریای بیکنار
افتاد و از خود بیخود شد و نظر از زمین و آسمان
بگذشت و مدہوش و بیہوش میرفت ناگاہ خود را
در میان جنگل موضع بہار یافت و قدرے بہوشیاری
شتافت و از انجا چوبے بردست گرفت و بحضرت
شیخ العالم رح پیدا شد و از [1] مشتے شراب
وحدت بگستاخی درآمد و میگفت ای احمد
چنین نعمتے داری و بندگان خدا را محروم
میگذاری حضرت شیخ العالم رح ہر چند
کہ میفرمودند اے بختیار رح ہوش دار او را چنان مستی
آن عالم گرفت کہ ہوشیاری نمی پذیرفت و از ان گستاخی
نمیگذشت حضرت شیخ العالم رح قدرے آب
نوشانیدند و از مستی بہوشیاری آوردند و فرمودند
اے بختیار رح بر در مولاے خود رضاے او طلب
در کار و بار باش شیخ بختیار رح سر بر زمین نہاد
و ماتم در جانش افتاد روان شد در شہر
معظم جونپور سکونت او بود پیش مولاے خود

[1] قولہ مشتے الخ یعنی تھوڑی سی شراب کا مشتے جرعہ گھونٹ کی معنی مین
زیادہ مناسب تھا شاید جرعہ کی تحریف ہو ۱۲

گئے مالک نے جب غلام کا یہ حال دیکھا بندگی
اس بندہ کی اختیار کی اور کہا اے بختیار رح مجکو چاہئے
کہ تیری خدمت کرون اور تیرا غلام بن جاؤن مین نے
تمکو اپنے مالک کی راہ مین آزاد کردیا جاؤ جہان
چاہو رہو شیخ بختیار رح اپنے گھر مین آئے اور
اپنے دل کی آگ کے سوز مین مبتلا ہوگئے اور
لیکایک چارون طرف سے اگ پیدا ہوتی اور
نظر مین تمام عالم کو جلا ہوا دیکھتے جب یہ حالت
یہانتک پہونچتی کہ جسم جلتا جان سے شعلے اٹھتے
تو اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ العالم کا نام
لیتے اور فریادرسی چاہتے اسوقت وہ آگ فورًا
سرد ہوجاتی اور نجات مل جاتی مثل اس ڈھیلے کے
جسکو رنگ آبلہ مین ڈالین اور فورًا رنگ آب
جدا ہوجائے اور صاف پانی نمودار ہو اور پھر ویسا ہی
بستہ ہوجائے جیسا کہ تھا۔ اُسی طرح پھر وہ آگ انکی
جسم مین بھڑک اٹھتی اور اپنے ہاتھ پکڑنے والے
پیر سے فریاد کرتے اور نجات ملجاتی اسی حالت
مین دن رات بسر ہوتے اور قرار اور آرام بختیار رح
کا اختیاری اور غیر اختیاری ہاتھ سے جاتا رہا
کام ایسی دگرم آگ سے پڑا ہوا تھا جو تحریر اور
تقریر مین نہ آئے کہ یکایک وہ اللہ کی درگاہ کا

رفت موسلے چون حال بندہ چنین دید بندگی
آن بندہ ورزید و گفت اسے بختیار مرا سے باید
کہ خدمت تو کنم و در بندگی تو شوم ترا در راہ مولاے
خود آزاد کردیم برو و ہر جا کہ خواہی بباش شیخ بختیار رح
در خانہ خود آمد در سوز آتش باطن افتاد و ناگاہ
از ہر چہار طرف آتش بر میخاستی و در نظر خود تمام
عالم را سوختہ میدید چون کار بجدے رسید کہ تنش
میسوختی و جانش بیفروختی نام پیر دستگیر حضرت
شیخ العالم میگفتے و فریادرسی خواستی در حال آتش
فرو بیشدے و نجات یافتے یا ہمچو کلوخ کہ درمیان
رنگ آب بیندازند و در حال رنگ آب جدا شود و
آب صاف پدید آید و باز ہمچنان کہ بود بستہ گردد
ہمبرین طریق باز آن آتش در گرفتن مے آمدی
و میگرفتی و فریاد از پیر دستگیر خود میکردے
و نجات مے یافتی ہمبرین جملہ لیلا و نہارًا
دائم الاحوال مے گذشت و قرار و آرام از
بختیار رح باختیار و غیر اختیار از دست برفت
کار چون نار حامیہ افتادہ بود کہ تحریر و
تقریر از وے نیاید ناگاہ آن مست حضرت الٰہ

لہ قولہ رنگ آب اس اصطلاح کو مین نہین سمجھا ناچار لفظی ترجمہ
کردیا گیا واللہ اعلم ۱۲

اللہ کے سواسے پاک حضرت شیخون کے
شیخ ولیون کے تاج اصفیا کے پیشوا اللہ سے
ملنے والون کے سلطان عاشقون کے دلیل
حضرت شیخ شرف الحق والدین پانی پتی رح نے حضرت
شیخ العالم سے بختیار کی فریادرسی کے بارہ مین مختار
کے اختیار سے عالم اسرار مین پوچھا اور نور رویت
دیدار کے مقام مین ایک دوسرے کے جمال سے
مشرف ہوئے اور فرمایا اے محمد عبد الحق رح تمکو جہان مین
کوئی نہین پہچانتا اور نجانتا ہے کہ اپنے مالک کی درگاہ
مین کیسا جمال باکمال رکھتے ہو مگر بیچارہ بختیار رح تھوڑے
کا بہت تھوڑا حصہ تمھاری درگاہ کا جاننے پہچاننے
والا ہوا ہے اُسپر اسقدر بار ڈالنا چاہیے
اپنی درگاہ کے ابر کو حکم فرماؤ کہ اسکی زمین پر رحمت
کا مینہ برسائے حضرت شیخ العالم رح نے دلی قصد سے
شفقت کی نظر شیخ بختیار پر مختار کے اختیار سے
فرمائی حضرت شیخ العالم رح قصبہ ردولی مین تھے اور
وہ شہر جونپور مین اسیوقت بھڑکتی ہوئی آگ بختیار
سے دور ہوگئی پوری نجات پائی اور بیماری
تندرستی سے بدل گئی اور بیقراری سے قرار تک
پہونچے اور سختی سے آسانی تک شیخ بختیار رح نے اس
اختیار سے جو انکو مختار نے دیا تھا جانا کہ اس گھڑی

منزہ از ماسوی اللہ حضرت
شیخ المشائخ تاج الاولیا رقدوۃ الاصفیا
سلطان الواصلین برہان العاشقین حضرت
شیخ شرف الحق والدین پانی پتی قدس اللہ روحہ
بحضرت شیخ العالم لفریادرسی بختیار باختیار مختار
در عالم اسرار پرسیدند و در مقام مشاہدہ انوار
بجمال یکدیگر مشرف شدند و فرمودند اے احمد
عبد الحق ترا در جہان کسے نمی شناسد و نمیداند کہ
در حضرت مولاے خود چہ جمال باکمال داری
مگر بیچارہ بختیار اندک ترین اندک شناساے
و آشناے حضرت تو گشت بر وہم چندین
نباید کرد می باید کہ سحاب حضرت خویش را
بفرمائی تا باران رحمت در زمین او ببارد
حضرت شیخ العالم نظر شفقت بجست باطن بر شیخ
بختیار باختیار مختار بگماشتند حضرت شیخ العالم
در قصبہ ردولی بودند و او در شہر جونپور در حال
ہمان زمان آتش سوزان از وے دور شدہ
نجات تمام یافت و مرض بصحت مبدل گشت
و از بیقراری بقرار پیوست و از کربت بفرحت
در آمد شیخ بختیار باختیار مختار کہ
اورا بود بدانست کہ این ساعت

ہاتھ پکڑنے والے پیر شیخ العالم نے مجکو قبول فرمایا
اور مہربانی کی نظر سے دیکھا اُسیوقت اٹھ کھڑے
ہوئے اور سارے گھر بار کو برباد کرکے ہاتھ
پکڑنے والے پیر کی درگاہ کو راہی ہوگئے اور اپنے
اکیلے کے آستانہ پر حاضر ہوئے اور ہاتھ پکڑنیوالے
پیر کے حضور مین زمین بوسی کی اور غلام کے مانند
کھڑے ہو رہے حضرت شیخ العالمؒ نے مہربانی کی نظر
اور باطن اور ظاہر کی شفقت فرمائی اور فرمایا کیا تو
اختیار مختار رکھتا ہے کہ اگر تو اس فقیر کے مریدون کے
سلسلہ مین داخل ہونا چاہے تو اپنی بی بی سے
قطع نظر کریگا بختیار رح نے فورًا کہا کہ مین نے چھوڑا پھر
حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا رسول کو چھوڑ دیگا انھون نے
فورًا کہا کہ مین نے چھوڑا پھر حضرت شیخ العالمؒ (پاک
کی اللہ نے انکی روح) نے فرمایا خدا کو چھوڑ دیگا
انھون نے فورًا وہی کہا کہ مین نے چھوڑا حضرت
شیخ العالم نے جب دیکھا کہ بختیارؒ نے سب کو چھوڑا
اور کثرت کے نقشون کو دل سے دھو ڈالا اور
اپنی ناو فنا کے سمندر مین ڈال دی اور ارادت
کے میدان مین مضبوط ہولیا اور اسکے دل کے
آئینہ نے کمال درجہ کی جلا پائی یہانتک کہ جستجو کی
پیاس سے پوری استحقاق کے ساتھ

پیر دستگیر شیخ العالم مرا قبول فرمودند و نظر
رحمت نگریستند در حال ہمہ خاست و ہمہ خانمان
بر انداخت[۵] و جانب حضرت پیر دستگیر خود
بشتافت و بآستانہ یگانہ خود آمد و پیش
پیر دستگیر سر بر زمین نہاد و بندہ دار بایستاد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
نظر رحمت فرمودند و شفقت باطن و ظاہر مبذول
و فرمودند کہ اے بختیار چہ اختیار مختار داری اگر
میخواہی کہ سر خود را در سلک مریدان این
فقیر در آری زن را خواہی گذاشت بختیار
در حال گفت گذاشتم باز حضرت شیخ العالم
فرمودند رسول را خواہی گذاشت او فی الفور
گفت گذاشتم باز حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
خدا را خواہی گذاشت او ہمچنان
فی الفور گفت گذاشتم حضرت
شیخ العالمؒ چون دیدند کہ او از ہمہ گذشت
و نقوش کثرت از دل بشست و کشتی خویش
در دریاے فنا انداخت و در میدان ارادت
مستحکم بر خاست و آئینہ دلش صفا
کمال یافت تا از عطش طلب باستحقاق تمام

۵ قولہ بر انداخت یعنی برباد کردیا ۱۲

پیرکے جمال اور کمال کی تجلی کے جنگل کی جانب
دوڑا حضرت شیخ العالم نے نہ گھٹنے والے حال کی
حالت مین اسکی جان کے میدان مین نزول فرمایا
اور اُسکے دل کے آسمان کے کنارہ سے تجلی جلوہ
فرماہوے اور دیدار کے اشارہ سے خوشخبری کا
خلعت عطا فرمایا کہ اے بختیار اب تونے خدا کو پالیا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی
مین دوڑا کہ کہو اگر تم سب اللہ کو دوست
رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمکو دوست
رکھے گا) اور دوجہان کو قدم کے نیچے کرلیا اور
بہت بلند ہوگیا اور سب کا مالک ہوا کہ (جسکے
لیے مالک ہوا اسکے لیے سب ہے) کیا خوب
ہاتھ پکڑنے والے باکمال پیر کہ ایک گھڑی مین
مرید کو اصلی مقصد تک پہونچا دیا اور کیا خوب
جمال والا مرید کہ ایک دم مین ابدی سعادت
سے جا ملا اور پورا پہچاننے والا ملنے والا
واصل کیا گیا ہوگیا جیسا کہ اللہ کے ملنے والے
شیخ فریدالدین عطارؒ فرماتے ہین (اے تیرے ملنے
سے مین مطلق پہچاننے والا ہوگیا +
پورا پہچاننے والا بلکہ سراپا حق
ہوگیا +

در صحرا سے تجلی جمال و کمال پیر دستگیر خود شتافت و در حال لاحول
حضرت شیخ العالمؒ در میدان جان او نزول فرمودند
و از افق آسمان دل او تجلی پدید شدند و تشریف بشارت
باشارت مشاهده بدو فرمودند که اے بختیارؒ
اینک خدا را یافتی و در متابعت حضرت
رسول صلے اللہ علیہ وسلم بشتافتی
که قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ و هر دو جهان را زیر قدم
بگذاشتی و بلند تر آمدی و مالک شدی
که من له المولی فله الکل زہے پیر دستگیر
باکمال که در ساعت واحد مرید را بمقصود
حقیقی رسانید و زہے مرید با جمال که در زمان
واحد بسعادت ابدی پیوسته و عارف
کامل واصل مکمل گشت چنانچه واصل
کردگار شیخ فرید عطار مفرمایند

بیت

اے ز وصلت عارف مطلق شدم
عارفی[۱] رفته تمامت حق شدم

---

۱ قوله عارفی رفته الخ یہ عارف زفت کی تحریف ہے
زفت کے معنی بڑا ۱۲ مترجم اردو

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ اے بختیار میری خانقاہ کے صحن مین ایک کنوان اس مقام پر چاہیے شیخ بختیار اسیوقت گدالا لاکر کنوان کھودنے لگے جب کھود چکے اور پانی نکلا حضرت شیخ العالمؒ نے اس پانی پر تکبیر فرمائی اور تقسیم کیا پھر اشارہ فرمایا کہ اے بختیار اس کنوئین کو آج ہی باہر کی مٹی سے پاٹنا چاہیئے اور کنوئین کی مٹی کا چبوترہ بنانا چاہیئے شیخ بختیار نے ایک ٹوکری سر پر رکھی اور کنوان پاٹنے مین مصروف ہوئے یہانتک کہ سارا کنوان اسی روز بیرونی مٹی سے پاٹ دیا اور کنوئین کی مٹی کا چبوترہ بنا دیا اور کچھ نہ پوچھا کہ یہ کنوان کیون کھدوایا کیون پٹوایا اور یہ چبوترہ کیون بنوایا چونکہ پیر کی ارادت مین ایسے مضبوط اور اپنے خودی سے فانی اور پیر کی ذات کے ساتھ باقی تھے اگرچہ مکتب مین کبھی معلم کے پاس نہین گئے اور الف با بھی استاد کے آگے تختی رکھکر نہین پڑھی تھی لیکن ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ العالم کی بدولت اللہ کی تعلیم کا وہ حصہ پایا کہ زمانہ کے عقلمند شیخ بختیار سے مشکلین اور نکتے حل کرایا کرتے اور جو بات کہتے اللہ بہتر کے قرآن اور رسول (انپر اللہ نے درود بھیجا) کے

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ فرمودند اے بختیار در صحن خانقاہ من چاہے در ہمین مقام میباید شیخ بختیار در حال کلند آوردہ بکاویدن چاہ مشغول شدند چون تمام کاویدہ آب برون آورد حضرت شیخ العالم بر آن آب تکبیر فرمودند و قسمت کردند باز اشارت شد کہ اے بختیار این چاہ را امروز از خاک بیرونی باید انباشت و از خاک این چاہ چبوترہ میباید ساخت شیخ بختیار سبدے بر سر کردند و با نباشتن چاہ مشغول شدند تا آنکہ چاہ تمام ہمدران روز از خاک انباشتہ و پر کردہ و از خاک چاہ چبوترہ بست و ہیچ نپرسید کہ این چاہ را از برائے چہ کاویدند و از برائے چہ انباشتند و این چبوترہ بچہ غرض بستند لاجرم چون در ارادت پیر چنان مستحکم بود از خود فانی و بذات پیر باقی بود اگرچہ در مکتب نزد معلم گاہے نرفتہ گاہے حروف تہجی ہم از اوستاد در تختہ ظاہر نخواندہ بود فاما از دولت پیر دستگیر حضرت شیخ العالم بہرہ مند بعلم اللہ چنان گشت کہ دانشمندان وقت حل مشکلات و معضلات از وے میکردند و او ہرچہ میگفتے از کتاب خدائے تعالے و از احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

احادیث کے خلاف نہ کہتے اور سب عالم اسکا اقرار
کرتے اور انکے حال اور کمال مین حیران تھے جب انکے
ظاہری حالات یہ تھے تو باطنی کیسے ہونگے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز بیٹھے تھے
کہ شیخ بختیار آئے اور سامنے کھڑے ہوکر عرض کیا اے
ہاتھ پکڑنے والے پیر اگر حکم ہو تو یہ غلام سوداگری
کو جائے انھون نے پیشتر بھی کچھ سوداگری کی تھی
اور جو پیدا کرتے ہاتھ پکڑنے والے پیر کے سامنے لاتے
اور ہاتھ پکڑنے والے پیر جو بقدر حصہ کے انکو دیتے
اسی مین بسر کرتے اور اپنا قوت گردانتے الغرض
حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ جاؤ لیکن دریا پار نجائیو
کیونکہ دریاے شور تک اس فقیر کی ولایت کی حد ہے
شیخ بختیار پیر کی اجازت سے روانہ ہوئے اور جہان
جاتے بغیر اجازت ہاتھ پکڑنے والے پیر کی نجاتے
اور جو قدم کہ راہ مین اٹھاتے بغیر اجازت ہاتھ
پکڑنے والے پیر کی نہ اٹھاتے اور جو سانس لیتے
بغیر پیر کی یاد کے نہ لیتے اور ہمیشہ ایک حال مین
آنکھین بند کیے رہتے الغرض جب سوداگری سے
واپس چلے ٹھگون نے خبر پائی کہ انکے پاس
عمدہ اسباب ہے اور یہ جوہری تھے موتی اور
جواہر ہی کی سوداگری کرتے تھے انکے ساتھ ہولیے

بیرون نگفتے و ہمہ علما اعتراف نمودند و در حال
و کمال شیخ بختیار ہمہ علما حیران بودند این حالات
ظاہرش بود و حالات باطنش چہ بودہ باشد

نقل است کہ حضرت شیخ العالم روزے نشستہ بودند
شیخ بختیار آمد و پیش استادہ عرض کرد کہ اے پیر دستگیر
اگر فرمان شود این بندہ در سوداگری رود و اوشان
چیزے سودا ہم کردہ بود و ہرچہ از سودا پیدا
میکردے پیش پیر دستگیر می آوردے و ہرچہ پیر دستگیر
حسب قسمت او را دادے ہمان بسر میبردے
و قوت خود میساختے حضرت شیخ العالم قدس سرہ
فرمودند بروا اما بآنطرف دریا مرو کہ تا دریاے
شور حد ولایت این فقیر ست شیخ بختیار براے
سوداگری باذن پیر روان شد ہر جاکہ میرفتے
بغیر اذن پیر دستگیر نمیرفتے و ہر قدم کہ در راہ
مینہادی و بغیر اذن پیر دستگیر نمیزدے و ہر دم
کہ برآوردے بغیر یاد پیر نمی برآوردے دائم
الاحوال چشم بستہ میماندے الغرض چون از
سوداگری باز گشت قطاع الطریق اطلاع یافتند
کہ براین مرد کالاے نفیس است و این مرد
جوہرے بود سوداے مروارید و جواہر
میکرد ایشان برابرے آمدند

جہان شیخ بختیار اُترتے وہین
وہ بھی اُترتے شیخ بختیارؒ بھی عقلمند اور پختہ تھے
جان گئے کہ یہ ٹھگ ہین میرے پیچھے پڑے ہین
ایک جگہ ایک نانبائی کے یہان اترے وہ بھی
وہین اُترے شیخ بختیارؒ نے کھچڑی پکوائی اور اُسمین
گھی ڈلوایا اور پیالہ دیگچی کے اوپر رکھا اور یہ بہانہ
کرکہ مین بیت الخلا ہوکر آتا ہون وہان سے
روانہ ہوگئے اور وہ کھچڑی اور گھی وہین چھوڑ گئے ٹھگون نے
گھڑی بھر انکا انتظار کیا جب یہ واپس نہ آئے
کہا بھاگ گئے فوراً ٹھگ بھی روانہ ہوگئے پھر یکایک
شیخ بختیار سے جاملے اور باہم مصاحب ہوگئے
پھر شیخ بختیار ایک مقام مین پہنچے اور ایک لونڈی
خریدی اور وہین رہ پڑے ٹھگون نے بھی وہین قیام کیا
اور ایک مدت مقیم رہے ایک روز شیخ بختیار کپڑے
دھونے کے بہانہ نکلے اور لونڈی کو وہین گھر مین
چھوڑکر چل دیے اور ایک رات مین چالیس کوس
کے قریب راہ طے کی صبح کو ایک درخت کے نیچے
بیٹھے اور جی مین کہا کہ مین اتنی مسافت طے کر آیا
ٹھگ مجکو کب پاسکینگے کہ یکایک ٹھگ آپہونچے
اور شیخ بختیار کو پاٹر مین پچھاڑ گلا کاٹنا چاہتے تھے
کہ انھون نے اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر کو یاد کیا

ہر جاکہ شیخ بختیار فرود آمدی ایشان نیز فرود
آمدندے شیخ بختیار ہم مرد عاقل پختہ بود دریافت
کہ ایشان قطاع الطریقند در خیال من شدہ
اند در مقامے بدکان نانپز فرود آمدند ایشان
ہم آنجا فرود آمدند شیخ بختیار دیگ کھچڑی
پزانید و روغن مادہ گاو انداخت و قدح
بالاے آن دیگ داشت و گفت قدرے
مستراح کردہ بیایم و باین بہانہ روان شد
و آن دیگ کھچڑی و روغن ہمچنان گذاشت
ایشان ساعتے نشستہ منتظرش بودند چون
نیامد گفتند از ما فرار نمود شتاب روان شدند ناگاہ
بشیخ بختیار پیوستند بایکدیگر مصاحب شدند بعدہ
شیخ بختیار در مقامے آمد کنیزکے خریدند و خانہ کردہ
ہمانجا ماندند ایشان نیز در آن مقام ماندند روزے
بحیلہ شستن جامہ بیرون آمدند و خانہ کنیزک ہمچنان
گذاشتہ روان شدند متواتر نہ کسی و چہل کردہ در
روز و شب آمدند چون صبح شد زیر درختی نشست
و باخود گفت کہ من چندین کردہ آمدم ایشان کجا بمارسند
ناگاہ بے آگاہ ایشان رسیدند و گرفتند و در زمین
غلطانیدند و میخواستند کہ حلقش ببرند و سر از تن جدا
کنند شیخ بختیار پیر دستگیر خود را یاد کردند

ضرت شیخ العالم عصا ہاتھ مین لیئے ہوئے
رآ پہونچ گئے اور فرمایا اے بختیار مار مار
ٹھگون پر ہیبت چھاگئی اور ان کو چھوڑ کر
لیحدہ کھڑے ہو رہے اور حضرت
شیخ العالم غائب ہوگئے ٹھگون نے پوچھا
ہ کون شخص تھے اور تمھارے کون ہین
شیخ بختیارؒ نے کہا کہ یہ میرا ہاتھ پکڑنے والے
پیر ہین یہ میرے ساتھ رہتے ہین اور مین انکی تقویت
کی وجہ سے دونون جہا مین نہین ڈرتا اور کسی کا خوف
مجھ پر طاری نہین ہوتا۔ ٹھگ حیران رہ گئے اور کہا
تم اسی بل پر اکیلے پھرتے ہو اور نفیس مال کی تجارت
رتے ہو کہ تمھارا پیر ایسا زبردست ہے بعد اسکے ٹھگون نے
نچ تنگہ اپنی جیب سے نکالکر شیخ بختیار کو دیے اور
کہ یہ تنگہ ہماری طرف سے اپنے پیر کے لیے لیجاؤ
ر ہمارا سلام پہونچانا او عذرخواہی کرنا شیخ بختیار
وہ پانچ تنگہ لے لیئے اور روانہ ہوگئے۔ جب
ضرت شیخ العالم کی خدمت مین آئے پہلے وہ پانچون
سامنے رکھے اور تمام ماجرا عرض کیا حضرت شیخ العالم
یا ہان ایسا ہی تھا جیسا تم کہتے ہو۔
قل ہے کہ حضرت شیخ العالم کوٹھے پر حجرہ مین شغل
ر رہے تھے کہ اپنے فرزند حضرت

حضرت شیخ العالم عصا بردست کردہ فی الحال
رسیدند و فرمودند کہ اے بختیار بزن بزن
ایشان ہیبت خوردند و اور اگذاشتہ از وے
جدا شدہ بایستادند حضرت شیخ العالم از پیش نظر
غائب شد بعدہ ایشان پرسیدند این مرد کہ
بود و از آن تو کہ باشد شیخ بختیار گفت کہ این
مرد پیر دستگیر منست برابر من باشد و من بقوت
این مرد در ہر دو جہان خوف ندارم و از ہیچکس
باک نمی آرم ایشان حیران ماندند و گفتند اے
تو ہم بدین قوت تنہا میگردی و سودا ی کالاے
نفیس میکنی کہ پیر تو چنین غالبست بعدہ ایشان پنج تنگہ
از خود کشیدند و شیخ بختیار را دادند و گفتند کہ
این فتوح از جہت پیر خود ببر و خدمت
ما برسانی و عذر ما بخواہی شیخ بختیار آن پنج تنگہ
گرفتہ روان شد چون پیش حضرت شیخ العالم
آمد آن پنج تنگہ اول پیش نہاد و کیفیت
تمام ماجرا شرح کرد حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند آرے ہمچنین بود
چنانچہ میگوئی۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالم بالاے
بام در حجرہ مشغول بودند فرزند خود حضرت

شیخ عارف احمدؒ کو بلایا اور فرمایا جاؤ بختیارؒ کو بلالاؤ حضرت
شیخ المشائخ شیخ عارف احمدؒ شیخ بختیارؒ کے دروازہ
پر گئے اور دستک دی شیخ بختیار اپنی بی بی سے
مقاربت کیا چاہتے تھے مگر فوراً بی بی کو پلنگ پر
چھوڑ کر پڑے ہین اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر کی خدمت مین
چلے آئے اور زمین بوس کر کے غلام کی مانند کھڑے
ہو گئے حضرت شیخ العالم نے فرمایا پھر جاؤ شیخ بختیار
نے زمین بوسی کی اور واپس گئے کہتے ہین کہ شیخ
بختیارؒ مین قوت شہوت بدرجہ کمال تھی یہانتک
کہ بعض وقت اس قوت کے غلبہ سے بیقرار ہو جاتے
واللہ اعلم شاید یہ قوت امتحان کے لیئے ہو کہ وہ
ایسے غلبہ مین فرمانبرداری پر مستقل ہوتے ہین یا نہین
نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالم نے سماع
سنا بعد فراغت سماع کے لونڈی سے فرمایا جاؤ گھر کچھ
کچھ لا کر گویون کو دے لونڈی گھر مین گئی حضرت
کی بی بی نے غصہ کیا اور کچھ ندیا اور کہا جا کہ دے
گھر مین کچھ نہین حضرت شیخ العالم نے گویون سے
فرمایا یہی لونڈی لیجاؤ اسپر بعض مریدون نے
چند تنگہ گویون کو دے کر لونڈی کو چھوڑا لیا۔ حضرت
شیخ العالم جب گھر مین تشریف لیگئے تو لونڈی کو دیکھکر
فرمایا یہ لونڈی کیونکر آگئی مین نہ ہونگا فوراً باہر

شیخ عارف احمد را طلبیدند و فرمودند برو و بختیار را
طلبیده بیار حضرت شیخ المشائخ شیخ عارف احمدؒ بر
شیخ بختیار رفتند و دست زدند شیخ بختیار میخواست
که با زن خود صحبت کند در اثنای آن بود که دخول کند
فی الحال همچنان زن را بر چارپائی گذاشته و جامه
فرو گرفته پیش پیر دستگیر خود آمد و سر بر زمین نهاد و
بنده وار بایستاد حضرت شیخ العالم فرمودند بازگرد
شیخ بختیار سر بر زمین نهاد و بازگشت منقول است
که شیخ بختیار شهوت کمال داشت بحدیکه بعضے وقت
و از غلبهٔ شهوت بیقرار شدے واللہ اعلم
مگر این طلب از جهت امتحان باشد که او در آن وقت
اگر متابعت مستحکم دارد یا نے۔
نقل است که روزے حضرت شیخ العالم سماع کردند
بعد از فراغ سماع کنیزک خود را فرمودند برو از خانه
چیزے بیار مطربان را چیزے بده کنیزک در خانه رفت
اهل بیت حضرت شیخ العالم مزاج گرم کردند چیزے
ندادند و گفتند برو بگو که در خانه چیزے موجود نیست
حضرت شیخ العالم مطربان را فرمودند که همین کنیزک را ببرید
بعضے مریدان چند تنگه داده کنیزک مذکور را از مطربان رها
کنانیدند حضرت شیخ العالم چون در خانه نظر بران کنیزک افتاد
فرمودند چون این کنیزک آمد نخواهم ماند فی الحال از خانه بیرون

تشریف لے آئے اور شیخ بختیار سے فرمایا شیخ بختیار بستر
باندھو کہ مین یہان سے روانہ ہو جاؤن اور سفر کرون
شیخ بختیار نے ہاتھ پکڑنے والے پیر کے حکم سے بستر باندھا
اور دونون بزرگوار روانہ ہو کر شہر اودھ مین پہونچے
اور محلہ شیخ پورہ مین دریا کنارہ فروکش ہوے بعد چہرہ ماہ کے
جب حضرت شیخ العالم کی نظر دریا کنارہ پر پڑی فرمایا
اے بختیار ہمارے قصبہ ردولی مین دریا کنارہ بھی ہے
شیخ بختیار نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے پیر یہ
ردولی نہین اودھ ہے فرمایا اے بختیار ہم اودھ مین
کیون آئے شیخ بختیار نے سب ماجرا عرض کیا حالانکہ حضرت
کو یہ ماجرا کچھ یاد نتھا اودھ کو بھی منظور نفرمایا اور
فرمایا اے بختیار اپنی ردولی کیون چھوڑین فورًا
اُٹھکر روانہ ہوئے اور اپنے مقام مین واپس آکر
مشغول بخدا ہو گئے۔

نقل ہے کہ ایک نورباف موضع آسو دمین رہتا
تھا اور شیخ سماء الدین کا مرید تھا لیکن حضرت شیخ العالم
کی خانقاہ مین کبھی کبھی آکر حضرت کے مریدون مین
رہا کرتا ایک روز حضرت کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور
عرض کی اے مخدوم جو کچھ مین مخدوم کی خانقاہ مین
دیکھتا ہون اپنے پیر کی خانقاہ مین نہین دیکھتا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا اے نورباف وہ امیر ہین نہ کہ درویش

آمدند شیخ بختیار را فرمودند اے شیخ بختیار تکیہ ببند تا
ازینجا بیرون آیم و سفر کنم شیخ بختیار باذن پیر دستگیر
تکیہ بست ہر دو بزرگواران روان شدند و در شہر اودھ
رسیدند در محلہ شیخ پورہ بالاے لب آب قرار گرفتند بعد
انصرام مدت شش ماہ حضرت شیخ العالم را چون نظر بر لب
آب افتاد فرمودند اے بختیار در قصبہ ردولی ہا لب
آب ہم ہست شیخ بختیار گفت ای پیر دستگیر این ردولی
نیست اودھ ہست حضرت شیخ العالم فرمودند
اے بختیار ما در اودھ برائے چہ آمدیم شیخ بختیار
کیفیت تمام عرضداشت کرد حضرت شیخ العالم
را از کیفیت ماجرا ہیچ در خاطر نبود اودھ
ہم منظور نفرمودند و فرمودند اے بختیار رح ما
مقام ردولے خود را برای چہ بگذارم فی الحال خاستند
روان شدند و در مقام خود باز آمدند و مشغول بحق گشتند

نقل است زمانیکہ در موضع اسمو موی بافندہ بود مرید شیخ
سماء الدین بود و او در خانقاہ حضرت شیخ العالم گاہ بیگاہ
می آمدے و ایاں مریدان حضرت شیخ العالم می نشستے و نیکو
روزے زانہ دونہا پیش حضرت شیخ العالم آمدہ بایستاد و عرض
کرد اے مخدوم انچہ در خانقاہ آنحضرت می بینم در خانقاہ پیر خود
نمی بینم حضرت شیخ العالم فرمودند اے حائک
ایشان مولا یگانند نہ درویشان

کیونکہ درویشی اور ہی کام ہے اور امیری اور نور باف
نے کہا اے مخدوم مین انکا مرید نہونگا بلکہ مخدوم کے
مریدون کے سلسلہ مین داخل ہونگا حضرت شیخ العالم
نے فرمایا جاو انکی ٹوپی پھیر دے نور باف نے شیخ
سمار الدین کی خدمتمین جاکر ٹوپی واپس کردی اسپر انکی مریدون نے
اسکو گھوسے مارے اور کہا یہ مرتد ہوگیا الغرض نور باف
وہانسے حضرت شیخ العالم کی خانقاہ مین آکر حضرت کے
غلامون مین داخل ہوگیا اور دن رات خدمت مین
غلامون کی مانند کھڑا رہتا ایک روز نور باف نے
حضرت شیخ العالم کی خدمتمین عرض کیا اے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر اگر حکم ہو تو کعبہ شریف جاؤن حضرت شیخ العالم
نے فرمایا چند روز صبر کر اگر چاہا اللہ بہ تیرے مین
اور تو ایک ساتھ جاینگے نور باف اس ارادہ سے
باز رہا بعد اسکے اور کئی بار نور باف نے حضرت
کی خدمت مین آکر یہی عرض کی حضرت نے ہر بار
وہی فرمایا کہ مین اور تو ہمراہ جاینگے اور نور باف
ہر بار صبر کرتا یہانتک کہ ایک بار سفر کے لیے کمر باندہ
کر حضرت شیخ العالم کے روبرو حاضر ہوا اور عرض کیا
اے ہاتھ پکڑنیوالے پیر اگر حکم ہو تو غلام کعبہ شریف جائے
اور حضرت رسول (انپر اللہ سے رحمت اور سلام
کی زیارت سے فائدہ اٹھائے حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ

کہ درویشی کارے دیگر ست و مولائی کارے دیگر
حائک گفت ای مخدوم ما مرید ایشان نخواہم شد در
سلک بندگی بندگان مخدوم درخواہم آمد حضرت
شیخ العالم فرمودند برو طاقیہ[1] ایشان باز گردان حائک
بر شیخ سمار الدین رفت و طاقیہ باز گردانید بعضے از مریدان
شیخ سمار الدین اورا مشت ہا زدند و گفتند کہ این مرتد
شد الغرض حائک از انجا در خانقاہ حضرت شیخ العالم
آمد و منسلک در سلک بندگان حضرت شیخ العالم
گشت و در خدمت بندہ وار شب و روز استادہ
میبود روزے از روزہا حائک مذکور پیش حضرت
شیخ العالم آمدہ عرض کرد اے پیر دستگیر اگر فرمان شود
این بندہ جانب خانہ کعبہ رود حضرت شیخ العالم فرمودند
چند روز قرار گیر انشاء اللہ تعالے ما و تو یکجا خواہیم
رفت حائک باز ماند بعدہ باز چند کرت عرض کرد حضرت
شیخ العالم ہر بار ہمچنین فرمودند کہ ما و تو برابر خواہیم رفت
او باز میماند تا روزے مستعد شدہ کمر مسافت
بستہ آمدہ عرض کرد اے پیر دستگیر اگر فرمان شود این
بندہ جانب خانہ کعبہ رود و بزیارت حضرت
رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
مستفید گردد حضرت شیخ العالم فرمودند اے

[1] قولہ طاقیہ ٹوپی کی معنی مین ہے ۱۲

نور باف اپنے گھر پھر جا اگر اللہ بر ترسنے چاہا صبح کو
مین وہین آونگا اور ہم اور تو روانہ ہونگے ۔ نور باف
اپنے گھر واپس گیا یکایک آدھی رات کو حضرت
شیخ العالمؒ نے موضع مذکور کے متعلقہ جنگل کے کنارہ لفظ
حق بلند آواز سے ہیبت کے ساتھ کہنا شروع کیا اسنے
جانا کہ حضرت شیخ العالم آگئے فوراً اٹھکر دوڑتا ہوا
آیا اور حضرت شیخ العالم کے ساتھ چلنے لگا گیا دیکھے
کہ تین آدمی اور حضرت شیخ العالمؒ کے آگے جا رہے ہین
انکے پیچھے حضرتؒ اور حضرتؒ کے پیچھے یہ یہانتک کہ
اسیطرح جاتے جاتے موضع انجولیہ مین پہونچکر صبح ہونے
لگی حضرت سے نور باف کو حضرت رسالت پناہ (انپر
اللہ نے رحمت اور سلام بھیجا) کا قدمبوس کرایا اور
عرض کیا یہ بیچارہ ضعیف ہو وہانتک پہونچ نہین سکتا
بعد اسکے نور باف کیا دیکھے کہ کوئی نہین نور باف حیران
رہ گیا اور حضرت شیخ العالمؒ کی خانقاہ مین آیا حضرت نے
فرمایا حضرت محمد مصطفی صلعم کی زیارت کیسی نصیب
ہوئی اسنے کہا ہان ہاتھ پکڑنے والے پیر کی بدولت
حضرت محمد مصطفی (انپر اللہ نے رحمت اور سلام بھیجا)
کی زیارت مجکو میسر ہوئی کہ پابوسی سے مشرف ہوا
حضرت شیخ العالم نے فرمایا تو نے جانا کہ حضرت رسول
صلعم کے پیچھے کون کون تھا نور باف نے کہا نہین

حائک در خانہ خود باز برد و انشاء اللہ تعالی علی الصباح
ما ہمانجا خواہم آمد و ما و تو روان خواہیم شد حائک در خانہ
خود باز گشت ناگاہ حضرت شیخ العالم در نیم شب کنارہ
جنگل موضع مذکور لفظ حق بہیبت زدند و بلند فرمودند
او دانست کہ حضرت شیخ العالم آمدند در حال برخاست
و دوان شدہ آمد برابر حضرت شیخ العالم روان شد
چہ بیند کہ سہ نفر دیگر پیش حضرت شیخ العالم میروند
و پس ایشان حضرت شیخ العالم و بعدہ آن حائک
ہمچنین میرفتند تا موضع انجولیہ رسیدند کہ صبح دمیدن
آغاز کرد حضرت شیخ العالم حائک را گرفتند و در پای
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم انداختند
و گفتند این بیچارہ ضعیف ست تا انجا رسیدن
نمیتواند بعدہ آن حائک چہ بیند کہ ہیچ یکے نیست
حائک حیران شد و در خانقاہ حضرت شیخ العالم
آمد حضرت شیخ العالم فرمودند چگونہ زیارت
حضرت محمد مصطفی حاصل شد او گفت آرے
بدولت پیر دستگیر زیارت حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کردیم کہ بپابوس
مشرف شدم حضرت شیخ العالم فرمودند دانستی
کہ پس حضرت رسول کیان بودند حائک گفت نمیدانم

۱؎ قولہ کیان کاف کدامیہ کی جمع بنائی ہے ۱۲

فرمایا شیخون کے شیخ پرہیزگارون کے مرشد دینی
رہنما حضرت شیخ فرید الحق والدین گنج شکر مسعود تھے
اور انکے پیچھے مشائخ کے بادشاہ حضرت شیخ
نظام الحق والدین اور اسکے پیچھے یہ فقیر

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنی
خانقاہ مین بیٹھے تھے تاتار خان بزرگ
قصبہ ردولی کا مقطع حضرت شیخ العالم
کے حضور مین آکر کھڑا ہوا حضرت نے سر اوٹھاکر
اسکو دیکھا اور فرمایا جہان مین دہ چال چل کہ کچھ
روز تو باقی رہے تاتار خان فوراً زمین پر گرکر بیہوش
ہوگیا تھوڑی دیر بعد جو اسکو لوگون نے زمین سے
اٹھایا اور منہ پر پانی کے چھینٹے مارے یہانتک
کہ ہوش مین آیا اور بعد اسکے ایسا معتقد ہوا کہ
اکثر اوقات اکیلا پیادہ پا حضرت شیخ العالم کے
حضور مین آیا کرتا۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالم اپنی
خانقاہ مین بیٹھے تھے کہ محمد خان نے آکر عرض کیا
ای مخدوم آج سوداگر سات آٹھ سو گھوڑی عربی ترکی لائی
ہین حضرت شیخ العالم رح نے فرمایا جاؤ لو محمد خان نے عرض کیا
روپیہ کہان ہے حضرت شیخ العالم نے پھر فرمایا جاؤ لو محمد خان نے عرض کیا
کہ ای مخدوم روپیہ کہان ہے جب تین مرتبہ یہی عرض کیا حضرت

حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ فرمودند
حضرت شیخ المشائخ مرشد الاتقیا ہادی الاصفیا حضرت
شیخ فرید الحق والدین گنج شکر مسعود قدس اللہ سرہ بودند و
پس ایشان سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الحق والدین
قدس اللہ سرہ بودند و پس ایشان این فقیر بود۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم روزے در خانقاہ خود نشستہ
بودند تاتار خان بزرگ قصبہ ردولی پیش حضرت
شیخ العالم آمد و ایستادہ شد حضرت شیخ العالم سر بر آوردند
و طرف تاتار خان نظر کردند و فرمودند در جہان چنان
رو کہ چند روز بمانی تاتار خان در حال بر زمین افتاد و
بیخود گشت و بعد از زمانے او را از زمین بر داشتند
و آب بر روے او زدند تا از بیہوشی بہوش آمد
و بعد ازان چنان معتقد شد کہ اکثر اوقات
پیادہ پا و تنہا در حضرت شیخ العالم رح
آمدے۔

نقل است کہ روزے حضرت شیخ العالم در خانقاہ خود نشستہ
بودند محمد خان آمدہ عرض کرد کہ اے مخدوم امروز سوداگران
اسپان آوردہ اند ہفتصد ہشت صد اسپ ترکی و تازی آمدہ است
حضرت شیخ العالم رح فرمودند بر دل بستان محمد خان عرض کرد کہ
زر کجاست باز حضرت شیخ العالم فرمودند بر دل بستان باز
محمد خان عرض کرد کہ اے مخدوم زر کجاست چون سہ کرت حضرت

شیخ العالمؒ نے فرمایا اگر نہین ہی تو نہین ہی کہتے ہین کہ
حضرت شیخ العالمؒ نے اُسپر بادشاہی کی نظر ڈالی تھی اور وہ
شاہزادہ نبیسہ سارنگ دملو بادشاہ دہلی کا تھا لیکن چونکہ
اُسکے نصیب تھا حضرت شیخ العالمؒ کے ارشاد کی تعمیل نہ کی
نقل ہے کہ سلیمان شاہ ایک مرد سوداگر حضرت شیخ العالمؒ کا
مرید تھا جب مفلس ہوجاتا اور پونجی نہ رہتی اپنے پیر شیخ العالمؒ
کی خدمت مین آکر اور زمین بوس ہوکر عرض کرتا کہ اے ہاتھ
پکڑنے والے پیر میرے پاس کچھ نہین جس سے تجارت کر کے اوقات بسر
کرون حضرت شیخ العالمؒ فرماتے تنگ کتنا روپیہ مانگتا ہے
سلیمان شاہ نے نقل کیا ہے کہ مین ہر مرتبہ ہاتھ پکڑنیوالے
پیر سے سو روپیہ مانگتا اور کہتا اے ہاتھ پکڑنے والے پیر اگر میرے
پاس سو روپیہ ہون تو دلی اطمینان سے تجارت اور بسر اوقات
کرون حضرت شیخ العالمؒ فرماتے جا تجھے سو روپیہ ملیں پس
مین زمین بوس ہوکر واپس آتا اور یکایک غیب سے
سو روپیہ ملجاتا اور اطمینان خاطر سے تجارت کرتا اور خوش
رہتا اگر مین ہزار بار تمنا کرتا کہ میری پونجی سو روپیہ سے بڑھ جاے
ہرگز نہ بڑھتی ہمیشہ وہی سو روپیہ میری پونجی رہتی -
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ فرماتے تھے جسطرح گاذران
مین خواجہ اسحاقؒ گاذر دلی کا چراغ روشن ہے قیامت تک
روشن رہیگا چنانچہ خواجہ اسحاقؒ اسی مضمون کے مطابق یہ شعر
خود اپنی زبان سے فرماتے تھے

شیخ العالمؒ فرمودند اگر نیست نیست منقولست کہ حضرت
شیخ العالمؒ نظر بادشاہی بر دکردہ بودند و بادشاہزادہ
بنبیسہ سارنگ دملو بادشاہ دہلی بودہ اما چون نصیب
ندا شت امر حضرت شیخ العالمؒ را ہمرون تعمیل نیاورد
نقل است کہ سلیمان مرید سوداگر مرید حضرت
شیخ العالمؒ بود ہر بارہ کہ فقیر گشتی و اورا مال نبودے بر
پیر خود حضرت شیخ العالمؒ آمدے و سر بر زمین نہادہ
عرض کردے کہ اے پیر دستگیر بر من چیزے نیست کہ تجارت گری
کنم و قوت خود سازم حضرت شیخ العالمؒ میفرمودند تنگ خواہ
چہ مقدار کہ میخواہی او گفت کہ من ہر بار از پیر دستگیر
صد تنگہ میخواستم و میگفتم اے پیر دستگیر اگر بر من
صد تنگہ باشد بفراغ خاطر سودا کنم و قوت سازم
حضرت شیخ العالم میفرمودند برو صد تنگہ دادیم
این بندہ سر بر زمین نہادہ باز میگشت ناگاہ صد تنگہ
از غیب میرسیدند و بفراغت سوداگری میکردیم
و خوش میماندیم اگر این بندہ ہزار کرت قصد میکرد کہ مایۂ من
از صد زیادہ شود ہرگز نشدے و ہم ہمین صد تنگہ بر من سرمایہ بودے
نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ میفرمودند چنانچہ
در گاذران چراغ خواجہ اسحاق گاذر دہلی میسوزد
تا روز قیامت خواہد سوخت خواجہ اسحاق بمقتضا
ان معنی این بیت بر زبان خود میفرمود

بیت کا ترجمہ

اگر تمام دنیا میں ہوا کا طوفان ہو
اقبالمندون کا چراغ ہرگز گل نہو

ہم بھی ایک دیگ کھانا پکائین اور قیامت تک مخلوق کھائین
ذرہ بھر اس دیگ سے کم نہو اور اسمین خلق کا بھی فائدہ ہے
بعد اسکے ایک دیگ لائے اور چولھے پر چڑھائی اور آنچ
کر کے کھانا پکایا اور مخلوق کے گذرگاہ پر رکھدی جو کوئی آتا
اسکا کھانا کھاتا اور کم نہوتی تین روز آیندہ روندہ نے سیر ہوکر
اس سے کھانا کھایا اور دیگ بھری کی بھری رہی بعد اسکے
اپنے جی مین یہ مخاطرہ فرمایا کہ لے احمد دنیا مین مشہور ہو جائیگا
کہ احمد ایسا بزرگ ہے اور شہرت آفت ہی جس سے سب رضامند
ہوتے ہین اور گمنامی راحت ہے جس سے کوئی رضامند
نہین ہوتا اے احمد بندے خدا کے ہین وہ سب کا رزق
دینے والا ہے بڑا ہے جلال اسکا وہ جانے اور اسکے بندے
تو اس فکر سے یکسو ہو اور دل کے گھوڑے کو وسیع میدان
دور سونپا مین لگے اپنا کام اللہ کو سکے جولان دے اور اپنے
آپ کو اپنے آپ سے اور اپنے کام سے یکسو کر اور اس نام و
نشان کی ہستی سے فنا ہو جا اور ملک کے مالک کی ذات
کی ہستی ہین کہ دائم ہوگا ملک اسکا بغیر کسی نشان کے
جا حضرت شیخ العالم نے یہ خطرہ اپنے جی مین پختہ کرلیا اور
فوراً تکبیر حق کے طالبون کو فقر پڑھنے کی فرمائی اور دیگ

بیت

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

ما نیز دیگ از طعام بپزیم فنا انقراض عالم خلق بخورند
ہیچ ازان دیگ کم نشود و درین فائدہ خلق ہم ہست
بعدہ دیگے آوردند بر دیگدان نہادند و آتش کردند
طعام دران دیگ بپختند بعدہ آن دیگ را درمیان
رہگذر خلق داشتند ہر خلق کہ مے آمدند و میرفتند
طعام ازان دیگ میخوردند ہیچ نقصان نمیشد تا سہ
روز خلق آیندہ و روندہ طعام ازان باسیری میخوردند
و دیگ ہمچنان پر میماند بعدہ در خاطر خود
ہمچنین گذرانیدند کہ اے احمد در عالم شور خواہد شد
کہ احمد چنین شیخ است والشہرۃ آفۃ کل یرضی منہا
والخمول راحۃ لا یرضی منہا احد اے احمد بندگان
خدا اند و رزاق مطلق است جل جلالہ او داند و بندگان
او داند تو ازین میان بیرون آئی و اسپ خاطر را
در میدان وسیع و افوض امری الی اللہ جولان نمائی
و خود را از خود و از کار خود بیرون آری و از ہستی
این نام و نشان فانی شود در ہستی ذات مالک الملک
لا یزال ملکہ بے نشانی از و حضرت شیخ العالم این خطرہ را
در دل مقرر کردند بہ جمال تکبیر برآمدند فقر طالبان حق ادا فرمودند دیگ

مذکور زمین پر دے ٹپکی کہ ٹوٹ گئی ۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ فرماتے تھے بھکھر سے بنڈوہ تک میں پہونچا کسی مسلمان سے ملاقات نہوئی لیکن اودھر مین آدھا مسلمان ایک بچہ ملا اور یہ اشارہ شیخ جمال گوجری کی طرف فرمایا (ان پر اللہ کی رحمت) اور فرماتے کہ منصور بچہ تھا تاب نلایا اور بھید کھولدیا بعض مرد ایسے ہین کہ سمندر کے سمندر پی جاتے ہین اور ڈکار نہین لیتے اور فرماتے تھے کہ نظامیؒ بچہ تھا جسنے یہ شعر کہا بیت کا ترجمہ

نیکون کی صحبت دنیا سے دور ہو گئی

شہد کی مکھی کا گھر بھڑ کا چھتا ہو گیا

چونکہ صحبت حضرت محمد مصطفےٰ (ان پر اللہ نے رحمت وسلام بھیجا) کی جیسی صحابہ کے لیے تھی ویسی ہی اب بھی حال والون اور صاحب دلی کی راہ کے دوستون کے لیے ہے (یہ اللہ کا فضل ہے جسپر چاہے کرے اور اللہ بڑے فضل والا ہے)

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ سب بزرگ پیرون کے درجے قرار دیتے اور فرماتے کہ فلان فقیر یہانتک پہونچا فلان یہان تک اور فلان کا یہ درجہ تھا اور فلان اس درجہ پر پہونچا کیا خوب کمال اور کیا خوب جمال کہ ابتک کوئی فقیر اس بلند مرتبہ کا اور صاحب تصرف نہین ہوا ہے (یہ اللہ کا فضل ہے

مذکور بر زمین زوند تا بشکست ۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم میفرمودند کہ از بھکھر تا پنڈوہ رسیدم ہیچ مسلمانی ملاقات نشد الا کہ در آن دیار یک بچہ نیم مسلمانے واین اشارت بر شیخ جمالی گوجری کردند و میفرمودند کہ منصور بچہ بود طاقت نیاورد اسرار بیرون زد بعضے مرد اند کہ دریا ہا نوش میکنند و آروغ نمیزنند و میفرمودند کہ نظامی بچہ بود کہ این بیت گفت ۔

بیت

صحبت نیکان ز جہان دور گشت

خان عسل خانۂ زنبور گشت

کہ صحبت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ صحابہؓ را بود ہمچنین حالا ہم صاحبان حال و محبان راہ ذو الجلال را ہست ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ مقامات ہمہ پیران بزرگ را تعین میکردند و میفرمودند کہ فلان درویش تا اینجا رسید و فلان تا اینجا و فلان را این مقام بود و فلان بدین منزل رسید زہے کمال و زہے جمال کہ تا غایت ہیچ درویش بدین علو مرتبہ و صاحب تصرف نشدہ است ذٰلک فضل اللہ

جسپر چاہے کرے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ؀

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالم ایک دیوار
اُٹھاتے تھے اور اس دیوار پر سوار تھے شیخ جمال
گوجری کا اس کوچہ مین گذر ہوا فرمایا کہ یہان ولی کی
بو آتی ہے کھڑے ہو گئے کسی نے کہا یہان حضرت
شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق رہتے ہین شیخ جمال الدین
گوجری حضرت شیخ العالم کے پاس گئے حضرت
شیخ العالم اس دیوار پہ سوار تھے شیخ جمال الدین
گوجری نے کہا حضرت مخدوم یہ دیوار جنبش کرے
اور چلے حضرت شیخ العالم نے فرمایا کیا عجیب ہے
وکیسا دشوار ہے بعد اسکے حضرت شیخ العالم نے
جسطرح گھوڑے کو چلاتے ہین دیوار کو چلایا فورًا
دیوار نے جنبش کی اور چل نکلی بعد اسکے حضرت
شیخ العالم نے فرمایا بابا جمال اس گھوڑیا کو چلاؤ ہر چند
شیخ جمال نے گھوڑیا کو چلایا گھوڑی پیچھے ہی ہٹتی تھی
آگے نہ بڑھتی اور نہ چلتی شیخ جمال پر دہشت چھاگئی
کہ کس شیر سے سامنا پڑا لیکن باطن کی نظر سے حضرت
شیخ العالم نے انکو امان دے رکھی تھی ورنہ معاملہ
خطرہ سے خالی نہ تھا ۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز بیٹھے تھے
بہرام سامنے کھڑے تھے حضرت شیخ العالم نے فرمایا

یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔

نقل است کہ روزے حضرت شیخ العالم دیوارے
برمے آوردند و بالاے آن دیوار سوار بودند
شیخ جمال گوجری را دران کوچہ گذر افتاد فرمودند
کہ اینجا بوے ولی می آید استادہ شدند کسے گفت
کہ اینجا حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ
روحہ میمانند شیخ جمال الدین گوجری بر شیخ العالم
رفتند حضرت شیخ العالم بالاے آن دیوار سوار
بودند شیخ جمال الدین گوجری گفتند حضرت مخدوم
این دیوار بجنبد و روان شود حضرت شیخ العالم
فرمودند چہ عجب و چہ دشوار ست آنگاہ حضرت
شیخ العالم چنانچہ مرکب را میجنبانند ہمچنان دیوار را
جنبانیدند در حال دیوار جنبید و روان شد بعدہ
حضرت شیخ العالم فرمودند بابا جمال این مادیان
بجنبانید ہر چند کہ شیخ جمال مادیان را زدند پس میگشت
و پیش نمیرفت و روان نمیشد شیخ جمال را
دہشت گرفت کہ بکدام شیر دچار افتادہ اما بنظر
باطن حضرت شیخ العالم امان دادہ بودند ورنہ بخطرہ
نبودہ است ۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ روزے
نشستہ بودند بہرام پیش استادہ بود حضرت شیخ العالم فرمودند

اے بہرام مجھ سے مانگ جو چاہتا ہو کیونکہ مجکو صاحب
جلال کی درگاہ مین کامل درجہ کی ولایت حاصل ہے
بہرام کہتے ہین مین نے کچھ نہین کہا اور خاموش رہا پھر
حکم ہوا اے بہرام مانگ جو چاہے جب تک کہ کوئی
نہین آیا ہے بہرام کہتے ہین مین پھر خاموش رہا پھر
حکم ہوا اے بہرام جو چاہے مانگ کہ مجکو دو جہان کی
ولایت حاصل ہے جب تک کہ کوئی نہین آیا ہے
مانگ بہرام نے نقل کی کہ تین مرتبہ ہاتھ پکڑنیوالے
پیر نے فرمایا مین نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر مانگتا ہون اگر پاؤن پھر حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہے
بہرام کہتے ہین مین نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر مین گھوڑا نہین مانگتا روپیہ نہین مانگتا اور دنیا
مطلب نہین رکھتا آخرت کی طرف توجہ نہین کرتا
مجکو اصلی مقصد عنایت فرمایئے اور اللہ کے
سوا کا خیال دور کیجیے اور خدا تک پہونچایئے
اور جسکا وعدہ کل کا ہے آج ہی دلوا دیجیے
حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے بہرام تو نے وہ
چیز مانگی جو دے نہین سکتے کہ ہر کسی کا مرتبہ نہین ہے
اور کوئی نہ دے سکیگا و مین نے یہ حکایت خود
بہرام کی زبانی سنی ہے اور انکو اسی برس کا
بوڑھا دیکھا ہے وہ کہتے تھے اور افسوس کرتے تھے

بہرام بخواہ از من آنچہ خواہی کہ مرا در حضرت ذوالجلال
ولایت بر کمالست بہرام مذکور میگوید کہ من ہیچ
نگفتم و ساکت ماندم باز فرمان شد اے بہرام بخواہ
آنچہ میخواہی مادام کہ کسے نیامدہ است باز او میگوید
کہ من ہمچنان ساکت ماندم باز فرمان شد کہ اے
بہرام بخواہ آنچہ میخواہی کہ بر من ولایت دو جہانست
مادام کہ کسے نیامدہ است بخواہ بہرام گفت کہ سہ
کرت پیر دستگیر فرمودند من عرض کردم کہ اے
دستگیر میطلبم اگر بیابم باز فرمان شد بطلب چہ میطلبی
بہرام میگوید کہ عرض کردم اے پیر دستگیر اسپ
نمی طلبم و زر نمیخواہم و بدنیا مطلوب ندارم و
باخرت سر فرو نمی آرم مرا مطلوب حقیقی سپار
و رقم ماسوی اللہ بردار و بخدا برسان
و آنچہ وعدہ فرداست نقد وقت من گردان
حضرت شیخ العالم فرمودند اے بہرام تو چیزے
خواستی کہ نتوان داد کہ در خور ہر کسے نیست
و کسے نتواند داد و من این حکایت از زبان
بہرام مذکور شنیدہ ام و او را پیر
ہشتاد سالہ دیدہ ام و او میگفت و تاسف میکرد

ے قولہ سر فرو نمی آرم الخ سر بچیزے فرو آوردن اس
چیز کی طرف توجہ اور اوسکی پروا نام

اور حسرت کہاتے تھے کہ اگر یہ تمام زمانہ کا نصیب
در مردود نکما اُسوقت ہاتھ پکڑ لے والے پیر سے
اب لیتا خواہ دنیا سے خواہ آخرت سی تو ہوتے
یہ تنگی کا زمانہ فراغت سے گذارتا اور پوری امید اور
بڑی پناہ ہاتھ آتی اور مقصد حاصل کرلیتا۔
نقل ہے کہ ایک روز برہان روبرو شیخ العالم
کے کھڑے تھے فرمایا اے برہان دنیا لوگے شیخ برہان نے
کہا دنیا کی چیز میرے کام نہ آئیگی پھر حضرت شیخ العالم
فرمایا علم لوگے شیخ برہان نے کہا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر ہم بوڈھے ہوئے کب پڑھونگا حضرت شیخ العالم
فرمایا یہ نہیں بغیر پڑھے اور بغیر محنت کیے ابھی کھڑے
کھڑے پڑھ لو شیخ برہان نے کہا اے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر علم میرے کام نہ آئیگا حضرت شیخ العالم نے فرمایا
دین لوگے شیخ برہان نے عرض کیا یہ بھی کچھ کام آئیگا
مجکو اللہ کا جمال چاہیئے کیونکہ میرا دل بغیر اللہ کے
دیکھے شگفتہ نہوگا حضرت شیخ العالم نے سکوت فرمایا
اور اپنے کام مین مشغول ہوگئے۔
نقل ہے کہ مخلص بہرام کے باپ فیروزشاہ کے
غلامون مین تھے حضرت شیخ العالم کی خدمتمین آیا کرتے
اور ہمیشہ صبح اور شام کا کہانا لاتے حضرت شیخ العالم
انکا کہانا خرچ فرماتے اور کچھ نہ پوچھتے کہ تم کون ہو

وحسرت میخوردند کہ اگر این محروم روزگار مردود
تا بکار آنوقت از پیر دستگیر چیزے اختیار میکردی
از دنیا خواہ از آخرت تا امروز این روزگار
مضیق را بوسع میگذرانیدے و رجاے تمام
و پناہ عظام بر دست می‌آوردی و مقصود حاصل کردی
نقل ست کہ روزے شیخ برہان
پیش حضرت شیخ العالم استادہ بودند حضرت
شیخ العالم فرمودند برہان دنیا خواہی
گرفت برہان گفت چیز دنیا بکار من نیاید
باز حضرت شیخ العالم فرمودند علم خواہی گرفت
باز شیخ برہان گفت اے پیر دستگیر ما پیر شدیم علم کی
توانیم خواند حضرت شیخ العالم فرمودند ہمچنین
بے خواندن و بے رنج کشیدن اینک الساعہ بخوان
شیخ برہان گفت اے پیر دستگیر علم بکار من نیاید
باز حضرت شیخ العالم فرمودند دین خواہی گرفت
باز شیخ برہان گفت این ہیچ مرا بکار نیاید مارا جمال اللہ
بباید کہ دلم جز بمشاہدہ حق نکشاید حضرت
شیخ العالم ساکت شدند و در کار خود مشغول گشتند
نقل ست کہ مخلص پدر بہرام از بندگان فیروزشاہ بود بخدمت
حضرت شیخ العالم می‌آمد و مدام طعام صبح و شام می‌آورد حضرت
شیخ العالم طعام او خرچ میفرمود و از شیخ نمی‌پرسیدند کہ تو کیستی

اور کہاں کی ہو کس لیے آتے ہو جب چھ مہینے گذر چکے
مخلص نے اپنے جی مین کہا اے مخلص تو نے چھ مہینہ اس
فقیر کی خدمت کی کبھی تجھ سے نہ پوچھا کہ تو کون ہی کیا
مقصد رکھتا ہے اگر مین اتنی مدت ایک پتھر کی خدمت کرتا
تو مقصد حاصل ہو جاتا اور یہ کہتے ہوے اپنے گھر
واپس آئے حضرت شیخ العالم بھی انکے پیچھے پیچھے انکے
دروازہ پر پہونچے اور دستک دی مخلص کی لونڈی
باہر آئی حضرت شیخ العالم نے فرمایا جا کہدے کہ احمد دروازہ
پر کھڑا ہے لونڈی گئی مخلص نے پوچھا کون ہے لونڈی نے
کہا وہ فقیر ہین جنکے پاس تم ہر روز جاتے تھے مخلص
فوراً دوڑے اور قدمبوس ہوے حضرت شیخ العالم نے
فرمایا تو نے آج میرا گلہ کیا مخلص نے کچھ جواب نہ دیا
اور فوراً حضرت شیخ العالم کو اپنے گھر مین لیگئے اور کھانا
سامنے رکھا کھانا کھانے کے بعد حضرت شیخ العالم روانہ
ہوگئے اور اپنی خانقاہ مین آئے مخلص بھی ہمراہ آئے
اور باہم بیٹھے حضرت شیخ العالم نے فرمایا کوئی اولاد
بھی رکھتے ہو مخلص نے عرض کیا ہان ایک بیٹا ایک بیٹی ہے
حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے مخلص جا وجب تک انکی
شادی نکرو اور ٹھکانے نہ لگاؤ میرے پاس نہ آؤ
مخلص نے عرض کیا بہت خوب اور رخصت ہو کر
واپس آئے اور شادیوں کی فکر مین رہے اور چند روز مین

و از کجا ای و بچہ کار می آئی چون مدت شش ماہ بر آمد مخلص
در خاطر خود کرد ای مخلص شش ماہ خدمت این فقیر کردی
ہیچ ترا نپرسید کہ کیستی و چہ مطلوب داری اگر چندین مدت
خدمت سنگے میکردی مقصود حاصل می آوردی
و باز گشت در خانہ رفت حضرت شیخ العالم عقب
او بر در او رفتند و دستک زدند کنیزک او
فی الحال بیرون آمد حضرت شیخ العالم فرمودند
برو بگو کہ احمد بر در ایستادہ است کنیزک رفت
مخلص پرسید کہ کیست وگفت آن درویش کہ شما روزانہ
بروے میرفتی مخلص در حال بدوید و پابوس کرد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ فرمودند تو
امروز از ما گلہ مند شدی او ہیچ نگفت و شتابان
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ را درون خانہ
خود برد و طعام پیش آورد و بعد از خوردن طعام
حضرت شیخ العالم روان شدند و در خانقاہ خود
آمدند مخلص ہم ہمراہ شیخ العالم آمد بیکدیگر نشستند حضرت شیخ العالم
فرمودند از فرزندان ہم چیزے داری مخلص عرض
کرد آرے یک پسر یک دختر دارم حضرت شیخ العالم فرمودند
اے مخلص برو تا ایشان را کدخدا نکنی و جاگیر نگردی
بر من نیائی مخلص اعتراف کرد و رخصت شدہ بخانہ رفت
در خیال جاگیر کردن فرزندان شد میان چند روز

دونون کی شادی کرکے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت مین
جاکر زمین بوس ہوئے اور کھڑے ہوکر عرض کیا اے
ہاتھ پکڑنے والے پیر ہمین نے دونون فرزندون کا
ٹھکانا کردیا اور شادیان کردین حضرت شیخ العالمؒ نے
فرمایا قریب آؤ مخلصؒ دوڑکر گئے اور بیٹھے حضرت
شیخ العالمؒ نے اپنے سامنے ایک گڑھا زمین مین کھودکر
اسمین پانی ڈالا اور اس پانی مین چھوٹی کنکریان ڈالین
اور فرمایا اے مخلصؒ یہ کنکریان اس پانی سے نکال
ڈالو مخلصؒ نے کنکریان نکالکر حضرتؒ کے روبرو
رکھدین حضرتؒ نے تھوڑی مٹی اس پانی مین ڈالکر فرمایا
اے مخلصؒ جسطرح کنکریان نکال لی تھین یہ مٹی بھی نکال لو
مخلصؒ نے پانی مین ہاتھ ڈالا جب کچھ ہاتھ نہ آیا عرض کیا
اے ہاتھ پکڑنے والے پیر مجھے کچھ نہین ملا حضرت
شیخ العالمؒ نے فرمایا اے مخلصؒ اگر تو چاہتا ہے کہ معبود کی
درگاہ مین معشوق کی طلب کے لیے مقصود کے سمندر
مین جا پہونچے تو اسی مٹی جیسا ہوجا کہ اپنا نام و نشان
گم کردے اور اپنی ہستی سے علحدہ اور اللہ کی ذات
مین فانی اور اسکے بقا مین باقی رہ ورنہ جا کیونکہ یہ کام مردون
کا کام ہے نہ کہ مخنثون کا (اور جنگی لوگ اور مین اور
قصعہ اور سریہ کے لوگ اور ہین) بہرحال چونکہ مخلصؒ
ازل کے خالص تھے اور ابد کی خصوصیت رکھتے تھے

ہر دو را کار خیر کرده و او بحضرت شیخ العالمؒ
آمده سر بر زمین نهاد و استاده شده عرض کرد
اے پیر دستگیر هر دو فرزندان را جاگیر نمودیم
و تزویج کرده داد یم حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
نزدیک بیا او دویده آمد و نشست حضرت
شیخ العالمؒ پیش خود گوی در زمین کاویدند و آب
در وانداختند و درمیان آب گوی مذکور سنگریزه‌ها
خرد انداختند و فرمودند ای مخلصؒ این سنگریزه‌ها
ازین آب بیرون آر مخلصؒ آن سنگریزه مذکور از آب
کشیده پیش حضرت شیخ العالمؒ نهاد حضرت
شیخ العالمؒ قدرے گل در وانداختند و فرمودند
اے مخلصؒ چنانچه او را کشیدی این را نیز بکش مخلص
دست در آن آب انداخت هیچ نیافت عرض
کرد اے پیر دستگیر هیچ نمیابم حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
اے مخلصؒ اگر میخواهی که در حضرت معبود بطلب
مطلوب در دریاے مقصود برسی همچنین شوی
که نام و نشان خود گم کنی و از هستی خود برخیزی و در هستی
حق فنوی و ببقاے حق باقی گردی آنگه بر ما بیا و در
خانقاه من بباش و الا برو که این کار کار مردانست
نه کار مخنثان للحرب جال وللقصعة والسرية جال
بهرحال چون مخلصؒ خالص ازل بود خصوصیت ابد داشت

پوری اخلاص کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور پیروی کی کمر مضبوط
باندھی اور اللہ تعالیٰ کے ولیون سے ایک ولی ہو گئے
یہانتک کہ حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا مخلصؒ اللہ تعالیٰ کے
ولیون مین ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنی خانقاہ
مین بیٹھے تھے مخلص سامنے کھڑے تھے کہ میان اللہ
دو دیوانہ اس گلی مین آئے اور حضرت شیخ العالم
کی دیوار کے نیچے سے ہو کر گذرے اور چند قدم
چلکر حضرت کی طرف متوجہ ہو کر کچھ دیر کھڑے رہے
بعد اسکے چلے گئے مخلص نے حضرت شیخ العالم سے
عرض کیا کہ اے ہاتھ پکڑنے والے پیر اللہ دو دیوانہ دیر
تک سامنے کھڑے رہے اور ہاتھ پکڑنے والے پیر نے
کچھ نفرمایا کہ بیٹھو یا جاؤ بہرام مخلص کے فرزند بھی ہان
حاضر تھے یہ کہتے ہین ہم کو تعجب ہو گیا اور اپنے جی مین
کہا کہ یہان اللہ دو دیوانہ کہان ہین بعد اسکے جب ہم
خانقاہ کے باہر نکلے تو تحقیق ہوا کہ اللہ دو دیوانہ
اس گلی مین آئے تھے اور کچھ دیر حضرت شیخ العالم کی
طرف متوجہ رہکر رستہ مین کھڑے رہے تھے۔

نقل ہے کہ ایک روز مخلص حضرت شیخ العالم کے
سامنے آئے اور عرض کیا کہ اے پیر میرا لباس پورانا
ہو گیا ہے مین چاہتا ہون کہ نیا لباس پہنون اور

باخلاص تمام بایستاد و کمر متابعت مستحکم بست
و ولیے از اولیاء خداے تعالے گشت تا حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند کہ مخلصؒ ولیے از اولیاے
خداے تعالے است۔

نقل است کہ روزے حضرت شیخ العالم در خانقاہ
خود نشستہ بودند مخلص پیش استادہ بود میان
اللہ دو دیوانہ در آن کوچہ گذر کرد و زیر دیوار
حضرت شیخ العالمؒ بگذشت مقدارے راہ
رفت و طرف حضرت شیخ العالم متوجہ شد
و دیری استادہ بود بعدہ روان شد مخلص
بحضرت شیخ العالم عرض کرد اے پیر دستگیر اللہ
دو دیوانہ دیرے پیش استادہ بود پیر دستگیر
ہیچ نفرمودند کہ بنشین یا برو بہرام پسر مخلص ہم در آنجا
حاضر بود میگوید کہ ما متعجب شدیم و در خود گفتیم کہ
اینجا اللہ دو دیوانہ کجاست بعدہ چون بیرون
خانقاہ رفتیم تحقیق شد کہ اللہ دو دیوانہ درین
کوچہ گذر کردہ و دیرے جانب حضرت شیخ العالم متوجہ
شدہ در راہ استادہ بود۔

نقل است کہ روزے مخلص پیش حضرت
شیخ العالم آمد و عرض کرد کہ اے پیر جامۂ من کہنہ
شدہ است میخواہم کہ جامۂ نو بپوشم و

اس دنیا سے سفر کرون حضرت شیخ العالم نے فرمایا
تھوڑے دنون توقف کرو ہم تم ایک ساتھ جائینگے
پھر دوسرے روز جاکر یہی عرض کیا اور پھر حضرت شیخ وہی
جواب دیا پھر تیسرے روز عرض کیا اور وہی جواب
ملا آخر مخلص نے اپنے فرزندون کو یون وصیت کی
کہ اے لڑکو میرا یہ آخر وقت ہے مین دنیا سے سفر کیا
چاہتا ہون ایسا نہو کہ تم میرے ہاتھ پکڑنے والے
پیر کو میرے مرنے کی خبر کرو بلکہ مجکو لیجاکر دفن کر دیجیو
کیونکہ میرا ہاتھ پکڑنے والا پیر ایسا بزرگ ہے جسکے
کمال اور جمال کی انتہا نہین وہ انتہا درجہ کا غلبہ والا
اور حد کا جذبہ والا ہے ایسا بزرگ ہے جسکا حکم دونون
جہان مین جاری ہے کوئی اسکا مرتبہ نہین جانتا نہ پہچانتا
ہے مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مجکو مرتے ہی جلد لیجاکر زمین
مین دفن کر دیجیو کیونکہ اگر میرے پیر کی درگاہ مین
خبر کروگے تو میرے ہاتھ پکڑنے والے پیر مجکو جانے
نہ دینگے بہرام کہتے ہین مین نے جی مین کہا کہ یہ خدائی کا
دعوی کرتے ہین دیکھون جو میرے باپ نے کہا صحیح ہے یا نہین
غرض مخلص وصیت کرکے چارپائی پر لیٹے اور آہستہ آہستہ
چادر تانی یہانتک کہ تمام جسم چادر مین ڈھانپ لیا اور انکی
روح کی چڑیا جسم خاکی کے پنجرہ سے اڑکر آخرت کے
آشیانہ مین پہونچی اور فانی گھر سے باقی گھر مین پہونچی

از ین جہان سفر کنم حضرت شیخ العالم فرمودند چند روز
توقف کن ما و تو یکبارگی خواہیم رفت باز دوم
روز رفت و عرض کرد باز ہمچنین جواب فرمودند
بار سوم روز رفت ہمین جواب فرمودند باز
مخلص بر فرزندان خود وصیت کرد و گفت
کہ اے فرزندان من این وقت من آخر ست
میخواہم کہ ازین جہان سفر کنم نباید کہ شما پیر دستگیر
مرا از موت من خبر کنید و باید کہ در حال مرا ببرند
و دفن کنند کہ پیر دستگیر من شیخی است کہ کمال او را
نہایت نیست و جمال او را غایت نہ شیخیست
نہایت غالب و اصلیست نہایت جاذب و مالکیت
کہ در ہر دو جہان فرمان او نافذ ست کسے قدر او نمیداند
نمیشناسد من شما را خبر میکنم کہ مرا بعد از موت من
فی الحال ببرید و در زیر زمین بسپارید کہ چون در حضرت
پیر ما خبر خواہید کرد پیر دستگیر من مرا رفتن نخواہند
داد بہرام میگوید ما در خاطر کردیم کہ ایشان مگر دعوی
خدائی میکنند ببینم کہ تا ہمین کہ پدرم میگوید راستست
یا نہ الغرض مخلص بعد از فراغ وصیت بر چارپائی غلطید
و چادر آہستہ آہستہ بر کشید تا خود را تمام پوشید مرغ جان انش
از قفس قالب خاکی اش بر پرید و بعالم آخرت
بپرید و از دار فنا بگذشت و بدار بقا پیوست

ہم لوگ متعجب اور حیران رہ گئی کہ یہ کیسی جوانمرد لوگ ہین
اور اپنی پروردگار کی درگاہ سے کیسا معاملہ رکھتے
ہین بہرام کہتے ہین حضرت شیخ العالم اپنی خانقاہ مین بیٹھی
تھی کہ مین نے جاکر خبر دی ای پیر ہاتھ پکڑنے والے
میرے باپ مخلص نے دنیا سے سفر کیا حضرت شیخ العالم
نے اٹھکر کفش پہنی اور مخلص کے پاس آئے اور اسکے
سر سے چادر ہٹاکر بلند آواز سے فرمایا ای مخلص ای مخلص
ای مخلص اور اسقدر بلند آواز سے فرمایا کہ بعض اور
لوگون نے بھی سُنا اور آکر جمع ہو گئے اور ماجرا دیکھا حضرت
شیخ العالم کے گھر والے بھی دوڑے آئے اور فرمایا آپ کیا
کر رہے ہین مخلوق خدا کہیگی کہ شیخ احمد عبدالحق مردون
کو زندہ کرتے ہین اور آخر کار فتنہ برپا ہوگا الغرض حضرت
شیخ العالم نے قریب چالیس پچاس مرتبہ کی انکا نام
مخلص مخلص مخلص فرمایا اور آخرت کے عالم سے دنیا مین
بلالیا یہانتک کہ فوراً اٹھکر حضرت شیخ العالم کے قدم
پکڑ لیے اور اپنا سینہ پیٹتے اور کچھ کلام نکرتے۔ تھم جب
حضرت شیخ العالم اپنی خانقاہ مین واپس آئے مخلص نے
یہ کہنا شروع کیا کہ اے میرے فرزندو آخر تمنے میرے
پیر کو خبر کر دی اور میری وصیت پر عمل نکیا ای بہرام
اب میرے پیر کی خدمت مین جاکر عرض کر کہ مخلص عرض کرتا
مجکو دنیا سے سفر کی اجازت ہو کہ عالم آخرت کو جاؤن بہرام

ما در تعجب شدیم و حیران ماندیم کہ ایشان چہ مردانند
و چہ کار و بار در حضرت پروردگار خود دارند بہرام
میگوید کہ حضرت شیخ العالم در خانقاہ خود نشستہ
بودند من رفتم و خبر کردم کہ اے پیر دستگیر پدرم
مخلص از جہان سفر کرد و رحلت پیوست حضرت
شیخ العالم برخاستند و کفش در پاے کردند و بر مخلص
آمدند و چادر از سرِ وے برداشتند و بگوش او باواز
بلند فرمودند اے مخلص اے مخلص اے مخلص بنوعے
کہ بعضے خلق نیز بشنیدند و حاضر آمدند و معاینہ
کردند و اہل بیت حضرت شیخ العالم دویدہ آمدند
و فرمودند کہ شما این چہ میکنند خلق خدا خواہد گفت
کہ شیخ احمد عبدالحق مردگان را زندہ میکنند و آخر
فتنہ خواہد خواست الغرض حضرت شیخ العالم
قریب چہل و یا پنجاہ کرت باواز بلند بگوش او
مخلص مخلص مخلص فرمودند و او را از آن عالم درین
عالم آوردند تا او در حال برخاست دست در پاے حضرت شیخ العالم
نہاد و بر سینہ خود دست میزد و ہیچ سخن نمی گفت حضرت شیخ العالم
بازگشتند و در خانقاہ خود آمدند بعدہ مخلص آغاز کرد
اے فرزندان من مگر شما پیر مرا خبر کردید بر وصیت
من عمل نشود ید اکنون ای بہرام برو بہ پیرم بگو کہ مخلص
عرض میکند مرا فرمان شود تا ازین جہان سفر کنم و بآخرت روم بہرام

سکتے ہین کہ مین ہاتھ پکڑنے والے پیر کی خدمتمین گیا
اور جو کچھ باپ نے عرض کرایا تھا عرض کیا فرمایا اے
بہرام جا اُنسے کہدے کہ چندروز صبر کرو مین اور تم ایکساتھ
سفر کرینگے بہرام کہتے ہین مین نے باپ سے آکر کہا کہ ہاتھ پکڑنیوالے
پیر فرماتے ہین اے مخلص چندروز ٹھہرو ہم تم ساتھ سفر
کرینگے مخلص نے کہا اے بہرام پھر جا اور میرے پیر سے
عرض کر مخلص کہتا ہے مین نہین رہ سکتا مجھمین طاقت
نہین میری مدت پوری ہو چکی مجکو اجازت ملے کہ سفر
کرون اور عالم آخرت کو جاؤن بہرام واپس گئے اور جو مجھے
باپ نے کہا تھا حضرت شیخ العالم سے عرض کیا پھر حکم ہوا کہ بہرام
جاؤ مخلص سے کہو کہان جاؤگے مجھکو بتاؤ تاکہ مین بھی وہان
آؤن بہرام پھر اپنے باپ پاس آئے اور جو کچھ حضرت شیخ العالم نے
فرمایا تھا کہا مخلص نے کہا اے بہرام پھر جا اور میرے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر کے حضور مین عرض کر مخلص کہتا ہے ہاتھ پکڑنیوالے پیر جانتے ہین کہ آنا جانا
کہین بھی نہین ہے فقط ایک مقام سے دوسرے مقام مین نقل کرنا ہے اور
ظاہر جگہ سے ایک پردہ مین اور ایک پردہ سے ظاہر مقام مین اور
ایک لباس سے دوسرے لباس مین اور پورانے سے نئے مین
اور نئے سے پورانے مین اب ہمکو طاقت نہین رہی ہے
مجکو حکم ہو تاکہ اس جہان سے چلا جاؤن اور اُس جہان مین
پہونچون۔ حکم ہوا اے بہرام جا اپنے باپ سے کہو تم کوئی
حاجت بھی رکھتے ہو تاکہ وہ حاجت پوری کردون

میگوید کہ من پیش پیر دستگیر رفتم وچنانچہ پدرم گفتہ
بود ہمچنان عرض کردم فرمان شد ای بہرام برو
اورا بگو کہ چند روز قرار گیرباد تو یکجا سفر خواہم
کرد بہرام میگوید کہ من آمدم بر پدرم وگفتم کہ پیر
دستگیر میفرمایند اے مخلص چند روز قرار گیرباد تو
یکجا سفر خواہم کرد باز مخلص گفت اے بہرام باز
برو بہ پیرمن عرض کن کہ مخلص میگوید ماندن
نمیتوانم وطاقت نمی آرم مدت من بتمام رسید
مرا فرمان شود تا سفر کنم وباخرت روم بہرام
باز رفت چنانچہ پدرش گفتہ بود حضرت شیخ العالم
عرض کرد باز فرمان شد اے بہرام برو بہ مخلص
بگو کہ کجا خواہی رفت مرا خبر کن تا ما نیز آنجا
بیائیم بہرام باز بر مخلص پدر خود آمد وانچہ
حضرت شیخ العالم فرمودہ بودند بگفت مخلص
آغاز کرد ای بہرام باز برو ودر حضرت پیر دستگیر
من عرض کن کہ مخلص میگوید پیر دستگیر من بہتر میدانند
آمدن ورفتن را جائے نیست مگر انتقال از مقامی
بمقامی واز عیانے بنہانے واز نہانے بعیانے واز
جامۂ بجامۂ واز کہنہ بنو واز نو بکہنہ اکنون مارا
طاقت نماندہ است مرا فرمان شود تا ازینجہان بگذرم بدانجہان
برسم فرمان شد ای بہرام برو بپدر خود بگو چیزی حاجت ہم داری تا برسانم

بہرام واپس آئے اور حضرت شیخ العالمؒ کا فرمایا ہوا مخلص سے
کہا مخلص نے کہا ای بہرام عرض کرو کہ مجکو ہاتھ پکڑنیوالی پیر کی بدولت
دونون جہان مین کسی چیز کی حاجت نہین رہی ہی اور ہاتھ
پکڑنیوالے پیر کی لطف نے میری مرادین میری بغل مین بٹھادی
ہین فقط یہی حاجت ہی کہ مجکو حکم ہو جاے تاکہ اس جہان سے
نکلون اور اس جہان مین پہونچون بہرام نے پھر اپنے باپ کا
پیام حضرت شیخ العالمؒ کے حضور مین عرض کیا حکم ہوا ای بہرام
اپنے باپ سے کہو اگر تمکو جلدی ہی اور تمہارا مقصد یہی ہی
تو جہان تمہارا مقام ہی جاؤ اور جس فائدہ کی مقام مین کہ تمہاری
راے ہے پہونچو بہرام نے حضرت شیخ العالمؒ کا فرمایا
ہوا اپنے باپ سے کہا مخلص نے پھر اسی طرح چارپائی پہ تکیہ
چادر تان لی اور انکی روح کی چڑیا جسم خاکی کے پنجرہ سے
اڑی اور میدان مین (سچائی کے نشستگاہ مین اقتدار والے
بادشاہ کے پاس) کے پہونچ گئے اور دوست نے دوست کے
ساتھ آرام پایا اور اس جہان سے گذر گئے اور اُس جہان مین
داخل ہوئے اور کہا کہ کیسا اچھا ہی یہ امر کہ اس نا موافق زمانہ
سے ... دوست کے پاس دوست پہونچ جائی یار کے پاس یار
مخلص کی وفات کے بعد انکے فرزند انکا خرقہ حضرت شیخ العالمؒ
کی خدمت مین لائے جو خرقہ انکو انکے ہاتھ پکڑنیوالے پیر نے
عنایت فرمایا تھا حکم ہوا کہ یہ خرقہ انھین کے لائق ہی
انکے ساتھ دفن کر دو چنانچہ انکے ہاتھ پکڑنیوالے پیر کے موافق امر

بہرام باز آمد فرمودہ حضرت شیخ العالم مخلص را
گفت مخلص گفت ای بہرام عرض کن کہ مرا از دولت
پیر دستگیر در ہر دو جہان بچیزے حاجت نماندہ است
ولطف پیر دستگیر ہمہ مرادہاے مرا در بر نشاندہ است
ہمین حاجتست کہ مرا فرمان شود تا ازین عالم بدر آیم
و بآن جہان برسم باز بہرام گفتۂ پدر خود بحضرت شیخ العالم
عرض کرد فرمان شد اے بہرام پدر خود را بگو کہ اگر شتاب
ہستی مطلوب تو ہمین است پس برو آنجا کہ جاے
تست و بگذر بر مائدہ فائدہ کہ راے تست بہرام بر
پدر خود فرمودہ حضرت شیخ العالم گفت مخلص باز
ہمچنان بالاے چارپائی علیحدہ چادر بر سر کشید و مرغ
روحش از قفس قالب خاکی بپرید و در فضاے مقعد صدق
عند ملیک مقتدر برسید و دوست بدوست آرمید و ازینجہان
درگذشت و بدان جہان پیوست چنانچہ گفت بیت

[لہ] چہ خوشتر آنکہ درین دور ناہموار
دوست بر دوست رسد یار بیار

بعد از وفات مخلص پسرانش خرقہ را پیش حضرت
شیخ العالم آوردند و آن خرقۂ مذکور از حضرت پیر دستگیر
خود عطا یافتہ بود فرمان شد کہ این خرقہ لائق اوست
برابر او دفن کنند بعدہ بحکم فرمان پیر دستگیر

لہ قولہ چہ خوشتر الخ یہ شعر مطابق اصل ہے ۱۲

خرقہ کو انکے ساتھ دفن کر دیا اور آخرت کو
سونپ دیا (یہ اللہ کا فضل ہی اللہ جسپر چاہتا ہی کرتا ہے
اور اللہ بہت بڑی فضل والا ہی)

نقل ہی کہ شہر قنوج مین ایک دیوانہ تھے جو کلام نکرتے حضرت
شیخ العالم نے میان خداکو قوال قنوج کے ہاتھ اُن دیوانہ
کے لیے ایک تحریر دی یہان خدا نے حضرت شیخ العالم کے حضور
مین عرض کیا کہ اے مخدوم وہ دیوانہ کسی سے بات نہین کہتے
حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا تمکو کیا پڑی ہی وہ ایک پختہ کار
شخص ہین میرا یہ خط لیجاو غرض میان خدا روانہ ہو کر قنوج
مین اپنے گھر پہونچے اور چند کوزہ مصری کے اپنے پاس سے
لائے تاکہ اُن کوزون کے ساتھ وہ خط دیوانہ کے پاس
لیجائین اتفاق سے وہ خط دینا بھول گئے جیسے ہی کوزہ پیش کیا
دیوانہ نے کوزے قبول نکیے اور اشارہ سے حضرت شیخ العالم
کا خط مانگتے تھے میان خدا کو خط یاد آگیا اور دیوانہ کے ہاتھ
مین دیا دیوانے نے حضرت شیخ العالم کا خط بڑی تعظیم سے لیا
اور کئی بار پھول کی مانند سونگھا اور ایس کیا اور خوش ہوئے

نقل ہے کہ شیخون کے شیخ شیخ بدرالدین جو شیخ
صدرالدین حکیم کے خلیفہ تھے حضرت شیخ العالم کے والد شیخ
داود سے محبت رکھتے اور شیخ داود مرید اور اجازت
یافتہ بزرگون کے بزرگ قطبون کے قطب مخدوم شیخ
نصرالدین محمود کے تھے اور شیخ داود اور شیخ بدرالدین ہین

خرقہ را با او دفن کردند و بآخرت سپردند ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل
العظیم۔

نقل است کہ در قنوج دیوانہ بود او سخن نمیگفت حضرت
شیخ العالم بدست میان خداکو قوال قنوج برای آن دیوانہ
کتابت دادند میان خدا مذکور بحضرت شیخ العالم عرض
کرد ای مخدوم آن دیوانہ با کسی سخن نمیگوید حضرت شیخ العالم
فرمودند ترا چہ افتادہ است او مردی محکم ست این کتابت
من براو بر بعدہ میان خدا روان شد بخانہ خود در قنوج
رسید چند نبات از آن خود آورد تا بآن نبات کتابت
پیش آن دیوانہ برد ناگاہ آن کتابت فراموش شد ہمین
کہ نبات پیش آن دیوانہ نہاد دیوانہ نبات بر تاب
کرد و باشارت کتابت حضرت شیخ العالم میطلبید میان
خدارا کتابت یاد آمد بر دست آن دیوانہ داد دیوانہ
کتابت حضرت شیخ العالم بتعظیم تمام گرفت چند کرت
چون گل بوئید و بر تاب کرد و بخندید و بفرحت انجامید

نقل است کہ شیخ المشائخ شیخ بدرالدین کہ خلیفہ شیخ
نصیرالدین حکیم بودند با شیخ داود پدر حضرت شیخ العالم
محبت داشتند و شیخ داود مرید و مجاز از شیخ
المشائخ قطب الاقطاب مخدوم شیخ نصیرالدین
محمود بودند و با شیخ داود و شیخ بدرالدین

(جنکا سجادہ اور مقام پہلے بمقام ہرناوہ تھا اور اب مقام
رابڑی ہے) باہم کچھ قرابت بھی اور بایکدیگر بہت کچھ دوستی
اور محبت بھی رکھتے تھے شیخ داؤد اکثر اوقات انکے یہان
رہا کرتے تھے الغرض جب بزرگون کے بزرگ شیخ بدرالدین
کی وفات کا وقت آیا اسوقت شیخ نصیرالدین شیخ بدرالدین
کے فرزند کم عمر تھے شیخ بدرالدین نے انکو خرقہ دیا اور اجازت
دی اور باطن کی نعمت اور حقیقی مقصد کے لیے حضرت شیخ
العالم کا حوالہ دیا اور فرمایا کہ ایک وقت ہندوستان سے
آئیگا جسکا نام شیخ احمد ہی باطن کی نعمت تمکو انسے ملیگی
یہ نصیحت کرکے دنیا سے کوچ فرمایا بعد اسکے شیخ نصیرالدین
اپنے باپ کی سجادہ پر بیٹھے اور علم تحصیل کیا بعد اسکے مغلون کے
ہنگامہ کے سبب سے رابڑی چلے گئے وہان ایک دانشمند
تھے نہایت بزرگ اور بے انتہا علم رکھتے تھے اور شیخ
نصیرالدین بھی دانشمند ہو چکے تھے مگر ان دانشمند کی
خدمتمین حاضر ہوکر فائدہ لیا کرتے الغرض ایک روز
حضرت شیخ العالم نے قصد کیا اور فرمایا اے بختیار بستر باندھو
اور چلو دیکھین شیخ بدرالدین کا فرزند کیا کرتا ہے
اور کس کام مین مشغول ہی یہ فرماکر حضرت شیخ العالم روانہ
ہو گئے اور رابڑی مین شیخ نصیرالدین کے پاس پہونچکر
ملاقات کی اور باہم بیٹھے تھے بعد اسکے شیخ نصیرالدین کتابیں
پڑھنے مین مشغول ہوئے اور سبق شروع کیا حضرت شیخ العالم نے

که سجاده و مقام ایشان اول در مقام ہرناوه بود و حالا
در مقام رابڑی ست توصل و قرابتے چیزے بود
و محبت و مودت تمام داشتند و شیخ داؤد اکثر اوقات
انجا میبودند الغرض چون شیخ المشایخ شیخ بدرالدین
را وقت سفر آخرت پیش آمد آنزمان شیخ نصیرالدین
پسر شیخ بدرالدین صغیر بودند شیخ بدرالدین آنرا جامه
داده اند و اجازت کردند و از جهت نعمت باطنی و مقصود
حقیقی حوالت بحضرت شیخ العالم کردند و فرمودند که در وقتے
از ہندوستان خواهد رسید نام او شیخ احمد است نعمت
باطنی ترا نصیب ازو خواهد شد این نصیحت کردند و خود
از جهان رحلت فرمودند بعده شیخ نصیرالدین
بر سجاده پدر خود نشستند و علم تحصیل کردند بعده بسبب غوغای
مغلان در رابڑی رفتند و در انجا دانشمندے بود بغایت
بزرگ و علم بی پایان داشت و شیخ نصیرالدین هم دانشمند شده
بودند اما پیش آن دانشمند حاضر میشدند و نفع میگرفتند
الغرض روزی از روزها حضرت شیخ العالم را قصد افتاد
تا فرمودند که ای بختیار تکیه ببند و روان شو ببینیم تا
فرزند شیخ بدرالدین چه میکند و بچه کار مشغول است حضرت شیخ العالم روان
شدند و در رابڑی به شیخ نصیرالدین رسیدند و ملاقات
کردند بیکدیگر نشستند و باز شیخ نصیرالدین بخواندن کتب
مشغول شدند و سبق آغاز کردند حضرت شیخ العالم

فرمایا ای نصیر الدین تمھاری باپ شاید یہی پڑھتے تھے
اور اسی علم مین مشغول رہتے تھے شیخ نصیر الدین نے اپنے باپ
بزرگون کے بزرگ شیخ بدر الدین کی وصیت یاد کی اور اپنے
جی مین کہا شاید یہ وہی فقیر ہون کہ میرے باپ نے وفات
کے وقت مجکو انکا حوالہ دیا تھا بعد اسکے شیخ نصیر الدین نے
بہت کچھ تعظیم کی اور حضرت شیخ العالم کے سامنے نہایت
ادب سے بیٹھے اور بالکلیہ خاموشی اختیار کی اور ان دانشمند
نے حضرت شیخ العالم کی بات کو مکر سمجھا اور تاب نرہی اور
مباحثہ شروع ہوگیا حضرت شیخ العالم نے ان دانشمند سے
حق تعالیٰ کی پہچان کی کوئی بات پوچھی اور تیز نظر سے دیکھا
وہ دانشمند فوراً بیہوش ہوکر گر پڑے شیخ نصیر الدین نے کھڑے
ہوکر عرض کی کہ حضرت معاف کرین حضرت نے ایک پیالہ پانی
منگوا کر اسمین تھوک دیا اور دانشمند کو اسکی چھینٹے مارے
جب ہوش آیا تو گلی میں پگڑی ڈالکر حضرت شیخ العالم کے قدمون پر
گرے اور کہا یا شیخ آج جو کچھ مجکو آپ سے معلوم ہوا کبھی مجکو
اسکی آگاہی نہ تھی اور کسی کتاب مین یہ مضمون مینے نہین دیکھا
اتنی عمر مین نے تحصیل علم اور پڑھانے مین خرچ کی لیکن اس
اصلی مقصود سے ذرہ برابر خبر نہوئی جس سے آج آپکی بدولت
مشرف ہوا جب دانشمند کا یہ حال ہوا اور حضرت کے
قدمون پر گرے تمام شہر مین شہرہ ہوگیا کہ ایسے بزرگ کامل
اور واصل اللہ سے ملنے والے آئے ہین بعد اسکے حضرت شیخ العالم نے

فرمودند ای نصیر الدین پدر تو مگر ہمین میخواندے
وہم بدین علم مشغول میبودی شیخ نصیر الدین سخن پدر
خود شیخ المشائخ بدر الدین یاد آوردند و در خاطر خود
گفتند شاید این ہمان درویش باشد کہ پدرم در وقت
رحلت مارا حوالت او کردہ بود بعد شیخ نصیر الدین تعظیم
تمام کردہ پیش حضرت شیخ العالم بادب تمام نشستند
ولب فروبستہ ساکت شدہ بودند و سخن حضرت
شیخ العالم را آن دانشمند مکر پنداشت وطاقت نیاورد
مباحثہ پیش شد حضرت شیخ العالم آن دانشمند را از معرفت
حق تعالیٰ چیزے پرسیدند و بنظر تیز نگریستند آن دانشمند
در حال بیخود گشتہ افتاد و از ہوش برفت نصیر الدین ایستادہ شدند
و التماس کرد کہ حضرت شیخ العالم عفو نمایند بعدہ حضرت شیخ العالم قدح
آب طلبیدند و تف زدند و بران دانشمند سرشک زدند چون ہوش آمد
دستار در گلو انداختہ در پای شیخ العالم قدس سرہ افتاد و گفت یا شیخ
انچہ از شما مارا معلوم شد ہیچگاہی ازین خبر نداشتم و در ہیچ
کتابے این مقصود ندیدم چندین عمر در تحصیل علم و در شغل
سبق صرف کردیم فاما ذرہ ازین مقصود حقیقی راہ
نیافتم کہ امروز بدولت شما مشرف شدیم چون آن
دانشمند را چنین حال شدہ در پاے حضرت
شیخ العالم افتاد شہرہ در تمام شہر افتاد کہ چنین شیخے
کامل و واصل حق رسیدہ است بعدہ شیخ العالم قدس سرہ

چارپائی مانگی اور شیخ نصیر الدین کی خانقاہ مین لیٹے اور تین
شبانہ روز برابر لیٹے رہے اور دل کی نظر ظاہر پر پڑ گئی
تھے اور شیخ بختیارؒ تین شبانہ روز حضرت کی پائینتی بیٹھے رہے
تین روز بعد حضرت اُٹھے اور رابڑی کی تمام مخلوق حضرتؒ
کیطرف متوجہ ہوئی اور قطب خان وہان کا حاکم معتقد ہو گیا
اور مرید ہونا چاہا اسکی مرید ہونیکا ارادہ سنتے ہی شیخ نصیر الدینؒ
کے گھر مین غم اور رنج پیدا ہو گیا شیخ بختیار رحمہ اللہ
نے حضرت کی خدمتمین عرض کیا کہ ای ہاتھ پکڑنیوالی پیر شیخ
نصیر الدینؒ کے گھر مین ماتم ہو رہا ہی یہ خبر سنکر کہ قطب خان ہاتھ
پکڑنیوالی پیر کا مرید ہوتا ہی کیونکہ جب قطب خان حضرت
کا مرید ہو جائیگا تو ہمکو کون پوچھیگا اور اس مقام مین رہنا
کیونکر ہوگا حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے بختیار شاید
یہ لوگ حریص ہین الغرض قطب خان بعد نماز مغرب کی
مرید ہونیکو حضرت کی حضور مین حاضر ہوا اور ایک گھوڑا نذر
کو لایا حضرت نے فرمایا تو چور ہی میرے پاس اسوقت آیا ہی
قطب خان نے جواب نہین دیا حضرت نے نذر کا گھوڑا رکھ لیا
اور فرمایا صبح آئیو اور بختیار سے فرمایا یہ گھوڑا اسیوقت بازار
لیجاکر جو ملے اتنی ہی کو بیچ لاؤ اور بوڑھیون کو تقسیم کر دو
بختیار نے ویسا ہی کیا کہ بازار لیگئے اتفاقاً ایک سپاہی
تھکا ماندہ بازار مین سویا ہوا تھا جب بختیار نے کہا کوئی
گھوڑے کا خریدار ہی جو مول لے اس آواز کے ساتھ ہی

چارپائی طلبیدند و در خانقاہ شیخ نصیر الدین لغلطیدند
سہ شبانہ روز بالاے چارپائی غلطیدہ ماندند و چشم
از باطن بظاہر نمیکشودند شیخ بختیار پاے حضرت
شیخ العالمؒ گرفتہ سہ شبانہ روز نشستہ بود بعد از سہ
روز حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ برخاستند و
خلق راپڑی ہمہ توجہ جانب شیخ العالمؒ کردند و قطب خان
حاکم آن مقام معتقد شد و خواست تا ارادت آرد باستماع
خبر ارادت قطب خان در خانہ نصیر الدین غم و اندوہ پیش آمد
شیخ بختیار بحضرت شیخ العالم عرض کرد کہ ای پیر دستگیر در خانہ
شیخ نصیر الدین ماتم میشود چرا کہ قطب خان میخواہد کہ مرید پیر دستگیر
شود این ماتم در خانہ شیخ نصیر الدین ست کہ چون قطب خان مرید
حضرت شیخ العالمؒ خواہد شد مارا کہ خواہد پرسید و ماندن اینجا
چگونہ خواہد شد حضرت شیخ العالم فرمودند ای بختیار الیشان مگر مردم
آزند الغرض قطب خان بعد نماز شام برائے مرید شدن پیش
حضرت شیخ العالمؒ آمد یک اسپ فتوح آورد حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند تو دزد ہستی کہ با من درینوقت آمدہ قطب خان
ہیچ نگفت اسپ فتوح را داشتند و اورا فرمودند علی الصباح باز
خواہی آمد بختیار را فرمودند این اسپ درینوقت در بازار
ببر ہرچہ در بازار بیابی بفروش و بعجوزگان ایں بہا بختیار حکم
فرمان ہمچنان کرد و در بازار برد اتفاقاً یک سپاہی علی خبر در بازار حیران
خفتہ بود و چون اسپ را بردند و گفتند کسی خریدار اسپ است کہ بخرد بجرد

سپاہی نے جی مین کہا کہ بھیدے لیے ولی فقیر نے گھوڑا بھیجا
ہوگا فورًا اٹھا اور قیمت پوچھی بختیار نے کہا جو موجود ہو دیدے
پانچسو روپیہ موجود تھے بختیار کو دے کر گھوڑا لے گیا
بختیار اسیوقت روپیہ لیکر حضرت شیخ العالم کے حضور مین
آئے اور بوڑھیون کو تقسیم کر دیا بعد تقسیم کے حضرت کی
خدمتمین حاضر ہوگئے اور سپاہی جو گھوڑا لیگیا تھا گھوڑا
نہونے کے باعث نوکری سے علاحدہ کر دیا گیا تھا پھر بحال
ہوگیا الغرض جب صبح کو قطب خان پھر آئے حضرت نے
فرمایا ای قطب خان جو مین کہون تم مانوگے قطب خان نے
عرض کیا جو فرمائیے اسکی تعمیل میری جان پر واجب ہی
اسوقت شیخ نصیر الدین حضرت کی خدمتمین حاضر تھے
اور فیض بخشی کا وقت بھی تھا حضرت نے فرمایا اے
قطب خان شیخ نصیر الدین کے مرید ہوجاؤ قطب خان نے
سر جھکا کے کچھ تامل کیا حضرت نے فرمایا ای قطب خان کچھ
فکر مکرو کہ نصیر الدین کی ٹوپی بعینہ میری ٹوپی ہے اور فورًا
ٹوپی شیخ نصیر الدین کی سر سے اتار کر قطب خان کو عطا کی اور
شیخ نصیر الدین کا مرید کر دیا قطب خان نے حضرت کے حکم کی تعمیل
کی اور انکے مرید ہوگئے اور گھوڑے جو کہ عطا ہوا وہ جو کچھ نذر
لائے تھے حضرت شیخ العالم نے شیخ نصیر الدین کو دے دی
اور اسی سبب سے شیخ نصیر الدین کو ظاہری اور باطنی نعمت
حاصل ہوئی کہ حضرت نے شیخ نصیر الدین کو مرید کرنے کی

آن سپاہی در خاطر خود آورد کہ مارا درویش جہت ولایت
وکرامت فرستادہ باشد فی الحال برخاست و بہائش
پرسید بختیار گفت ہر چہ موجود باشد بدہ پنجصد تنگہ
موجود بود بختیار را داد و اسپ برد بختیار در شب
ہمان زمان با مبلغ روان شد و مبلغ مذکور در خانۂ
حضرت شیخ العالم آمد و عجوزگان را داد باز ہمان زمان
پیش حضرت شیخ العالم آمد آن اسپ کہ سپاہی بر چاکری
وے کہ بغیر اسپ تحویل شدہ بود مستقیم شد باز علی الصباح
چون قطب خان آمد حضرت شیخ العالم فرمودند ای قطب خان
انچہ من بگویم قبول خواہی کرد قطب خان عرض کرد ہر چہ فرمان
شود حکم بر جان من ست در آنوقت شیخ نصیر الدین پیش
حضرت شیخ العالم حاضر بودند و وقت نعمت دادن ہم بود
حضرت شیخ العالم فرمودند ای قطب خان مرید شیخ نصیر الدین شو
قطب خان اندکی سر نگون کرد حضرت شیخ العالم فرمودند ای
قطب خان ہیچ تعلق مکن کہ کلاہ شیخ نصیر الدین کلاہ این فقیر ست
فی الحال از سر شیخ نصیر الدین بر داشتہ قطب خان را دادند
و او را مرید شیخ نصیر الدین کردند او فرمان حضرت شیخ العالم
قبول کرد و مرید شیخ نصیر الدین شد و فتوح دیگر کہ قطب خان
آوردہ بود شیخ نصیر الدین را حضرت شیخ العالم دادند
ازین جہت نعمت ظاہری و باطنی بہرۂ شیخ نصیر الدین
شد کہ چون شیخ نصیر الدین را حضرت شیخ العالم

اجازت عطا فرمائی اور انکی ٹوپی کو اپنی ٹوپی کہا الغرض
بعد اسکے شیخ نصیر الدین ولایت کے مسند پر جاگزین ہوگئے
اور حقیقی مقصود تک پہونچ گئے اور دین اور دنیا سے
آگے بڑھے بیت - یار بھی ہاتھ آیا کام بھی انجام ہوگیا
احسان ہے اللہ کا یہ بھی ہوا اور وہ بھی ہوا + اور اس
ہمارے زمانہ تک شیخ نصیر الدینؒ کے یہان تیسری پشت
ہے کہ دنیا کی دولت بھی بہت ہے اور امید ہے کہ قیامت
تک رہیگی اگر چاہا اللہ برتر نے اسکی مدد سے -
نقل ہے کہ میان قدو شیخ نصیر الدینؒ کے بھتیجے تھے
انھون نے اپنے جی مین ارادہ کیا کہ مین حضرت
شیخ العالمؒ کا مرید ہوجاؤن اور یہ بزرگون کی بزرگ
شیخ نصیر الدینؒ سے پڑھا کرتے تھے ایک روز مخلص کے
فرزند شمس الدین اور بہرام نامے گوالیر کیجانب
روانہ ہوئے اور یہ دونون حضرت شیخ العالمؒ کے
مریدون مین تھے اور معرفت کا مذاق کامل رکھتے
تھے غرض اثناے راہ مین بزرگون کے بزرگ
شیخ نصیر الدینؒ کے پاس رابڑی مین پہونچے شیخ نصیر الدین
نے انکو چندروز بطور مہمانی کے رکھا اور بہت تعظیم
و بزرگداشت کی اور فرمایا تم لوگ یہان علم حقیقت
کسی پر ظاہر نکرنا کہ یہ علم بھیدون کا ہے سوا نیکوان کے
دوسرے پر ظاہر نکرنا چاہیے اتفاقا ایک رات میان قدو کا ولولہ

اجازت دادند و کلاه ایشان را کلاه خود فرمودند
آنگاه شیخ نصیر الدین بر مائده فائده ولایت بر آمد
و بمقصد مقصود حقیقی برسیدند و هم دنیا و هم دین را
حوالت کردند **بیت** هم یار بدست آمد هم کار فراهم شد
المنة لله کاین هم شد و آن هم شد + و الی یومنا هذا
در خانه شیخ نصیر الدین سوم کرسی رسیده است و دولت
دنیا و ہم بسیار ست و امید ست که تا انقراض
عالم خواهد بود انشاء الله تعالی بعونه -
نقل ست که میان قدو برادر زاده شیخ نصیر الدین
بود در خاطر خود عزم کرد که من مرید حضرت
شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس الله روحه شوم
و برادر شیخ المشائخ شیخ نصیر الدین میخواندی روزے
از روزها پسران مخلص همپاے شمس الدین و بهرام
بطرف گوالیار روان شدند و ایشان از مریدان
حضرت شیخ العالم بودند از معرفت بهره تمام داشتند
در رابری بر شیخ المشائخ شیخ نصیر الدین رسیدند
شیخ نصیر الدین ایشان را چند روز بطریق مهمانی
داشتند و تعظیم و تکریم تمام کردند و فرمودند شمایان
اینجا بر کسے علم حقیقت ظاهر مکنید که این علم اسرار
است جز بر دو برادر اظهار نشاید کرد شبے از
شبها میان قدو را ولوله

اور شوق جوشش مین آیا اور خود اکیلے شمس الدین
و بہرام کے پاس جاکر دروازہ ڈھب دھیایا جب
انھون نے جان لیا کہ میان قدو ہین دروازہ کھولدیا
میان قدو پگڑی گلے مین ڈالکر انکے قدمون پر گر پڑے
اور کہا کہ مجکو بھی حضرت شیخ العالم کے طریق سے خبردار
کرو شمس الدین بہرام کے بڑے بھائی تھے انھون نے
کہا اے بہرام کہان ہم کہان میان قدو اگر اللہ نے
اس راہ مین انکا کچھ حصہ مقدر کیا ہے تو انکو خود ہی
پہونچیگا ہم بھی ثواب مین داخل ہون اور کچھ طریقہ
بتائین یہ کہکر شمس الدین رح نے جو چاشنی حضرت شیخ
العالم کے لطف سے چکھی تھی اسکا ایک شمہ میان
قدو کو بھی چکھا دیا یعنی عالم باطن کا ایک ذرہ برابر
بھید انسے کہا جب صبح ہوئی میان قدو بحسب عادت
شیخ نصیر الدین رح کی خدمت مین گئے اور سبق پڑھنے کا
ورق گھر مین چھوڑ گئے شیخ نصیر الدین رح نے جان لیا
کہ حضرت شیخ العالم رح کے مریدون نے میان قدو کو عالم
باطن سے کچھ بتا دیا شیخ نصیر الدین نے فرمایا شاید
تمسے حضرت شیخ العالم رح کے مریدون نے کچھ کہا ہے
الغرض میان قدو آمادہ ہوکر حضرت شیخ العالم کی
خدمت مین پہونچے حضرت شیخ العالم رح قبول نفرماتے تھے
اور اپنے غلامون کے سلسلہ مین داخل نکرتے تھے

و شوق باطن جوشید و خود تنہا بر ایشان آمدند و
تختہ کواڑ زدند چون ایشان دانستند کہ میان قدو ست
دروازہ واز کردند میان قدو دستار در گلو انداختہ
در پاے ایشان افتادند و گفتند کہ مرا ہم از راہ حضرت
شیخ العالم قدس سرہ چیزی خبر کنید شمس الدین برادر بزرگ
بہرام بود و گفت کہ اے بہرام کجا ما و کجا میان قدو اگر
اللہ تعالی اورا نصیبے درین راہ نہادہ است پس
اورا از خود خواہد رسید ما نیز مثاب شویم و چیزے
ازین راہ میان قدو را خبر کنیم شمس الدین آنچہ
از لطف حضرت شیخ العالم رح قدس اللہ روحہ چاشنی
یافتہ بود شمہ ازان بر میان قدو گفت در مرے
از عالم باطن بر و خبر کرد چون صبح شد میان قدو
بمعتاد قدیم بر شیخ نصیر الدین خود رفت و کاغذ سبق
در خانہ گذاشت شیخ نصیر الدین دریافت کہ مریدان
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ این را از عالم
باطن چیزے خبر دادند شیخ نصیر الدین فرمودند مگر
شمارا مریدان حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
چیزے گفتند الغرض میان قدو مستعد شد و بر در
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ آمد و بخدمت
پیوست حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ قبول
نمیفرمودند و در سلک بندگان خود نمی آوردند۔

اور فرماتے تھے کہ تم ہماری خانقاہ کی قابل نہیں ہو
کیونکہ میاں قدو نہایت دبلے اور نازک ایک شاہانہ
مزاج شخص تھے ایک روز حضرت شیخ العالم نے لکڑیاں
مارین اور خانقاہ کے باہر نکال دیا مگر میاں قدو حضرت
کے آستانہ پر تمام رات سر رکھے پڑے رہے اور آستانہ
سر نہ اٹھایا اور موسم جاڑے کا تھا اور برف پڑ رہی
تھی لیکن انکو اسکی کچھ خبر نہ تھی جب صبح ہوئی حضرت
شیخ العالم نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھیں کہ میاں قدو
آستانہ پر سر رکھ زار و نزار ہیں حضرت شیخ العالم سے بختیار
اور اوروں نے عرض کی اے ہاتھ پکڑنے والے پیر یہ
نہایت نازک شخص ہیں مر جائینگے ان پہ شفقت فرمایئے
اور میاں قدو کو حضرت شیخ العالم کے قدموں پر گرا دیا
حضرت نے ان پر شفقت فرمائی اور وہ خدمت میں حاضر
ہو گئے لیکن اسوقت تک مرید نہیں کیا تھا بعد اسکے
میاں قدو رخصت ہو کر اپنے گھر واپس آئے میاں
قدو کا دستور تھا کہ جب حضرت شیخ العالم کی خدمت
میں حاضر ہوتے جان و مال سے جو کچھ ممکن ہوتا
حضرت کی خدمتگزاری کرتے جب ایک مدت
یوں ہی گذری تو میاں قدو نے سیاہ چمڑے کا طشت
اور ایک پانی پینے کا برتن سیاہ چمڑے کا لا کر حضرت کی
سامنے رکھا اور غلام کی مانند کھڑے ہو رہے حضرت

و میفرمودند تو لایق حضرت ما نہ او بغایت لطیف و
نازک مردے ملوک صفت بود روزے چوبہا زدند
و بیرون کردند و نداشتند او سر بر آستانہ حضرت
شیخ العالم نہادہ تمام شب ہمبران طریق ماند و سر از
آستانہ بر نیاورد و ہوا سرما بود و برف میبارید اما
او را ہیچ ازین خبر نبود چون روز شد حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ در کشادند چہ بینند کہ او
سر بر آستانہ نہادہ زار و نزار است بحضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ بختیار و دیگران التماس
کردند اے پیر دستگیر این مرد بغایت نازک است
ہلاک خواہد شد برین مرد شفقت فرمایند آنگاہ
ایشان او را در پاے حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ انداختند حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
بر و شفقت کردند و او در خدمت شد اما ہنوز
مرید نکردہ بودند بعدہ میاں قدو وداع شدہ طرف خانہ
باز آمد چنانچہ ہر بار کہ بحضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ می آمد مال و جان و تن آنچہ داشت در
آستانہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ فدا میساخت
چون بسیار شد طشت از چرم سیاہ و مشربہ از چرم
سیاہ آوردہ پیش حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ داشت و بندہ وار بایستاد حضرت

شیخ العالمؒ نے شفقت فرمائی اور قبول کیا اور اپنی
درگاہ کے غلامون کے سلسلہ مین داخل کیا یعنی مرید فرمایا
اور وہ مخدومؒ کی خدمت مین موجود اور حاضر رہا کرتے بعد
اسکے میان قدن کو حضرت شیخ العالمؒ نے زمین مین دبا دیا
اور زمین کے اوپر بوریا بچھا کر خود بیٹھے جب پندرہ روز
گذر لیے زمین سے باہر نکالا اور خلافت کا خرقہ پہنایا اور
فرمایا جاؤ تمکو ہمنے مقام بہنادہ دیا میان قدو گئے اور
رابڑی مین قیام کیا بہنادہ نہین گئے کیونکہ بہنادہ ہنوز
ویران تھا انھون نے کہا مجکو ویران جگہ مین رہنے کی
طاقت نہین ہے ہاتھ پکڑنے والے پیر نے مجہ پر کسیقدر
کرم فرمایا ہے مین اسکے قابل نہین ہون کہ پیر بنون سنا
جاتا ہے کہ میان قدو نے کسیکو مرید نہین کیا اور فرماتے
تھے مجکو ایمان کی غمخواری کرنی چاہیے پیری مریدی اور
پیری اور ہی کام ہے جسکو اپنے چھٹکارے کا اعتبار نہو
وہ کیونکر کسیکو اپنا مرید کرے

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ جسکو قبول فرماتے پہلے
اس شخص سے سات آٹھ برس اپنی خانقاہ کا پانی
بھرواتے اور لکڑیان ڈھلواتے بعد اسکے ٹوپی
عطا کرتے اور اپنی درگاہ کے غلامون کے سلسلہ مین
داخل فرماتے اور کوئی مرید ہونے آتا تو پہلے اس سے
فرماتے کہ گھڑا سر پر رکھو اور حوض سے پانی بھر کر سر پر رکھکر

شیخ العالمؒ قدس اللہ سرہ شفقت فرمودند قبول
کردند و در سلک بندگان حضرت خویش در آوردند
و مرید کردند و او در خدمت مخدوم موجود ملازم
میبود و بعدہ میان قدن را حضرت شیخ العالمؒ قدس
اللہ سرہ العزیز در زمین دب کردند و بالای زمین
بوریا فراز کردہ خود نشستند چون پانزدہ روز
شدند از زیر زمین برون آوردند و جامۂ خلافت
پوشانیدند و فرمودند برو ترا بہنادہ دادیم
میان قدو رفت تا ہم در مقام رابڑی ماند
و در بہنادہ نرفت از و ز بہنادہ خراب بود گفت
مرا طاقت نیست کہ در مقام خراب باشم
پیر دستگیر در باب من چیزے کرم کردہ اند
ما بدان شایان نہ ایم کہ شیخی کنیم شنیدہ میشود
کہ میان قدو ہیچ یکے را مرید نکردند و میفرمودند
مرا میباید کہ غم ایمان بخوریم مریدی و پیری کار
دیگر ست کسی را کہ بہ نجات خود اعتبار نبود چگونہ مرید کند

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ ہر کرا قبول میکردند
اول ہفت و ہشت سال از وی آبکشی و ہیزم کشی خانقاہ
خود میکنانیدند و بعدہ کلاہ میدادند و در سلک
بندگان حضرت خویش در مے آوردند و ہر کہ برائے ارادت
می آمد اول ورا میفرمودند کہ سبو بسر کن و آب از حوض پر کردہ

لاو اگر وہ شخص فوراً آجاتا اور حوض کا پانی بھر کر سر پر رکھکر
لاتا تو قبول فرماتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک روز فضیل غوری ایک بڑا موزہ
لیکر حضرت شیخ العالم کے حضور مین آئے اور مرید ہونے
کی درخواست کی حضرت شیخ العالم نے فرمایا تیرا گلا موٹا
ہے اور اس فقیر کی زنجیر چھوٹی کیونکر تیرے گلے مین
آئیگی غرض وہ مرید ہونے کی درخواست سے باز نہین
آتا تھا حضرت شیخ العالم نے فرمایا یہ گھڑا سر پر رکھکر لیجا
اور حوض سے پانی لے آوے حضرت شیخ العالم کے سامنے
سے گھڑا اٹھاکر باہر گیا اور گھڑا ایک آدمی کو دیدیا جب وہ آدمی حوض سے
پانی بھر لایا تو اس سے گھڑا لے اپنے سر پر رکھ حضرت شیخ العالم
کی خدمت مین آیا حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے فضیل تیرا گلا
بہت موٹا ہے اور میری زنجیر بہت تنگ ہے تو میرے سلسلے
کی زنجیر مین نہین آسکتا آخر فضیل کو حضرت
شیخ العالم کا مرید ہونا نصیب نہوا اور واپس چلا گیا

نقل ہے کہ ملک شمو حضرت شیخ العالم کا معتقد ہوا
اور مرید ہونے آیا اور وہ بہت معزز ملک تھا اور
اولیاء اللہ کی خصلتین رکھتا تھا حضرت شیخ العالم
اسکو قبول نفرماتے تھے لیکن حضرت نے اسکو
پگڑی اور کملی عطا فرمایا تھا ملک شمو نے کہا جبکہ یہی
کافی ہے اور غلامونکی طرح خدمت کرتا تھا اور جہان

بیارد چون او در حال میرفتی و آب از حوض بر سر کردہ
بے آوردے قبول میفرمودند۔

نقل است کہ روزے فضیل غوری با یک موزۂ فراخ
در حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ آمد و طلب
ارادت کرد حضرت شیخ العالم قدس سرہ فرمودند
گلوے تو بزرگ است و سلک این فقیر تنگ چگونہ
در خواہد آمد و او از التماس ارادت باز نمی آمد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ فرمودند این
سبوے بر سر کردہ ببرو از حوض آب بیار او
سبوے از پیش حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ برگرفت و بیرون رفت و آن سبو نفرے را داد تا آن نفر از
حوض آب آورد بعدہ آن سبو از نفر گرفتہ بر سر خود کردہ پیش حضرت
شیخ العالم قدس سرہ آورد حضرت شیخ العالم فرمودند اے فضیل گلوے
تو بغایت بزرگ است و سلک من نہایت تنگ نتوانی کہ در سلک من
در آئی فضیل را نصیب ارادت حضرت شیخ العالم نشد باز گشت

نقل است کہ ملک شمو معتقد حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ العزیز شد و بطلب ارادت آمد او ملکے بغایت
معظم بود و خصائل از خصائل اولیاء خداے تعالی
داشت حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ او را قبول
نمیکردند فاما حضرت شیخ العالم قدس سرہ او را دستار
و گلیم دادہ بودند او گفت مرا ہمین کافیست و خدمت بجا میکرد ہر جا کہ

اسکو کوئی مشکل پیش آتی یا لڑائی پر جاتا تو وہ کمل اوڑھتا
اور پگڑی سر پر باندھ لیتا اللہ برتر کے کرم سے اسکی
وہ مشکل آسان ہو جاتی اور دشمنون پر فتح پاتا۔
نقل ہے کہ شیخ فرید حضرت شیخ العالم کے مرید تھے
اور کپڑون کی سوداگری کیا کرتے کپڑون کے
ٹکڑے خرید کر لاتے تھے اور اپنے ہاتھ پکڑنے والے
پیر حضرت شیخ العالم رح کے حضور مین رہا کرتے تھے حضرت
شیخ العالم نے اپنے سامنے بلایا اور گٹھری کھولکر ایک
کپڑا نکالا اور اپنی بدن پر رکھا اور فرمایا کہ کیا اچھا کپڑا
ہی کہ سب جسم کپڑے کے اندر سے نظر آتا ہی بعد اسکے
ایک تراندام کا کپڑا نکالکر جسم پر رکھا اور فرمایا کیا خوب
کپڑا ہے نہایت ہی نرم ہی پھر فرمایا وہ لوگ کیون
نہ عذاب دیکھین جو ایسے ایسے کپڑے دنیا کے پہنین
اور اپنی نفس کی فرمانبرداری کرین بعد اسکے پوچھا کہ
ایک ایک کپڑا ایک ایک روپیہ کا ہوگا میان فریدنے
عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے پیر آٹھ آٹھ دس دس
روپیہ کا ہی اور اسپر اثناے راہ مین جنگی لیٹیرے ہین حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کیا تم ان کپڑون کو پوشیدہ رکھتے
ہو کہا ہان ہاتھ پکڑنے والے پیر ہم خوف سے چھپا لاتے ہین
حکم ہوا کہ تم کھلم کھلا لیجاؤ جنگی والون کے خوف سے مت
چھپاؤ وہ لوگ کچھ مزاحمت نکرینگے اور کچھ نہین لینگے الغرض

او را دشوارے پیش مے آمدی و یا براے جنگ سوار
شدی آن گلیم و دستار بسر مے بستی بکرم اللہ تعالی او را
رستگاری دران کار میشدی و بر دشمنان ظفر میافتی
نقل است کہ میان فرید مرید حضرت شیخ العالم رح
بود سودا میکردی بر کالہای جامہ براے سودا
خریدہ آوردہ بود بر حضرت پیر دستگیر خود حضرت
شیخ العالم گذرانید حضرت شیخ العالم جامہا او پیش خود طلبیدند و بقچہ
واز کردند و یک طاقہ جامہ سربند کشیدند و بر تن خود نہادند و فرمودند
چہ نیکوست کہ تمام تن دیدہ میشود بعدہ یک طاقہ جامہ تراندام
کشیدند و آن نیز بر تن خود نہادند و فرمودند چہ نیکوست کہ
بغایت نرمست باز فرمودند کہ چرا آنکس عذاب نہ بیند
کہ چنین تنعم دنیاوی می کند و بمراد نفس میرود
بعدہ پرسیدند یگان یگان طاقہ بہ تنگہ
ارزد میان فرید عرض کرد اے پیر دستگیر ہشتگان
یا دہگان تنگہ می ارزد و دیگر در راہ زکوۃ میگیرند
حضرت شیخ العالم رح فرمودند مگر شما پوشیدہ میدارید
او گفت آرے پیر دستگیر ما بسبب خوف میپوشیم
فرمان شد کہ شما ظاہر ببرید از خوف زکاتیان
نپوشید ایشان ہیچ نخواہند گفت
و چیزے نخواہند گرفت الغرض

سلہ قولہ تنگہ روپیہ کے معنون مین غالباً لکھا ہے ۱۲

میان فریدؒ شہر قنوج کی طرف روانہ ہوئے اور کپڑا
کھلا ہوا لیگئے اثنائے راہ مین کسی نے نہ پوچھا کہ تم
کون ہو اور کیا لیے جاتے ہو یہانتک کہ گنگا کنارہ پہونچکر
دریا پار اُتر گئے اور کوئی دام اور درم دریا کا اُتارا بھی
کسی کو نہین دیا اور خوب نفع ملا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ نے بہرام کی ہاتھ فیروزخان
کے لیے خط بھیجا اور اُسنے قصبۂ ایسولی مین سپاہی
رکھے تھے حضرت شیخ العالم نے فرمایا ای بہرام وہان
روغن گیر ستور ہی اُسکے ہاتھ مین یہ خط ندینا اور یہ اشارہ
شیخ فخرالدین کی طرف تھا کہ انکی سکونت واقع قصبۂ ایسولی
مجلس عالی فیروزخان کے ہمسایہ مین تھی اور حضرت شیخ العالمؒ
سے انکو عشق کی چاشنی بھی مل چکی تھی بلکہ حضرت کے
برگزیدہ تھے اور شیخ بختیارؒ کے فرزند انکے داماد تھے جو کوئی
حضرت شیخ العالمؒ کے مریدون سے قصبۂ ایسولی مین جاتا
اور وہان اُترتا یہ غلامون کی طرح اُسکی خدمت کرتے
الغرض بہرامؒ خط حضرت شیخ العالم کا لیگئے اور شیخ فخرالدین
کے پاس پہونچے شیخ فخرالدین نے سب کیفیت پوچھی بہرام
نے کہا ای شیخ فخرالدین حضرت ہاتھ پکڑنیوالی پیر نے
فیروزخان مجلس عالی کے لیے خط دیا ہے اور فرمایا ہے
کہ وہان ستور روغنگیر ہے یہ خط اُسکے ہاتھ مین ندینا
شیخ فخرالدین نے کہا ای بہرام جب حضرت شیخ العالمؒ

میان فریدؒ بطرف خطۂ قنوج روان شدند و
جامۂ مذکور را در راہ ظاہری بردند ہیچ یکے
نپرسید کہ تو کیستی و چہ می بری تا لب آب گنگ عبور شد
دانگی و درمی رہگذر لب آب ہیچکس ندادند و سود
نیکو یافت۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ کتابت بدست
بہرام برای مجلس عالی فیروزخان فرستادند
و او در قصبۂ ایسولی با سپاہ بود حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند ای بہرام آنجا ستور روغنگیر است بدست
او این کتابت ندہی و این اشارت بر شیخ فخرالدین
بود کہ سکونت ایشان در قصبۂ ایسولی ہمسایۂ
مجلس عالی مذکور بودہ است و چاشنی عشق ہم از
حضرت شیخ العالمؒ رسیده است و برگزیدۂ آنحضرتؒ
بود و پسر شیخ بختیارؒ داماد ایشان بود کہ از مریدان
آنحضرت از قصبۂ ایسولی میرفتی و در آنجا
فرود می آمدے ایشان خدمت عبیدانہ میکردند
الغرض بہرام کتابت تقویت حضرت شیخ العالمؒ
بر شیخ فخرالدینؒ مذکور رفت شیخ فخرالدین ہمہ
کیفیت پرسیدند گفت ای شیخ فخرالدینؒ حضرت
فرمودند آنکہ آنجا ستور روغنگیر است این کتابت بدست
او ندہی شیخ فخرالدین گفتند ای بہرام چون حضرت شیخ العالمؒ

کی مرضی یون ہی جامع مسجد مین آؤ اور ہمارے پاس بیٹھو وہان مجلس عالی بھی آئیگا جب وہ نماز پڑھ چکے اسوقت تم یہ خط ہمارے ہاتھ مین دینا تاکہ مین مجلس عالی کے ہاتھ مین دیدونگا بہرام رح نے کہا بہتر ہی الغرض بہرام جامع مسجد مین شیخ فخرالدین رح کے پاس گئے - اور بیٹھے جب مجلس عالی نماز پڑھ چکا بہرام رح نے حضرت شیخ العالم رح کا خط شیخ فخرالدین کے ہاتھ مین دیا انھون نے مجلس عالی کو دیدیا اور خط مین یہ مثنویان لکھی تھین -

ابیات کا ترجمہ - جو شخص کہ وہ اس سے ایکدم غافل ہے ۔ اسدم مین کافر ہے لیکن پوشیدہ ہے ۔ مت ہو جیو کہ غائب رہنا ہمیشہ ہو ۔ دروازہ اسلام کا اس پر بند ہو ۔ مجکو حاضر رہنا بخش اے میرے پالنے والے - کیونکہ مین غائب ہونے کی طاقت نہین رکھتا ہون ۔ جب مجلس عالی نے حضرت شیخ العالم کا خط پڑھا پہلے مصرعہ مین دیر تک اٹکے پھر دوسرے مصرعہ پر جان قربان کی بعد اسکے کہا ای شیخ فخرالدین ایسا فقیر یہان ہو اور تمنے مجکو خبر نکی ای شیخ فخرالدین پینس اور گھوڑا لیجا اور حضرت شیخ العالم کو یہان لاؤ اور میری جانب سے عذر عرض کرو اور کہو بادشاہ کا حکم ہے کہ فیروز خان حصار سے باہر نہ جاوے - اگر مین حضرت شیخ العالم کی خدمت مین قصبہ ردولی جاؤن اور بادشاہ سنے تو تکدر ہوگا

بر نیت در جامع مسجد بیا و برابر ما بنشین آنجا مجلس عالی هم بیاید چون از نماز فارغ شود آنگاه تو این کتابت را بدست ما بده تا بر دست مجلس عالی بدهیم بهرام گفت نیکو باشد - الغرض بهرام در مسجد جامع برابر شیخ فخرالدین رح رفت و بنشست چون مجلس عالی از نماز فارغ شد بهرام رح کتابت حضرت شیخ العالم رح بر دست شیخ فخرالدین رح داد ایشان مجلس عالی را دادند و در کتابت این مثنویات مسطور بود

ابیات هر آنکو غافل از وی یک زمان است ۔ در آندم کافر است اما نهان است ۔ مبادا غایبی پیوسته باشد ۔ در اسلام بروی بسته باشد ۔ حضورم بخش اے پروردگارم ۔ کہ من غائب شدن طاقت ندارم ۔ چون مجلس عالی کتابت حضرت شیخ العالم را خواند بر سر مصرعۂ اول دیری ماند بر مصرعۂ ثانی جان نشاند بعده گفت اے شیخ فخرالدین رح اینچنین درویش اینجا باشد و تو ما را خبر نکردی ای شیخ فخرالدین پالکی واسپ ببرید و حضرت شیخ العالم رح را این جا بیارید و عذر من کنید و بگوئید کہ فرمان سلطان بر من هست کہ تو بیرون حصار نشوی اگر ما بر حضرت شیخ العالم رح در قصبۂ ردولی برویم و سلطان بشنود تکدر خاطر شود

اور کہے گا کہ مجلس عالی نے عدول حکمی کی ہو جہ سے
میرا آنا نہیں ہو سکتا ہے ورنہ میں آپکے قدموں میں
غلام کی طرح حاضر ہوتا شیخ فخر الدین نے کہا اے
مجلس عالی حضرت شیخ العالمؒ ایک نہایت غالب اور
انتہا کے جذبہ والے ہیں ملاقات کے بعد نجانے کیا
پیش آئے مجلس عالی نے کہا اے شیخ فخر الدین یہی
معلوم ہوتا ہے کہ فقیر انتہا کے صاحب کمال ہیں یہ
کہکر سر جھکا لیا اور ایک گھڑی بھر سر جھکائے رہا
بعد اسکے جب سر اُٹھایا شیخ فخر الدین سے کہا
کہ حضرت شیخ العالمؒ کے مرید کو کیا حکم ہوتا ہے
مجلس عالی ایک پرکالہ تر اندام کا لایا اور حضرت
شیخ العالمؒ کے لیے نذر بھیجا اور بہرام کو دس روپیہ
دیے اور کہا اے بہرامؒ جاؤ اور میرا اسلام و نیاز
شیخ العالمؒ کے حضور میں پہونچاؤ بہرام روانہ ہوکر
حضرت شیخ العالمؒ کے حضور میں پہونچے حضرتؒ نے بہرام کو
دیکھتے ہی فرمایا کہ اے بہرامؒ میرا خط تمنے ستور روغنگیر کے
ہاتھ میں دیا اور میرا کہنا نہ سنا بہرامؒ نے اقرار کیا اور زمین پر سر رکھ دیا
نقل ہے کہ قاضی خان حاکم قصبہ ردولی کے گھر میں لڑکا
نہو تا تھا قاضی خان کے گھر کے لوگ حضرت شیخ العالمؒ کے معتقد
تھے اکثر اوقات راتوں کو حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت میں
حاضر ہوتے تھے اور لڑکا ہونے کیلیے عرض کرتے ایک روز حضرت شیخ العالمؒ نے

وبگوید کہ مجلس عالی بفرمانی کرد باین سبب آمدن ما
نمیشود واگرنہ تحت اقدام ایشان بندہ وار می رسیدم
شیخ فخر الدینؒ گفت ای مجلس عالی حضرت شیخ العالمؒ
درویشی لغایت غالب ونہایت جاذب است
بعد از ملاقات تا چہ احوال پیش آید مجلس عالی
گفت ای شیخ فخر الدینؒ ہمچنین می نماید کہ درویش
غایت برکمال ست این گفت وسر فرود آورد و ساعتی
ہمچنان ماند بعدہ سر برآورد شیخ فخر الدینؒ گفتند
کہ مرید حضرت شیخ العالمؒ را چہ اشارت میشود
مجلس عالی یک پرکالہ تر اندام آورد و
برائے حضرت شیخ العالمؒ فتوح فرستاد و بہرامؒ
را دہ تنگہ نقرہ داد و گفت اے بہرام برو و حد بہت
دعبو دیت من بحضرت شیخ العالمؒ
برسان۔ بہرامؒ روان شد و پیش حضرت
شیخ العالمؒ آمد حضرت شیخ العالمؒ بمجرد نظر افتادن
بر بہرام فرمودند کہ ای بہرامؒ کتابت ما بردست ستور روغنگیر
دادی وگفتہ ما نشنیدی بہرامؒ اعتراف نمود و سر بر زمین نہاد
نقل است کہ در خانۂ قاضی خان حاکم قصبۂ ردولی
پسر نمیشد اہلبیت قاضی خان معتقد حضرت شیخ العالمؒ
بودند اکثر اوقات در شبہا بر حضرت شیخ العالمؒ می آمدند و التماس
پسرے مے کردند روزی حضرت شیخ العالمؒ قدس سرہ

قاضی خان کے گھر تشریف لے گئے اور صحن مکان
مین جا کر کھڑے ہو گئے قاضی خان کی بی بی نے سلام
کیا حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا ای قاضی خان آج تمہارے
گھر مین ایک بیٹا آیا ہے بہت برخوردار ہو گا اُسی روز
قاضی خان کی بی بی حاملہ ہو گئین الغرض حمل کے دن
پوری ہونے کے بعد بیٹا پیدا ہوا قاضی نے دانیال نام
رکھا اور عرفاً اُنکو قاضی گدان کہتے تھے حکومت قصبہ
کی بالکلیہ اُنکے حوالہ ہو گئی اور یہ بھی حضرت شیخ العالمؒ
کے معتقد ہو گئے اور عشق کی چاشنی بھی حضرت
شیخ العالمؒ کی نظر کی برکت سے اُنکو نصیب ہوئی
اور ایسے صاحب ذوق و شوق ہو گئے کہ اکثر اوقات
وجد و حال کے غلبہ مین اپنے گھر کو لٹوا دیا سبحان اللہ
کیا خوب صاحب نظر تھے جنکی ایک نظر کے اثر
سے وہ کس درجہ تک پہونچ گئے۔

نقل ہے کہ میان سالار ایک معزز شخص تھے جو
ترکش بندی کرتے تھے اور تاتار خان کے نوکر تھے
ایک روز حضرت شیخ العالمؒ کے روبرو ایک پاؤن مین
ایک زرین موزہ اور خاص لباس پہنے ہوئے آئے
اور مرید ہونے کی درخواست کی حضرت شیخ العالمؒ کے
مرید کھگل کر رہے تھے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا
اس کھگل مین شریک ہو میان سالار حکم پاتے ہی

درخانہ قاضی خان یکایک رفتند و در صحن خانہ ایستادند
اہلبیت قاضی خان سلام کردند حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند اے قاضی خان امروز در خانۂ شما
پسرے آمدہ است نیکو برخوردار خواہد شد۔
ہمدران روز اہل بیت قاضی خان را حمل ماند
الغرض بعد انصرام مدت حمل پسر تولد شد قاضی
دانیال نام نہادند و در عرف ایشان را قاضی گدن
میگفتند حکومت قصبہ ہمہ در خواست ایشان گشت
و ایشان ہم معتقد حضرت شیخ العالمؒ گشتند و چاشنی عشق
ہم از برکت نظر حضرت شیخ العالمؒ نصیب ایشان شد
تا چنان اہل ذوق و شوق شدند کہ اکثر احوال
در غلبۂ حال خانۂ خود را غارت کنانیدند سبحان اللہ
زہی صاحب نظر کہ از تاثیر یک نظرش کار تا بکجا
رسید۔

نقل است کہ میان سالارؒ مردے معظم بود
کسب ترکش بندی می کرد و نوکر تاتار خان
بود روزے از روزہا پیش حضرت شیخ العالمؒ
با یک پا موزۂ مغرق بکسوت خاص آمد و
طلب ارادت کرد و در خانقاہ حضرت شیخ العالمؒ
مریدان گلابہ میکردند۔ حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند درین گلابہ در آئی در حال او

اسی ہیبت سے پوشاک اور موزہ وغیرہ پہنے ہوئے کھگل
مین شریک ہوگئے اور سارا دن کھگل مین مصروف رہے
حضرت شیخ العالمؒ نے انکی درخواست قبول کی اور
مرید ہونے کی ٹوپی عطا فرمائی۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ جامع مسجد مین اول
وقت تشریف لیجایا کرتے اور جانماز اپنی ہاتھ سے دیتے
اور قریب چالیس یا پچاس برس تک قصبہ ردولی
کی جامع مسجد مین نماز پڑھی لیکن یہ بھی نجانتے تھے
کہ جامع مسجد کسطرف ہی اسلیے کہ جب حضرت شیخ العالمؒ جاتے تو
شیخ بختیارؒ آگے آگے چلتے اور حق حق بلند آواز سے
کہتے جاتے تاکہ حضرت شیخ العالمؒ انکی آواز کی سہارے
پر رہ پیمائی فرماتے کیا خوب کمال اور کیا خوب جمال اور
وجد وحال اپنے معبود کی درگاہ سے حاصل تھا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کی فرزند بزرگون کے
بزرگ حضرت شیخ عارف احمد (روشن کی اللہ نے
انکی دلیل) اور حضرت شیخ العالمؒ کے اکثر مریدین
اور معتقدین مرتے دم تک برابر لفظ حق فرماتے
ہوے گئے ہین اور دوست سے جاملے ہین کیا خوب
جمال اور کیا خوب کمال تھا کہ حضرت کی مریدونکو بزرگی
واسطے اللہ سے حاصل تھا اور اسکے نام پر جان فدا
کرتے تھے۔

چنانچہ بود باکسوت وموزہ درگلابہ درآمد۔ تمام
روز درگلابہ بود وگلکاری کرد حضرت شیخ العالمؒ
او را قبول کردند وطاقیہ ارادت بدو عطا
فرمودند۔

نقل است کہ در مسجد جامع حضرت شیخ العالمؒ اوّل
وقت می رفتند وجانماز بدست خود می دادند
وقریب چہل یا پنجاہ سال در مسجد جامع قصبہ
ردولی نماز گزاردند فاما نمیدانستند کہ مسجد جامع
کدام طرف ست چون حضرت شیخ العالمؒ روان
میشدند شیخ بختیارؒ پیش می رفتند ولفظ حق حق
بلند می گفتند تا حضرت شیخ العالمؒ را آن آواز در
گوشش می افتاد وبسمت آن آواز می رفتند
زہی کمال وزہی جمال وسکر حال کہ در حضرت معبود
برخوردار میداشتند۔

نقل است کہ پسر حضرت شیخ العالمؒ شیخ المشائخ
حضرت شیخ عارف احمد انار اللہ برہانہ واکثر
مریدان ومعتقدان حضرت شیخ العالمؒ تا وقت
موت جان برابر اسم حق بر زبان رفتہ است و
بدوست پیوستہ اند زہی جمال وزہے کمال کہ با حضرت
حق ذوالجلال میداشتند وبر نام او جان
می دادند۔

نقل ہی کہ حضرت شیخ العالمؒ کے مریدین حضرتؒ
کے حضور مین سر جھکائے حاضر ہوتے اور سر جھکا بیٹھے رہتے سبحان اللہ
اس نشست مین کیسا جمال دیکھتے تھے جسمین مستغرق
ہو جاتے اور ابتک بھی حضرتؒ کے مریدین مین وہی
دستور جاری ہے کہ حضرتؒ کے مزار اور سجادہ نشین
کے سامنے زمین بوس کرتے اور بطور سجدہ سر
جھکاتے ہین - اور سجدہ کے طور پر جھکنا اگرچہ شرعًا
منع ہے ولیکن از روے باطن مسموع ہے اور اس
اعتراض کا جواب نہایت وضاحت کے ساتھ
علم ارادت مین دیا گیا ہے جو شافی اور کافی ہو اگر
چاہا اللہ برتر نے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اس مسئلہ
مین اختلاف ہے (جیسا کہ کتاب اشراق المذاہب مین
بیان کیا ہی اور اختلاف کیا ہی لوگون نی شکر کے سجدہ مین پس
امام ابو حنیفہ اور مالکؒ نے راضی ہوا اللہ ان سے نے فرمایا ہی کہ مکروہ ہی
اور اولی یہ ہی کہ فقط تعریف اور شکر کیا جائے بزبان سے
اور شافعیؒ اور احمدؒ نے فرمایا ہے کہ مکروہ نہین بلکہ
مستحب ہے) بعض مسئلون مین طریقت والے بزرگ
شافعیؒ مذہب پر بھی عمل کرتے ہین -

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اکثر یہ ابیات پڑھتے
اور بمقام شوق مین ولولہ جوش مارتا تھا ابیات کا ترجمہ
تو ساری عالم سی یار کے لئے شکستہ ہو گیا ہے ہان یار کیلیئے دونون جہان کو

نقل است کہ مریدان حضرت شیخ العالمؒ قدس سرہ
پیش حضرت شیخ العالمؒ سر پیش می آوردند و بسجدہ
پیش می رفتند و می نشستند سبحان اللہ تا در آن
حال چہ جمال میدیدند و مستغرق آن می گشتند
امروز ہمان سنت مریدان حضرت شیخ العالمؒ را
جاریست کہ پیش قبر حضرت شیخ العالمؒ و پیش صاحب
سجادۂ آنحضرتؒ سر بر زمین می نہند و سجدہ میکنند
اگرچہ در ظاہر ممنوع ست فاما در باطن مسموع ست
و جواب این بوضوح تمام در فن ارادت گفتہ شدہ
است شافی و کافی خواہد بود انشاء اللہ تعالی
دعوتہ و نیز باید دانست کہ این مسئلہ مختلف فیہ
ست کما قال فی اشراق المذاہب واختلفوا
فی السجود الشکر فقال ابو حنیفۃ و مالک
رضی اللہ عنہ یکرہ والاولی ان یقتصر
علی الحمد والشکر باللسان وقال
الشافعی واحمد لا یکرہ بل ہو مستحب - در
بعضے احکام مشائخ در مذہب شافعیؒ ہم
عمل دارند -

نقل ست کہ حضرت شیخ العالمؒ اکثر این بیت
میفرمودند و بر مائدۂ شوق جوش میزدند بیت
سختی شکستہ از ہمہ عالم برای یار ہے آری برای یار دو عالم

توڑ سکتے ہین + ای احمد تو جبتک مال اور مرتبہ اور جان اور جسم نہ ہاریگا + ہرگز عشق سے ذرا خوشبو تیرے دماغ مین نہو گی۔

نقل ہی کہ چمن نامی گویا نہایت خوش آواز تھا یہانتک کہ کہتے ہین کہ بجھا ہوا چراغ اسکے راگ سے روشن ہو جاتا اور اس راگ کو دیپک کہتی ہین ایک روز حضرت شیخ العالمؒ کے حضور مین گایا حضرت پر اسکے گانے سی بہت وجد و حال طاری ہوا یہانتک کہ خوش ہو کر چمن سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے اُسنے حضرت شیخ العالمؒ کا خرقہ مانگا فرمایا تو برداشت نکر سکیگا کوئی اور چیز مانگ اگرچہ وہ خرقہ ہی مانگے گیا آخر حضرتؒ نے اُسکو خرقہ عطا فرمایا چمن خرقہ فوراً پہنکر چلا گیا اور تین روز بعد پہننے کے اسکے فریاد کرتا ہوا حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت مین آیا اور عرض کی اے ہاتھ پکڑنیوالے پیر مجھکو ہاتھ پکڑنیوالے پیر کا خرقہ پہننے کی طاقت نہین ہے ہی تین روز تک مین آگ کے سمندر مین پڑا ہوا تھا اور نجات کا کنارہ نظر نہ آیا الغرض خرقہ حضرت شیخ العالمؒ کے سامنے رکھدیا اور حضرتؒ نے اپنا خرقہ لیکر پہن لیا اور فرمایا تو نے بڑی بات کی کہ تین روز تک فقیر کا خرقہ رکھا کہتے ہین کہ بعد اسکے چمن گویے کی بدن سے بدبو آنے لگی اور اب تک بھی اسکی اولاد مین ایک شخص جذامی ہوتا چلا آتا ہے

نقل ہی کہ حضرت شیخ العالمؒ نے شیخ بودھیؒ اودھیؒ کو خلافت کا جامہ مع اجازت عطا فرمایا اور شیخ بودھیؒ کی خانقاہ سے

توان شکست (دیگر) احمدا تا در نبازی مال و جاہ و جان و تن + ہرگز از عشقت نباشد شمہ اندر بشام +

نقل است کہ چمن مطرب بغایت خوش الحان بود کہ میگویند چراغ کشتہ از سرود او می افروختی کہ آنرا ہندی دیپک می گویند روزی پیش حضرت شیخ العالمؒ سرود کرد حضرت شیخ العالمؒ را دران حالت سماع وجد و ذوق بسیار شد تا بر چمن مذکور خوش شدند فرمودند بخواہ چہ میخواہی او خرقہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ خواست فرمان شد تحمل نخواہی کرد چیزی دیگر بخواہ او ہمان میخواست حضرت شیخ العالمؒ خرقہ بدو عطا فرمودند او خرقہ مذکور فی الحال پوشیدہ بازگشت تا سہ روز پوشیدہ بر خود داشت بعدہ بر حضرت شیخ العالمؒ فریاد کنان آمد و عرض کرد ای پیر دستگیر مرا طاقت پوشیدن خرقہ پیر دستگیر نماندہ است کہ سہ روز در دریای آتش افتادہ بودم و کنارہ نجات ندیدم الغرض خرقہ آوردہ پیش حضرت شیخ العالمؒ بنہاد و حضرت شیخ العالم خرقہ خود گرفتند و پوشیدند و فرمودند بسیار کردی کہ آن خرقہ فقیر تا سہ روز داشتی منقولست کہ چمن مطرب مذکور بعد ازان نتن بدن شد اکنون نیز یکے از اولادش بہشتی شدہ می آیند۔

نقل ست کہ حضرت شیخ العالم شیخ بودھی اودھیؒ را جامہ خلافت با اجازت عطا فرمودند و شیخ بودھی از خانقاہ

باہر نکلکر بزرگوں کے طریقہ پر کسیکو مرید کیا اور حضرت شیخ العالم
کے حضور مین شیرینی لائے حضرت شیخ العالم کو غصہ آگیا
مجمع مین بیٹھے تھے فرمایا مسلمانون تم گواہ رہو کہ مین نے لودھی سے
خلافت چھین لی کہتے ہین کہ شیخ لودھی جب تک زندہ رہے
چلاتے اور آگ مین جلتے رہے اور کہتے تھے آہ شیخ احمد ماریو ماریو۔

نقل ہے کہ سید کبیر حضرت شیخ العالم کے حضور مین کھڑے
ہوئے اور مرید ہونے کی درخواست کی حضرت شیخ العالم
ہمیشہ آنکھین بند کیے رہتے تھے حضرت نے باطن کے
استغراق سے ظاہر کی آنکھ نہین کھولی اور باطن کی
نظر سے سید کبیر کو دیکھا سید کبیر فوراً ایسے مست ہوئے کہ
اپنے آپ سے بے آپ ہو گئے اور پھر ہوش مین نہ آئے مست
ہاتھی کی طرح دیوانہ رہتے تھے۔ ایک روز ایک کنجڑے
کے گھر مین گھس گئے ایک ٹوکرہ ترکاری کا اُسکے گھر مین
رکھا تھا سب کھا لیا بعد اسکے ایک تیلی کے یہان گھس گئے
ایک طبق تلون سے بھرا ہوا رکھا تھا سب کا سب کھا گئے
یہ لوگ حضرت شیخ العالم کے گھر فریادی گئے کہ آج
سید کبیر نے ہماری گھر مین گھس کر فلان فلان چیزین
کھالین۔ غرض اسی حالت مین تھے کہ دُنیا سے آخرت
کو کوچ کیا۔ اور سید کبیر کا مزار پکریا کے نیچے کوچے کے
درمیان مین پچھم جانب حضرت شیخ العالم کے روضہ
کے قریب واقع ہے۔

بیرون آمده بطریق شیخان یکے را مرید کرد و شیرینی پیش
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ آورد حضرت شیخ العالم
در غضب آمدند و در مجمع نشستہ بودند فرمودند مسلمانان
شما شاہد باشید کہ ما خلافت از لودھی کشیدیم منقول است
مادام کہ شیخ لودھی مذکور زیست شب و روز نالہ میزد
و در آتش می سوخت و می نالید و مے گفت آہ شیخ احمد
ماریو ماریو۔

نقل است کہ سید کبیر پیش حضرت شیخ العالم ایستاد
و طلب ارادت کرد حضرت شیخ العالم چشم بستہ دائم
می ماندند چشم ظاہر از چشم باطن نکشودند و نظر باطن
بر سید کبیر نگریستند در حال چنان مست شد کہ از
خود بے خود شد باز در ہوشیاری نیامد دیوانہ چون
فیل مست می بود روزی در خانہ ترہ فروشی درآمد
یک سبد سبزی در خانہ او بود کل خورد بعدہ در خانہ
روغنگرے درآمد کندورے پر کنجارہ بود کل خورد
ایشان پیش حضرت شیخ العالم بفریاد آمدند کہ امروز
سید کبیر در خانہای ما درآمد و چنان خورد و درین
اشتیاق بودند کہ از دار الفنا بدار البقا رحلت نمودند
و قبر سید کبیر دیوانہ در زیر درخت پکریا در میان کوچہ
طرف مغرب نزدیک روضہ حضرت شیخ العالم
واقع ست۔

ایک روز سید زین الدین اودھ کے مقطع بہرلیہ کے
قریب اُترے تھے شیخ کمال الدین موصوف نے شیخ العالمؒ
کے حضور مین آکر زمین بوس کیا اور غلامون کے مانند
کھڑے ہوکر عرض کی اگر حکم ہو تو یہ غلام سید زین الدینؒ
سے ملاقات کرے حضرت شیخ العالم نے پوچھا کسلیے
جاتے ہو کیا چاہتے ہو کہ بھینسے کا سینگ کھاؤ
الغرض وہ گئے جب لشکر سید زین الدین کے قریب
پہونچے اتفاق سے بھینسا چھوٹ گیا تھا شیخ
کمال الدین کے پاس آیا اور فوراً شیخ کمال الدین
کو سینگ پر اوٹھا کے زمین پر دے پٹکا شیخ کمال الدین
کو کاری زخم لگا کہ لوگ چارپائی پر ڈالکر حضرت شیخ العالم
کے حضور مین لائے حضرت شیخ العالمؒ نے
فرمایا تو نے نہین مانا جب تک کر پا نہین لیا۔
نقل ہی کہ مولانا امیر احمد کلام مجید کا صندوق لکھکر
حضرت شیخ العالمؒ کے حضور مین لائے یہ شیخ اشرف
جہانگیر کے خلیفہ تھے بچون کو تعلیم دیا کرتے تھے اور
لکھائی کی مزدوری سے اوقات بسر کرتے تھے حضرت
شیخ العالم دس روپیہ دیتے تھے اونھون نے نہین
لیے قاضی رضی بڑے امیرون مین تھے ردولی کے
قریب اُترے ہوئے وہ اس صندوق کو لیگئے قاضی نے بھی
دس روپیہ دیے مولانا امیر احمد حضرت شیخ العالمؒ کے پاس آئے

روزے سید زین الدین مقطع اودھ قریب بہرلیہ
فرود آمده بودند شیخ کمال الدین مذکور پیش حضرت
شیخ العالمؒ آمد و سر بر زمین نهاد و عبیدانه بایستاد
عرض کرد اگر فرمان شود این بنده ملاقات سید
زین الدین نماید حضرت شیخ العالمؒ فرمودند که برائے
چه میروی میخواهی که سرون جاموش لبستانی
الغرض او رخصت چون قریب لشکر سید زین الدین
شد جاموش رها شده بود نزدیک شیخ کمال الدین
آمد فی الحال شیخ کمال الدین را بالائے سرون سوار کرده
از زمین انداخت شیخ کمال الدین را زخم
کاری رسید و در چارپائی کرده پیش حضرت
شیخ العالم آوردند حضرت شیخ العالم فرمودند
نماندی تا آنکه نیافتی۔
نقل است که مولانا امیر احمد صندوق مصحف نوشته
پیش حضرت شیخ العالم آوردند ایشان خلیفهٔ
شیخ اشرف جهانگیر بودند بچگان را تعلیم میکردند و
اجرت کتابت میخوردند حضرت شیخ العالم ده تنگه
میدادند ایشان نگرفتند قاضی رضی از امرائے کبار
بود قریب ردولی فرود آمده بود ایشان آن
صندوق را بردند قاضی هم ده تنگه دادند
مولانا امیر احمد بر حضرت شیخ العالم لرح آمدند

اور کہا ای مخدوم چونکہ آپ نے دس روپیہ میر صندوق
کا ہدیہ قرار دیا اللہ برتر نے اسمین کمی و زیادتی نہین فرمائی
حضرت شیخ العالم نے وہ صندوق قاضی رض سے اپنے
فرزند شیخ المشائخ شیخ عارف رح کے پڑھنے کو منگا بھیجا
اور شیخ المشائخ شیخ عارف احمد بھی مولانا امیر احمد ہی سے
پڑھتے تھے قاضی رضی نے فوراً صندوق حضرت شیخ العالم
کے پاس بھیجدیا وہ صندوق ابتک حضرت شیخ العالم
کے گھر مین موجود تھا ردولی حادثۂ غدر مین لٹ گیا۔
نقل ہی کہ خواجہ معین کے فرزند کا شیخ نام تھا وہ حضرت
شیخ العالم کے محلہ مین رہا کرتے تھے اس لڑکے نے
کسی نزدیک کی نزدیک سے حضرت شیخ العالم کے روبرو
کے سامنے بدفعلی کی بعد چند روز کے وہ لڑکا غائب ہوگیا
تھا اور اسکے چند روز بعد مرگیا برخورداری نصیب نہوئی
نقل ہی کہ حضرت شیخ العالم اکثر اوقات دریاے باطن
کے غلبۂ جوش سے کمال لطف کے ساتھ یہ مصرعہ
زبان مبارک پر لایا کرتے تھے مصرعہ بادشاہی کا
تاج ہمارے لڑکون کے سر پر ہے اللہ جانتا ہی کہ مراد
اس ارشاد کی کیا تھی لیکن اکثر مرید حضرت شیخ العالم
کے عاشقون کے مانند سرمست وحدت ہوتے ہین
اور اہل وحدت عاشق دونون جہان کے بادشاہ
ہین شاید کہ یہ ارشاد عام خوشخبری بھی ہو

وگفتند اے مخدوم چون شما دہ تنکہ ہدیہ صندوق مین
کردند اللہ تعالی ازان زیادت ونقصان نکرد حضرت
شیخ العالم آن صندوق را از قاضی رضی طلبیدہ فرستاد
بجہت خواندن پسر خود شیخ مشائخ شیخ عارف احمد شیخ المشائخ
شیخ عارف احمد ہم بر مولانا امیر احمد مذکور میخواندند قاضی
رضی فی الحال صندوق مذکور حضرت شیخ العالم
فرستادہ اند آن صندوق تا امروز در خانہ حضرت
شیخ العالم بود در حادثۂ غوغاے ردولی بتاراج پیوست
نقل است کہ پسر خواجہ معین را بود او در محلت
حضرت شیخ العالم رح بماندے آن پسر با دختری
نزدیک پیش حضرت شیخ العالم مباشرت کرد
بعد از چند روز آن پسر محجوب شدہ بود بعد از چند
گہے بمرد و برخورداری نیافت۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالم بیشتر اوقات
از غلبۂ جوش دریاے باطن موج براوج میزدند
وبزبان حال بلطف کمال این سخن مے فرمودند
مصرعہ چتر شاہی بر سر ما لان ماست + واللہ اعلم
مراد این سخن چہ باشد لیکن اکثر مرید آن حضرت
شیخ العالم عشاق صفت سرمست وحدت میباشند
و عاشقان اہل وحدت شاہان ہر دو جہان
اند و شاید کہ این سخن بشارت عام ہم باشد

کہ ہمارے سب مرید دولت وسعادت سے بہرہ مند
اور صاحب نجات ہین اور یہ سب بھی بادشاہ ہین
اور یہی فرماتے تھے کہ ہمارے کبوترون نے صید
نہین کھایا اللہ جانے اسکی مراد کیا ہو کہ مرید ہمارا مقام
اعتقاد سے نہین ہٹتا ہی اور دوسری طرف متوجہ نہین
ہوتا اور یہ بھی مراد ہو کہ ہمارے مرید کو ہماری حضور اور غیبت
اور زندگی اور موت کے بعد قیامت تک ایک جیسا
معاملہ ہی اس حقیر کے مریدون سے جو کوئی سچا قدم
طلب حق کی راہ مین رکھتا ہی اور طلب حق کرتا ہے
ہماری ولایت باہدایت اسکو کافی ہوتی ہی اور وصول
مقصد تک یہی ولایت رہنما رہتی ہی یون کہ راہ خدا مین
اسکو کوئی گمراہی اور بہک پیش نہین آتی اور نفس وشیطان
اسپر غلبہ نہین پاتے عاجز اور ناامید ہو جاتے ہین اور یہی فرماتے
تھے کہ جو کوئی ہمارے دائرہ مین داخل ہوا اسپر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی
نقل ہی کہ حضرت شیخ العالم فرماتے تھے ذات حق بے
نام ونشان ہی اگر اسمار حق مین سے کسی نام پر اس
پاکذات کا اطلاق کرین تو اسم حق سے بہتر وبالاتر نہو گا
کیونکہ معنی اسم حق کے سزاوار تمام کلمات کمالات اور ثابت
بذات کے ہین اور ذات پاک حق کی تمام کمالات
کے صفات سے موصوف اور ثابت ہے پس اطلاق
اسم حق کا ذات پاک پر اطلاق بروجہ کمال ہو گا

کہ ہمہ مریدان ما بہرہ مند دولت وسعادت اند
واہل نجات اند وایشان نیز شاہانند ونیز میفرمودند
کہ کبوتران ما صید نخوردند واللہ اعلم کہ مراد این چہ باشد
کہ مرید ما از پایہ صدق واعتقاد نلغزد وبدیگرے
نیاویزد وشاید کہ این ہم مراد باشد کہ مرید ما را در حضور
وغیبت ما ودر حیات وممات ما یکسانست تا انقراض
عالم ہر کہ از مریدان این حقیر قدم صدق در راہ طلب
حق نہد ودر طلب حق درآید ولایت باہدایت ما
او را کافی باشد تا کہ رہنمونی ووصول بمطلوب
او ہم از ولایت شود چنانکہ او را در راہ خدا
ہیچ ضلالت وغوایت پیش نیاید وشیطان و
نفس از وے مقہور ومایوس آید ونیز میفرمودند
ہر کہ در دائرہ ما گذر کند آتش دوزخ بروے
حرام گردد
نقل است کہ حضرت شیخ العالم مے فرمودند
کہ ذات پاک حق بے نام ونشان ست امّا اگر اسمے
از اسماء حق آن ذات پاک را اطلاق کنیم بہتر وبالاتر
از اسم حق نباشد کہ معنی اسم حق سزاوار ہمہ کلمات
کمالات ثابت بذات است وذات پاک حق موصوف
بصفات ہمہ کمالات وثابت بذات ست پس اطلاق اسم
حق بر ذات پاک حق را اطلاق بروجہ کمال باشد۔

یہانتک کہ یہ اسم حق حضرت شیخ العالم اور اُن کے مریدون
اور فرزندون کی زبان پر جسنے اُن کی خانقاہ مین اعتقاد
کا سر جھکایا ہی ایسا جاری تھا کہ جو سانس باہر نکالتے اور
جو سانس اندر لیجاتے تھے ذکر حق مین لیجاتے تھے اور
جو قدم زمین پر رکھتے تھے ذکر حق مین رکھتے تھے یہانتک
کہ بجاے سلام علیکم اور بجاے الحمد للہ چھینک کے اور ہر کام
اور ہر نیت کے شروع اور آخر مین اس نام کی عادت
ہوگئی تھی چنانچہ بعد صلوۃ اور تکبیر اور فاتحہ اور مانندان کاموں
کے تین بار یہ نام حق باآواز بلند لیتے تھے اور دنیا کے
کامون مثل خرید و فروخت وغیرہ کاروبار مین بھی اسم
حق اور جمال حق مین انکو حالت استغراق رہتی اور آج
تک یہ طریقہ حضرت شیخ العالم کے مریدون مین جاری
ہی اور عام اجازت ہی بلکہ یہ حضرت شیخ العالم کے مریدون
کی نشانی ہی اور اسی سے ان کو حق گو اور حقانی کہتے ہین
اور اگر کوئی منکر اسکا منکر ہوتا اور کہتا ہی کہ یہ قسم بدعت ہی
جائز نہین تو یہ بالکل جہل وحماقت یا حسد ہی پناہ مانگتے
ہین ہم اللہ کی اس سے اور یہ سب جوانمردون کے کمالات
اور راہ حق کے جانبازون کے حالات کی قلیل سے ہی
اتباع سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مین سے اس موقع پر
رسالہ مکیہ مین کہتے ہین کہ یہ نام حق اس گروہ کی اصطلاح مین
اللہ جل وعلی کا اسم ذات ہی اور اُسکی حقیقت لا و صفات

تا آنکہ آیت اسم حق بر زبان حضرت شیخ العالم و مریدان
حضرت شیخ العالم و فرزندان حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ و ہر کہ دران خانقاہ سر باعتقاد فرود آوردہ است
چنان جاری بودہ است ہر دمیکہ بر می آوردند و فرو
میبردند بذکر حق می بردند و ہر قدمیکہ بر زمین مے نہادند
بذکر حق می نہادند تا بحدیکہ در محل سلام علیکم و بجاے
الحمد للہ بعد از عطسہ این نام عادت و خوی ایشان گشتہ
بود بحدیکہ در نماز و پایان ہر کارے چنانچہ بعد از صلوۃ
و تکبیر و فاتحہ و مانند این اسم حق سہ کرت بلند میگفتند
و در امور دنیاوی نیز از خرید و فروخت و مانند آن ہر چہ
بودی از کاروبار جمال ایشان مستغرق باسم حق و با حق
بودی و الی یومنا این طریق و این سنت بر مریدان
حضرت شیخ العالم جاری ست و اجازت عام است و این
علامت مریدان حضرت شیخ العالم است و این جہت
ایشان را حق گوے و حقانی گویند و اگر این را منکرے
منکر بود و گوید کہ این نوع بدعت است روا نباشد
و این از محض جہل و حماقت بود و یا از حسد باشد نعوذ باللہ
منہا و این ہمہ از جملہ کمالات مردان و حالت جانبازان
در راہ تعلق است در اتباع سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم اینجا در رسالہ مکیہ میگوید کہ این اسم حق در اصطلاح
اینطائفہ اسم ذات حقست جل وعلی و الحقیقۃ و صفاتہ

یعنی اسم حق کا اطلاق ذات پر کرتے ہین اور اسم حقیقت
کا اطلاع مرتبہ صفات مین کرتے ہین جب مرید دنیا ترک
اور حدود نفس سے تجاوز کرتا ہے اور اسکی خواہش عالم
صفا کی جانب آتی ہی یہ گروہ کہتا ہی کہ یہ مرید عالم حقیقت
مین آیا اور مقامات حقایق میں پہونچا اگرچہ یہ مرید ابتک عالم
صفات واسماء مین ہوا اور جب مرید نور ذات کی طرف پہونچتا
ہی تو یہ گروہ کہتا ہی حق جل وعلی کی جانب پہونچا یعنی واصل
حق ہوا اور یہ استعمال اس گروہ کے درمیان مین ہی اور
کم ہی کہ یہ گروہ حق وحقیقت کو ذات وصفات غیر مین استعمال
کرین پس اسم حق بہت اس گروہ مین جاری ہوتا ہے
کیونکہ یہ لوگ وہ گروہ ہین جنکا کہنا اور سننا اور دیکھنا اور
جملہ قول اور فعل انکے حق بحق ہین دوسرے یہ کہ اسم حق
اور ذکر حق حسن ہی اور حسن ہمیشہ جائز ہی ہر حال اور ہر وقت
مین قیامت تک بزرگون کے قطب عارفون کے پیشوا
عاشقون کے سردار واصلون کے امام سید محمد گیسو دراز
پاک کیا اللہ نے انکا دل اپنے رسالہ اذکار مین فرماتے
ہین و منہا ذکر الحق یقول کلمۃ الحق کما یقول الاربعۃ الاذکار
لاکن الربط الاخیر لیضرب علی القلب ضرب من الربط فیہا
وفی ہذا الذکر یتجلی الذکر اشیاء مخوفہ من الجلال
فمن تحمل لذلک وصبر علیہ صار لائقا لکثیر من
الامور الشریفۃ والنشار بجملۃ ثلثہ ارکان

یعنی اسم حق را اطلاق بر ذات کنند اسم حقیقت را
در مرتبہ صفات اطلاق کنند چون مرید ترک دنیا کند
و تجاوز کند از حدود نفس و ہوای او درآید در عالم صفا
بگویند این طائفہ کہ درآمد این مرید در عالم حقیقت برسید
بمقامات حقائق اگرچہ باشد این مرید ہنوز در عالم صفات
و اسماء و ہر گاہ کہ برسد مرید روے نور ذات میگویند
این طائفہ کہ رسید سوی حق جل وعلی یعنی واصل
حق گشت و این استعمال درمیان این طائفہ است و
اندک است کہ استعمال کنند اینطائفہ حق حقیقت را
در ذات صفات غیر پس اسم حق بسیار درمیان این طائفہ
جاری باشد کہ ایشان قومے اند کہ گفتن ایشان حق ہست و شنیدن
ایشان حق است و دیدن ایشان حق ہست و جملہ افعال و اقوال
ایشان حق بحق ہست و دیگر آنکہ اسم حق و ذکر حق حسن
است و حسن ہمیشہ جائز است در ہمہ حال و در ہمہ اوقات
تا قیامت قطب المشائخ مقتدی العارفین قدوۃ العاشقین
امام الواصلین سید محمد گیسو دراز قدس سرہ فی رسالۃ
الاذکار منہا ذکر الحق یقول کلمۃ الحق کما یقول الاربعۃ الاذکار
فی لاکن الربط الاخیر لیضرب علی القلب والنشار یضرب
بعین بعینہا ما لیضرب من الربط فیہا و ہذا الذکر یتجلی
للذاکر اشیاء مخوفہ من الجلال فمن تحمل لذلک و صبر علیہ
صار لائقا لکثیر من الاربعۃ من الامور الشریفۃ والنشار بجملۃ ثلثہ ارکان

ویقول من الضرب خفی منہا ذکر حق ابتدا فی الجانب
الایمن حق بسکون القاف ثم یضرب ثانیا علی القلب خفی بالاباء
التکلم ومنہا حق خفی یبتدء الحق من الیمین ثم یقول خفی من
الیسار ثم یضرب الربط علی القلب بقولہ ہو اور یہ ذکر مقصود
سے کچھ فائدہ ذاکر کو نہین دیتے مگر بواسطہ تلقین اور اجازت
کے اور اون شرائط کے ساتھ جو انمین ہین اور ایک جماعت
سے نقل اور قطعی سنا ہوا ہی کہ آواز نام حق کی عالم غیب سے
بیشک و شبہہ اور سچے مریدونکو حضرت شیخ العالم کی خانقاہ
کے گرد سے اور جہان کہین سے ہو کمال عظمت و لایت
حضرت شیخ العالم کی وجہ سے ہر ایک مرید کو پہونچتی تھی اور
ہر ایک کھلی آنکھون سے سنتے تھے چنانچہ یہ بدنصیب
زمانہ کا بت پرست اور بدکردار کہ کمترین ساکنان اس
حضرت بزرگ اور قطب اولیا سے ایک رات یارونکے مجمع
کے اندر شوق عشق مین عاجزون اور بیچارون کے
مانند بیٹھا تھا اور وہ وقت اس ضعیف کے اس راہ
مین داخل ہونیکا ابتدائی وقت تھا اور گھربار اور مہربان
ماں سے جدا ہوکر عشق کے تپاک مین پڑچکا تھا یکایک
اس ضعیف کے بڑے بھائی مبارک فنا اس
ضعیف کے سر پر اور نصیحت کی گرم زبان سے بہت
کچھ شفقت ارزانی فرمائی اور ہاتھ پکڑ کر گھر مین لیگئے
اور وہ رات رمضان شریف کی راتون سے تھی

ویقول فی الضرب خفی منہا ذکر حق خفی ابتداء
فی الجانب الایمن حق بسکون القاف ثم یضرب
ثانیًا علی القلب خفی بالباء المتکلم ومنہا حق خفی یبتدء
الحق من الیمین ثم یقول خفی من الیسار ثم یضرب
الربط علی القلب بقولہ ہو این اذکار از مقصود ہیچ
فائدہ ندہد مر ذاکر را مگر بتلقین واجازت وشرائطے
کہ در انست ونقل جمعے واستماع قطعی است کہ
آواز اسم حق از عالم غیب لاشک فیہ ولاریب مریدان صادق
را از گرد خانقاہ حضرت شیخ العالم واز ہر جا کہ باشد
از کمال عظمت ولایت حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ ہر یکی را میرسید و ہر یک معاینۃً می شنیدند
چنانکہ مدبر روزگار بت پرست بدکردار از کمینہ
سکان آستانۂ آن حضرت علیا وقطب اولیاست
شبی در مجمع یاران در شوق عشق چون درماندگان
وبیچارگان نشستہ بود وآن ہنگام در ابتدای درآمدن
این ضعیف درین راہ بود وانقطاع از خانمان ومادر
مہربان کردہ در تاپاک عشق افتادہ بود ناگاہ برادر
بزرگ این ضعیف قدم لطیف بر سر این ضعیف
آوردند وبزبان گرم نصیحت بشفقت بسیار
ارزانی فرمودند ودست گرفتہ در خانہ بردند
وآن شب از شبہای ماہ مبارک رمضان بود

زمانہ بہار کا کنارہ آسمان سے بے غبار کے صاف چاند
نکلتا تھا یہ ضعیف چارپائی پر والدہ کی خدمت مین بیٹھا
یکایک آواز حق کی غیبی پچھم کیجانب سے آئی یہ ضعیف سر
ڈالے ہوئے درد عشق مین مبتلا تھا کہ مین نے سر اوٹھایا ایک
گھڑی گذری ہوگی کہ پھر آواز حق کے پچھم اوتر کے گوشہ
سے آئی مین مکان کے صحن مین جاکر کھڑا ہوا جناب والدہ
اور اور لوگ جاگ پڑے ایک گھڑی بھی نگذری تھی
کہ پھر آواز حق کی اوتر کی طرف سے آئی کہ سب نے سنی
جب ہمنے تحقیق کیا تو کوئی مکان کے گرداگرد مین نہ تھا
اور تخمیناً آدھی رات کا وقت ہوگا جناب والدہ سے
مین نے عرض کیا مجکو معذور جانیے کہ میرا کام میرے
اختیار مین نہین حضرت مخدوم العالم کی ولایت مجکو
اس طریقہ سے اپنی طرف کھینچتی ہے مجکو رہائی دیجیے انھون نے
مجکو رہائی دی اور اس عذر کے سبب سے معذور جانا
جب یہ فقیر دیر تک عبادت مین بیٹھتا اور مجاہدہ اور ریاضت
کرتا تھا تو ہر رات کو تہائی رات گذرنے کے بعد نور فیض
کا پرتو مجھپر پڑتا تھا ایسا معلوم ہوتا کہ عالم کے پہاڑ سر پر
رکھدیے یا کہ دریاے قلزم کے نیچے لیگئے مقام شفاعت اور کمال
ولایت حضرت شیخ العالمؒ سے غیبی آواز حق آتی اور فوراً مین اس
حال سے نجات پاتا اور اُٹھ کھڑا ہوتا اور تہجد ادا کرتا اور جب مجھپر
نیند کی غفلت طاری ہوتی اور قریب تھا کہ تہجد کا وقت گذر جائے

ہنگام بہار از افق آسمان بے غبار ماہ تابان طلعت مینمود
این ضعیف آمدہ بالاے چارپائی خدمت والدہ نشستہ ناگاہ
آواز حق از عالم غیب از جانب غرب آمد این ضعیف سر فرود
افگندہ بالام عشق دردمند بود سر برآوردہ ساعتی گذشتہ
باز آواز اسم حق از بین الشمال والغرب برآمد این ضعیف
در صحن خانہ رفت در استادہ شد جناب والدہ و دیگر آدمیان
ہمہ بیدار شدند ساعتے نگذشت کہ باز آواز اسم حق از عالم
غیب از جانب شمال برآمد چنانچہ آن ہمہ شنیدند چون تفحص
کردیم گرد خانہ کسے نبود و موازنہ نیم شب از شب گذشتہ بود
بخدمت والدہ عرض کردیم این ضعیف را معذور دارید کہ کار
این ضعیف بر دست این ضعیف نیست ولایت حضرت مخدوم العالم
رضی اللہ عنہ برین نوع این ضعیف را بخود میکشد بارہا ایشان
مارا رہا کردند و بعذر و معذور داشتند چون این فقیر دراز بلبیات
وی نشست و مجاہدہ و ریاضت می پیوست ہر شبے از
شبہا چون مقدار دو ثلث شب گذشتے عالم فیض بر دیدہ
فقیر می تافتی چنان بودے کہ کوہہاے عالم بر سر نہادند
در زیر دریاے قلزم بردند از مقام شفاعت واز
کمال ولایت حضرت شیخ العالمؒ آواز حق از غیب
مے آمدے و در حال نجات می یافتم و منجاستم
و تہجد ادا مے کردم و ہر بار کہ غفلت خواب این فقیر
در آمدے و قریب بودے کہ وقت تہجد بردو

فوراً ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ العالمؒ خواب مین میرے
سر پر آموجود ہوتے اور عتاب کے طور پر فرماتے اٹھ وقت
تہجد جاتا ہی اور مین فوراً گھڑا ہوتا اور یون ہی اگر بعد ادائے
تہجد کے نیند کی غفلت آتی اور قریب ہوتا کہ صبح کی نماز کا وقت
جاتا رہے اسطرح حضرت پیر دستگیر دستگیری کرتے اور نیند
کی غفلت سے ہوشیار کردیتے اور ارادت اور اجازت
میری حضرت شیخ العالمؒ کے ساتھ عالم معاملہ مین پہلے
ہی درست ہوتی تھی بعد اسکے حضرت شیخ العالم کے پوتے
وقت کے شیخ حضرت شیخ محمد (دراز کرے اللہ سایہ انکا
اور بلند کرے مرتبہ اونکا) سے مین نے بیعت کی اور اجازت
کا شرف حاصل ہوا اور حضرت شیخ العالمؒ نے عالم معاملہ
مین کتنی مرتبہ مجھپر لطف فرمایا اور ہاتھ پکڑ کے کرم کی زبان سے
فرمایا کہ مین نے تجکو خدا تک پہونچا دیا اسپر اللہ کا شکر ہی اور
اسقدر معاملہ میرا حضرت شیخ العالم کے ساتھ تھا کہ حد اور
شمار مین نہ آئیگا کوئی نادر ہی وقت ہوتا ہی کہ مجکو اس سے
غفلت ہوتی ہوا اور یہ معاملہ میرا ظہور ولایت خدمت شیخ العالمؒ
مین حضرت شیخ العالمؒ کی وفات پر چالیس سال گذرنے کے بعد
تھا تو اسکے پیشتر کیا کچھ ہوا ہوگا اگرچہ ظاہر مین کہتے ہین کہ
اولیا کو وفات پر چالیس برس کے گذرنے کے بعد مرتبہ نبوت تک
پہونچ جاتے ہین اور اسلیے اعلی سے ادنی کیطرف نہین آسکتے لیکن
حضرت شیخ العالمؒ کی ولایت درجہ کمال کی ہی اور قیامت تک رہیگی

درحال حضرت پیر دستگیر حضرت شیخ العالمؒ درعالم واقعہ
بر سر وقت فقیر میرسیدند و بطریق عتاب میفرمودند برخیز وقت
تہجد میرود و این فقیر در حال میخواستی و تہجد ادا
میکردی و ہمچنین بعد از ادائے تہجد چون غفلت خواب
درآمدی و قریب بودی کہ وقت نماز فجر برود ہمچنان حضرت
پیر دستگیر دستگیری میکردند و از غفلت خواب بہوشیاری
درمی آوردند و ارادت و اجازت این فقیر با حضرت
شیخ العالمؒ درعالم معاملہ اول درست گشت بعدہ با نبیرۂ
حضرت شیخ العالمؒ شیخ الوقت حضرت شیخ محمد ظلہ و علی قدرہ
بیعت کردیم و بشرف اجازت مشرف گشتیم و حضرت شیخ العالمؒ
این فقیر را در عالم معاملہ چندبار لطف کردند و دست گرفتہ
بزبان کرم فرمودند کہ ترا بخدا رسانیدم الحمد للہ علی ذلک
و چندان معاملہ این فقیر را با حضرت شیخ العالمؒ بود کہ
در حد و عد نیاید تا در وقتے باشد کہ غفلت از ان بودہ
باشد و این معاملہ را در ظہور ولایت حضرت شیخ العالمؒ
بعد چہل سال از رحلت حضرت شیخ العالم بودہ است
تا پیش ازین چہ بودہ باشد اگرچہ در ظاہر میگویند
کہ اولیا را بعد وفات گذشتن مدت چہل سال از قبر
ولایت بمرتبہ نبوت مے رساند بنابران از اعلے
بسوے ادنی آمدن نمیتوانند فاما حضرت شیخ العالمؒ
را ولایت بر کمال است و تا انقراض عالم خواہد ماند

ای بھائی اگر تو شبہہ رکھتا ہی اور شک کی طرف جاتا ہی سچے اخلاق
کے ساتھ داخل ہو اور دریافت کر خبر مثل دیکھنے کے نہین ہوتی

نقل ہی کہ شیخ بختیارؒ سوداگری کو جاتے اور بہت دن
گذر جاتے کہ بی بی انکی خبر خیریت نہ پاتی تو ایک نان
(روٹی) ایک سیر اور ایک دانگ کی پکا کر اور ایک دانگ دودھ
شکر اور ایک دانگ گھی ڈالکر لاتی اور حضرت شیخ العالم کے
حضور مین رکھتی اور اپنے خاوند کی خبر ہاتھ پکڑنے والے
پیر سے پوچھتی اور معلوم کرکے اپنے مقام اور آرامگاہ کو
واپس جاتی اور وہ نان مشہور ہوگئی کہ بلا مین پھنسے ہوئے
اور مشکل مین پڑے ہوے کو اس سے نجات میسر ہوتی حضرت
شیخ العالمؒ نے اس روٹی کا نام توشہ فرمایا غرض وہ حضرت شیخ بختیارؒ
ایک مدت تک یہی کرتی رہین ایک روز بغیر توشہ کے خبر دریافت کرنے
آئین حضرتؒ نے فرمایا جاؤ توشہ لے آؤ بختیارؒ آتا ہی فلان
منزل تک پہونچا ہی شیخ بختیارؒ کی بی بی نے کہا ای پیر میرے یہان
آٹا نہین ہی حضرتؒ نے فرمایا اگر آٹا نہین ہی تو وہ بھی
نہین ہی تقدیر الٰہی سے اُسی گھڑی مین ٹھگون نے شیخ
بختیار کو اطراف ستنہ مین مار ڈالا چونکہ وہان کے لوگون نے شیخ
بختیار کی کرامت کے آثار کھلم کھلا دیکھے قبر بنوائی اب انکا نام
تمام جہان مین غیب پیر مشہور ہوگیا ہی اور دستور ہر گروہ کا یون ہے
کہ جس کسی کو کوئی مشکل پیش آتی ہی اور جان جانیکی نوبت
آجاتی ہی چاہے کوئی حاجت ہو حضرت شیخ العالم کا توشہ دیتا ہی

ای برادر اگر شبہہ داری و بشک می آری با صدق
اخلاص در آی و در باب لیس الخبر کالمعائنہ۔

نقل است کہ شیخ بختیار از جہت سوداگری رفتی و بسیار
روزہا میگذشتی کہ اہل بیت او خبر سلامتی نمیافتی یک
نانے بوزن یک سیر و دانگے پختہ و دانگ شیر شکر و دانگ
روغن زرد انداختہ می آوردی و پیش حضرت
شیخ العالمؒ میداشتی و خبر شوہر خود از پیر دستگیر
بپرسیدے و میافتی و بقرار و آرامگاہ خود باز گشتی
و آن نان بشہرت پیوستہ۔ غرق شدہ بلاد مشکل
افتادہ ابتلا را نجات گشتی نام آن نان حضرت
شیخ العالمؒ توشہ فرمودند تا چند مدت ہمچنین میکرد روزے
برائے استخبار شیخ بختیار بے توشہ آمد حضرت شیخ العالم فرمودند
برو توشہ بیار بختیار مے آید تا فلان منزل رسیدہ است
اہل بیت شیخ بختیار گفت کہ اے پیر آرد ندارم
حضرت شیخ العالمؒ فرمودند اگر آرد نیست او ہم نیست
بقضای الٰہی دران ساعت در راہ رہزنان در نواحی
ستنہ کشتند چون خلق آنجا آثار کرامتش آشکارا دیدند
قبر راست کردند حالا اسمش بقوم عام در جہان
بنام غیب پیر شہرت یافتہ است عمل ہر طائفہ برین
شناختہ است کہ ہر کرا مشکلے در جہان افتد و کارش
بجان رسد و ہر حاجتی کہ دارد توشہ حضرت شیخ العالمؒ بدہد

فوراً بلاشک وشبہہ نجات پاتا ہے اور اسکا کام جلد ہوتا ہے
اگر چاہا اللہ برتر نے بشرطیکہ جہانتک ممکن ہو صاحب سجادہ
یا فرزند حضرت شیخ العالمؒ کو پہونچائے اور اگر نہو سکے تو حضرت کے
کسی مرید کو پہونچائے اور یہ بھی ممکن نہو تو کسی درویش یا
مسکین کو دیدے اور نااہل کو نہ دے تا مطلب ضایع نہو جائے
حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا جو میرا توشہ بغیر اذن خرچ کریگا
یا کھائیگا اپنی جان سے سیر ہو چکا ہوگا حضرت شیخ العالمؒ
سوا اپنی خانقاہ کے مریدون کے ندیتے تھے لیکن بعد حضرت کے
حضرت کے فرزند حضرت شیخ عارف احمد روشن کی اللہ نے انکی
دلیل نے اذن عام دیدیا اور فرمایا اگر یہان بلا سکے تو کسی
مرید کو دے اور یہ بھی نہ کر سکے تو مسکین یا درویش کو دیدے
تاکہ اسکا مقصد بر آئے اور حاجت جلد پوری ہو اگر چاہا
اللہ برتر نے اور اسکی مدد نے اور یا ایک درم مہر حضرت کے
صاحب سجادہ کو دے تاکہ حاجت اسکی بر آئے اور اگر کوئی
بیمار ہو اور امید زیست کی قطع ہو اپنی مقدرت کے لائق ایک
دو تین گاؤ صاحب سجادہ حضرت شیخ العالم کو پہونچا دے تاکہ
حضرت شیخ العالمؒ کی خانقاہ مین خرچ ہون اور مریدون
اور معتقدون اور فقیرون کو بانٹ دی جائیں اللہ برتر
کے اذن سے جلد نجات بلا ورنج سے پائے اور اولی
یہ ہے کہ حاجت بر آنے کے پہلے ہی دے اگر پہلے ندے تو
سچے دل سے نیت اور زبان سے اقرار دینے کا کرے

درحال بلاشک وشبہہ نجات یابد وکارش زود برآید
وبمقصود شتابد انشاء اللہ تعالی بشرط آنکہ تا تواند
بصاحب سجادہ ویا بفرزندی حضرت شیخ العالمؒ رساند
واگر نتواند مریدے از مریدان حضرت شیخ العالمؒ را برساند
واگر این ہم نتواند درویشی ویا مسکینی را بدہد و بنا اہل خرج
نکند تا مقصود مفقود نشود حضرت شیخ العالمؒ فرمودند ہر کہ
توشۂ ما بغیر اذن خرچ کند یا بخورد از جان خود سیر آمدہ باشد
حضرت شیخ العالمؒ جز بمریدان خانقاہ خود قسمت
نمیفرمودند فاما بعد حضرت شیخ العالمؒ پسر حضرت شیخ العالمؒ
حضرت شیخ عارف احمد انار اللہ برہانہ اذن عام کردند
وفرمودند اگر اینجا آوردن نتواند بر مریدے برساند واگر
این ہم نتواند بمسکینی ودرویشی بدہد تا مقصود او روا گردد
وحاجتمش زود برآید انشاء اللہ تعالی دعونہ ویا یکدرم
مہر بر صاحب سجادہ آن حضرت بیارد و حاجتش روا گردد واگر
کسے ملول باشد وامید بر حیاتش منقطع مقدار وسع
وطاقت خود یک دو سہ گاؤ بیارد و بحضرت صاحب سجادہ
حضرت شیخ العالمؒ برساند تا در خانقاہ حضرت شیخ العالمؒ
خرچ فرمایند وبمریدان ومعتقدان وفقیران قسمت کنند
باذن اللہ تعالی زود نجات از بلا ورنج یابد واولی
آنست کہ پیش از برآمدن حاجت بدہد اگر پیش
ندہد نیت بصدق دل واقرار زبان بکند

اللہ برتر اسکو اپنے فضل وکرم سے نجات دیگا اور اُسکی تمام
حاجتین پوری ہون گی اور اگر مراد آجانے کے بعد بھی جلدی
ندیگا تو ایسے بڑے خوف اور بلاے سخت مین گرفتار ہوگا کہ
جس سے بچنا مشکل پڑے گا۔ نعوذ باللہ منہا اور اس گائے
کو حضرت شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ مین ذبح کرین
اور مریدون مستحقون فقیرون کو بانٹ دین اور اپنے
لیے کچھ نہ رکھین اور اللہ بہت اچھی طرح جانتا ہے اور اسیکی
تمت۔ بعض احوال اور عادات حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ کی معتبر کتابون مین اور ملفوظات سے چھانٹ کر اس
کتاب مین بڑھا دیے تاکہ بصر بینائی بڑھانیوالی کے رہنمونی سے کامیاب اور
نصیب آور ہون ان جذبات جلال اوجک لینے والے نفحات جمال ان غوص بحر معانی ان
ہمرانزہات سبحانی ان خورشید ولایت بے نقاب ان ماہ ہدایت بے حجاب ان
غرق دریاے شہود ذات مطلق قطب الاقطاب حضرت مخدوم عالم شیخ احمد
عبدالحق صاحب توشہ قدس اللہ سرہ العزیز کا ذکر کہ آپ اب توحید کی تلچھٹ
خوار و نکوسرار تھے اور بڑی شان و قوی مرتبہ اور بلند ہمتی اور نفس
جید رکھتے تھے۔ جو کچھ سختی و نرمی آپ کے خیال مین آجاتی تھی بلا توقف
اسکا ظہور گھڑی بھر مین ہو جاتا تھا۔ آپ حضرت شیخ جلال الدین
کبیر الاولیا پانی پتی قدس اللہ سرہ کے مرید اور محبوب ترین خلیفہ
تھے۔ آپنے بقدم تجرید و تفرید اسقدر مجاہدہ اور ریاضت
کی کہ اس گروہ مین کم کسیکے کی ہوگی کوئی حد ہے کہ چھ مہینہ تک
قبر مین رہے اور اللہ کی طرف سے عبدالحق کے خطاب سے ملقب ہو کر آپنے

اللہ تعالی بکرم خویش و فضل خود او را نجات بدہد و جمیع
حاجتش روا گردد۔ اگر بعد از برآمدن مقصود ہم نہ دہد
خود در خوف عظیم و بلاے جسیم مبتلا گردد کہ نجاتش محال بود نعوذ باللہ
منہا و آن گاو را در خانقاہ حضرت شیخ العالم رح ذبح می کنند و
بمریدان مستحقان و فقیران میرسانند و ہیچ نمی دارند واللہ اعلم
بالصواب الیہ المرجع والمآب۔ تمت

بعضے احوالات خوارق عادت حضرت شیخ العالم قدس سرہ از کتب معتبرہ و ملفوظات وغیرہ استنباط نمودہ درین اوراق ملحق نمودہ تا از رہنمونی بصر بصیرت افزوزہ کامیاب بہرہ ور شوند

ذکر آن جذبات جلال آن ربودہ نفحات جمال آن غواص بحر
معانی آن ہمرازنزہات سبحانی آن خورشید ولایت بے نقاب آن ماہ ہدایت بے حجاب آن
غرق دریاے شہود ذات مطلق قطب الاقطاب حضرت مخدوم العالم شیخ عبدالحق
صاحب توشہ قدس اللہ سرہ سر حلقہ دردکشان بادۂ توحید بود
و شانی عظیم و حالی قوی و ہمتی بلند و نفسی قاطع داشت از قہر و
لطف ہر چہ در خیالش میگذشت در ساعتی بلا توقف بظہور می آمد
وی مرید و محبوب ترین خلفا حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیا
پانی پتی قدس اللہ سرہ است و آنقدر ریاضت و مجاہدات
بقدم تجرید و تفرید او کردہ کہ کمتر ازین طائفہ بوجود آمدہ باشد
بحدیکہ مدت شش ماہ در قبر ماندہ و از جانب حق تعالی مخاطب
بخطاب عبدالحق گشتہ زندگانی ابد یافت و بہ ہدایت

گم گشتگان کی ہدایت کیلیے حق کیطرف سی بیواسطہ بطریق الہام کے
مامور ہوے۔ اسکے بعد ہمیشہ جمال حق کے مشاہدہ مین غرق اور
محظوظ رہتے تھے اور کبھی مراقبہ سے چشم حق کو نہین کھولتے تھے
لیکن دو تین جگہ چنانچہ صلوۃ خمسہ اور نماز تہجد وغیرہ کیلیے یا طالبون
اور مریدونکی تربیت اور ہدایت کیلیے یا دوستونکے دیکھنے کیلیے کھولا کرتے تھے
اور اسطرح کھولتے تھے کہ اگر نماز کا وقت آتا یا کوئی آنیوالا
آتا تو خدام باواز بلند تین مرتبہ حق حق حق کہتے تھے آپ اسیوقت
آنکھین کھولدیتے اور سبب دریافت فرماتے ایسا بیان کرتے
ہین کہ پہلے بار حق کہنے سے عالم لاہوت سے جبروت مین
آتے تھے اور دوبارہ حق کہنے سے عالم ملکوت مین نزول
فرماتے تھے اور تبارہ حق کہنے سے عالم ناسوت کیطرف توجہ
کرتے تھے پھر احدیت کے عالم فنا مین مستغرق ہو جاتے تھے
اس بیان کا لکھنے والا کہتا ہی کہ آنحضرت کا لاہوت سے
ناسوت تکرار حق کے وسیلہ سے آنے ہین یہ بھید تھا
کہ آپ کی الفت کا مبدا اسم اعظم حق تھا اسکو ذات کی
تجلی نے اسی اسم کی صورت مین طاقت دی تھی اسی بنا پر جب اسی
نام کی آواز جسم مقید ناسوتی سے آپکے گوش مبارک مین پہونچتی تھی تو
تنزیہ مطلق سے اسکی شہود کی طرف اور تفاصیل مظاہر تشبیہ مین درجہ
بدرجہ عروج کی تربیت مین توجہ فرماکر نزول فرماتے تھے تاکہ
تشبیہی اور تنزیہی دونون کی نوبت بنوبت بلکہ ساتھ ہی
ایک وقت مین لذت حاصل ہووے اور یہ ادنی مرتبہ انبیا اور کمال اولیا کے

گم گشتگان بادیہ ضلالت بیواسطہ بطریق الہام از حق
مامور گشت بعد ازان ہمیشہ در مشاہدہ جمال حق مستغرق
ومحظوظ می بود وگاہے چشم حق بین از مراقبہ نمی کشود الا در
سہ محل چنانچہ برای صلواۃ خمسہ ونماز تہجد وغیرہ ویا
بجہت ہدایت وتربیت طالبان ومریدان یا بسبب
دیدن مخلصان ومحبان وآنچنان بود کہ اگر وقت
نماز میرسید ویا آیندہ می آمد خادمان سہ کرت اسم
حق حق حق باواز بلند می گفتند آنزمان چشم حق بین
می کشاد وموجب استفسار فرمودی وچنان می آرند
کہ حق اول کہ می گفت از عالم لاہوت بعالم جبروت
می آمد واز حق دوم بعالم ملکوت نزول میفرمود واز
حق سوم از ملکوت بعالم ناسوت توجہ مینمود وباز عالم فنا
احدیت مستغرق میگشت محرر این سطور میگوید کہ سر در آمدن
آنحضرت از لاہوت بناسوت بواسطہ تکرار آواز حق آنست
کہ مبدای الفتش اسم اعظم حق بود ویرا تجلی ذات در صورت
ہمین اسم دست دادہ بود بنا بر آن چون آواز این اسم
از جسم مقید ناسوتی بگوش وی قدس سرہ میرسید از مشاہدہ
تنزیہ مطلق بجانب شہود وی ودر تفاصیل مظاہر تشبیہ درجہ
بدرجہ ترتیب عروج توجہ میفرمودند ونزول مینمود تا ہر دو
مشاہدہ تشبیہی وتنزیہی نوبت بنوبت بلکہ معًا در یک
آن لذت گیرد وآن مرتبہ انبیاست وکمال اولیاست

کہ حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ کو اس راہ سے ملتا تھا
الغرض آنحضرت کو ذات مطلق مین اسقدر استغراق تھا کہ جب
جمعہ کی نماز کے واسطے یا دوسری جانب توجہ فرماتی تھی تو خدام
حق حق کہتے ہوے آگے جاتے تھے یہانتک کہ حق ہی کی آواز پر
برابر قدم رکھتے تھے احیاناً اگر خدام کہین خاموش ہو جاتے تو آپ متحیر کھڑے
رہجاتے اور داہنے بائین اور آگے اور پیچھے سے بیخبر ہو جاتے کسی بزرگ نے
کیا خوب کہا ہے بیت مین الست مین ایسا مست ہون کہ اپنی خبر نہین
ویران گلیون کے سوا اور کہین گذر نہین ہے اور اد چشتیہ مین بیان کیا ہے
کہ آنحضرت اور آپکے فرزندون اور مریدون کی زبان پر لفظ حق ایسا
جاری تھا کہ جو سانس اندر آتی یا باہر جاتی لفظ حق ہی کے
ساتھ آتی جاتی تھی جو قدم زمین پر پہلے رکھتے حق ہی کے ساتھ رکھتے
تھے انتہا یہ کہ السلام علیک و علیک السلام کی بجاے اور چھینک
مین الحمد للہ کے مقام پر بھی اسی نام کے عادت ہو گئی تھی
اور ہر دینی کام اول و آخر مین بھی چنانچہ نماز کے اول و آخر
مین اور تکبیر و اقامت و فاتحہ اور اسی کے مانند مین لفظ حق
تین بار باواز بلند کہہ لیا کرتے تھے اور دنیا کے کام مین بھی مثلاً
خرید و فروخت وغیرہ ہر کاروبار مین آپکا حال حق اور جمال
حق مین غرق رہتا تھا جیسا کہ آپ کے مریدون اور طالبون
مین ابتک یہ طریقہ جاری ہے اور عام اجازت ہو گئی
ہے اور یہی آپ کے مریدون اور طالبون کی نشانی
ہے اسی سبب سے انکو حقانی اور حق گو کہتے ہین یہ وہی ہین جنکا کہنا سنا

که مثل حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق رح از ین عمر حاصل می آمد
الغرض آنحضرت را چندان استغراق در ذات مطلق روی
نموده بود که چون بجهة نماز جمعه و دیگر جا متوجه میشوند خادم حق
حق حق گویان بپیش میرفت تا قدم برابر آواز حق می نهاد و اگر
احیاناً خاموش میگشت متحیر می ایستاد و از راست و چپ
پس و پیش خبر نداشت بزرگی خوش گفته بیت من مست
الستیم که از خود خبری نه ٭ جز کوی خرابات دگر سو گذری نه
در اوراد چشتیه نقل میکنند که اسم حق بر زبان حضرت مخدوم شیخ
احمد عبدالحق رح و فرزندان و مریدان و طالبان او چنان جاری
بود و هر دمیکه بر می آوردند و فرو می بردند بذکر حق می بردند
هر قدمی که پیش بر زمین می نهادند بذکر حق می نهادند و تا بحدیکه
بجای السلام علیک و علیک السلام و بجای عطسه بجای
الحمد للہ این نام عادت و خوی ایشان گشته بود در آغاز و پایان
هر کاری دینی چنانچه اول و آخر صلوة و تکبیر بانگ نماز و فاتحه
و مانند آن سه بار اسم حق بآواز بلند می گفتند و در امور دنیا
نیز در خرید و فروخت و مانند آن هر چه بودی از کار و بار و حال ایشان
مستغرق باسم حق و جمال حق می بودند چنانکه تا امروز این سنت
در مریدان و طالبان آنحضرت جاریست و اجازت عام
گشته و همین ست علامت مریدان و طالبان وی و ازین
سبب ایشان را حقانی و حق گو میخوانند و اینان قومی اند
که گفتن ایشان حق ست و شنودن ایشان حق ست و

دیکھنا حق ہو اور تمام احوال وافعال حق سے ہے وہی اوراد مین
ذکر ہو کہ جب دریاے توحید مین غوطہ کھا کر عارف کی
روحکی انانیت گم ہو جاتی ہے اور تنہا حق حق کہنا
شروع کرکے جو کچھ توحید کی حقیقت معائنہ کرے تو اٹھارہ ہزار عالم
کے اشیا کو ایک واجب ہی کا پاوے گی اور حق کی آواز کی
ہیبت سے حق کی حقیقت کو پہونچ جاتی ہو۔ اور وہی صاحب
اوراد کہتے ہین کہ اگر کسی کے کان ہون تو سن لے کہ
اب بھی حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک سے یہی
آواز نکلتی ہو اور اپنی ولایت سے اب بھی سچے طالب کو تلقین
فرماتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ فقیر کمال شوق وطلب سے
رودولی گیا اور ان حضرت رح کی شرف زیارت سے مشرف ہوا
اور تین روز مشغولی اور فرمابرداری مین گذر اپنے تیسرے دن
تہجد کی نماز کے بعد لفظ حق کی آواز سے مشرف ہوا اور ظاہر
اور باطن کے کانون سے سنکر ایسا مزہ پایا کہ
لکھ نہین سکتا ہون۔ صبح کے وقت آنحضرت کے سجادہ نشین
حمیدالدین صاحب میرے پاس تشریف لائے اور کہا الحمد للہ کہ تم
لفظ حق کی آواز سے مشرف ہوے یہ فقیر متعجب مین رہا کہ کیسی
اچھی ولایت ہے زندگی اور موت مین کوئی فرق ہی نہین اسکے بعد
شوق عشق نے اس فقیر پر غلبہ کیا اور بیقرار و بیتاب ہوا کہ اب اس
آواز کی حقیقت سننا چاہیے کہ کہان سے آتی ہے جب بہت
شوق غالب ہوا تو یکایک آنحضرت قدس سرہ نے اس معاملہ مین

و دیدن ایشان حق ست وجملہ احوال وافعال ایشان حق است
وہمدران جا ذکر می کند کہ چون روح عارف در دریای توحید
غوطہ خوردہ انانیت گم شود و تنہا لفظ حق حق گفتن گیرد
آنچہ حقیقت توحید معائنہ کرد حقیقت اشیای ہجدہ ہزار
عالم یک وجود واجب باید واز ہیبت آواز حق بحقیقت
حق برسد وہم وی میگوید کہ اگر کسے صاحب سمع باشد
بشنود کہ ہنوز از قبر مبارک حضرت مخدوم شیخ العالم شیخ
احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ آواز حق جاریست و از ولایت
خود الحال طالب صادق را تلقین میفرمایند ومیگویند کہ
این فقیر بکمال شوق وطلب در قصبہ رودولی رفت واز
شرف زیارت آن حضرت مشرف گشت وسہ روز بطاعت
مشغولی گذارانید سوم روز بعد از نماز تہجد از آواز حق
مشرف شدیم وبگوش ظاہر وباطن شنیدیم ذوق یافتیم
کہ در تحریر نگنجد وقت صبحی صاحب سجادہ آنحضرت شیخ
حمیدالدین جانبک این فقیر بود وگفت الحمد للہ کہ از آواز
حق مشرف شدید این فقیر در تعجب ماند زہی ولایت حضرت
مخدوم کہ در حیات و ممات فرقی نیست بعد ازان شوق
عشق بر این فقیر غلبہ کرد و بیطاقت وبیقرار گشت کہ الحال
در حقیقت این آواز باید شنید کہ از کدام مقام سرزدہ
است چون بسیار شوق غالب آمد ناگاہ آنحضرت قدس
سرہ از مہربانی تمام در معاملہ کلاہ خاصہ بر سر فقیر نہادہ و

اپنی پوری عنایت سے خاص ٹوپی فقیر کے سر پر رکھدی
اور حق کی حقیقت کے بھید کا محرم بنادیا - پھر وہی کہتے ہین کہ اگر
کوئی شخص دائرہ حقی کا تصور کے ساتھ جو کہ آنحضرت کا خاص شغل ہے
مداومت کرے تو اُسکے دل کا نور چاند کے مانند روشن ہونے لگے
اسکے بعد جو اور بھی زیادتی کرتا رہے تو اسکا روحی نور سورج
سے بھی زیادہ روشن نظر آنے لگے - اور کثرت ذکر ہمیشگی کے
بعد یہ حالت ہوگی کہ اُسکے ہر مسام سے بے شمار آفتاب ہر وقت
نکلنے شروع ہون گے اور وہ شاغل کے عقل و ہوش کو اچک لینگے
مواظبت پوری نہو گی کہ اسکا وجود اور تمامی موجودات
فوت دیگی اور ذات لا کیف کا نور جو کہ نور ون کا نور ہے
اُسپر طلوع کریگا - اور نسبت تنزیہی اسکو حاصل ہوگی اور
سافلہ کی تشبیہی نسبت سے جو کہ طالب کے وقت کو لازم ہے
رہائی پاکر زبان حال سے جاء الحق وزہق الباطل پڑھیگا اور
اس شعر کو پڑھنے لگے گا بیت محض ہستی مطلق کو ہر جگہ ہر وقت دیکھ
رہا ہون + ہر لو اور ہر گلی اور ہر جگہ ظاہر دیکھ رہا ہون + اور
حقی دائرہ کی شروع ورزش مین نوری دائرہ اندر باہر
دائین بائین آگے پیچھے نیچے اوپر دکھائی دینا شروع ہو
اور اس دائرہ کے پیچھے حق معلوم کرے لیکن یہ حق کا دائرہ نہین ہے بلکہ مثال
نوری کے لباس مین حق کا ظہور ہے اس دائرہ کی شغل کا طریقہ جو کہ محصل کمالات لکھا گیا ہے
اسطرح پر ہے کہ ایک ایسی خالی جگہ مین بیٹھے جہان کسی کی آواز
نہ سنائی دیتی ہو بیٹھکر اسم حق کو بصورت
گول یا برنگ سونا چاندی یا نیلا نیسلیکنٹی

از نکتۂ حقیقت الحق محرم ساختند و ہم وی میفرماید کہ اگر
کسی بتصور دائرۂ حقی کہ شغل خاص آنحضرت ست
مداومت نماید نور دل مثل قرص ماہتاب نمایان شدن
گیرد و بعد ازان چون زیادہ بران مواظبت کند نور روح
بر شکل گروہ آفتاب روشن ترازوی نمودار شود و بعد
از مداومت بسیار آفتاب ہای لاشمار از منفذ ہر
مویش در ہر آنی برون آیند و عقل و ہوش شاغل را
بربایند پس از مواظبت تمام نشدن وجود خود و تمامے
موجودات دست دہد و نور الانوار کہ نور ذات لاکیف ست
طلوع نماید و نسبت تنزیہی بدوش آید و از نسبت تشبیہ
سافلہ کہ لازم وقت طالب بود رہائی یابد بی اختیار بر
زبان حال جاء الحق وزہق الباطل برخواند و باین
بیت مترنم گردد بیت وجودی محض مطلق را بہر جا
ہر زمان دیدم ❊ بہر کوئے بہر کوی بہر مظہر عیان دیدم
و در ابتدا ورزش این دائرہ حقی دائرہ نورے
درون بیرون راست و چپ پس و پیش و تحت و فوق
مشہود میگردد و راہی ہمین دائرہ را حق می پندارد داما
این دائرہ حق نیست بلکہ ظہور حق است در لباس
مثال نوری و طریق اشتغال باین دائرہ کہ محصل
کمالات مسطور ست آنست کہ در جائے خالی کہ
آنجا آواز کسی مسموع نشود اسم حق را بصورت مدور برنگ

جامہ اپنے دل مین تصور کرے اور روزانہ اسقدر اسکی
کثرت کرے کہ حق ظاہر ہوجائے اور خلق پوشیدہ ہوجاوے
نیز مرآت الاسرار مین لائے ہین کہ خاندان چشتیہ کے سلسلہ
پاک مین خواجہ ابو محمد چشتی اور حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی قدس اسرارہما کے بعد دائرۂ وجود مطلق
اور نقطۂ ذات حقیقۃ الحق کے مشاہدہ سے دوامی
تحیر و استغراق نے جو مخدوم صاحب کو قدرت دی
تھی وہ کسی ولی کو میسر نہین ہوئی۔
لطائف اشرفی مین حضرت گنج شکر سے نقل کی ہے کہ
تمام انبیا اور خاص اولیا مقام تحیر مین رہتے ہین
اسی وجہ سے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس دعا اللہم زدنی تحیرا کو اپنا وظیفہ کیا۔ پس صاحب
قاب قوسین او ادنی کا یہ خاص ورثہ ہے
جیساکہ آپکے فرمودہ میرے لیے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے کہ
اُسمین کسی مقرب فرشتہ اور کسی نبی مرسل کو گنجائش نہین اور علما کے
ہاتھ مین انبیا کا ورثہ یہی مقام ہے کہ اُسکو اکثر صوفیہ مقام لکھتے ہین بلکہ احوال
کہتے ہین کیونکہ محض بخشش ہے نہ کسبی کیونکہ صاحب کشف المحجوب اور دیگر صوفیہ
کے نزدیک اہل فنا جو کچھ کسب سے حاصل کرتے ہین
اسکو مقامات کہتے ہین اور جو کچھ بخشش سے ظاہر ہوتا ہے
اُسکو احوالات ذاتیہ کہتے ہین پس یقین کرو ارثت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم کثرت مین مشہود احدیت ہے عین بخشش ہے

مثل جامۂ نیلک در اندرون دل خویش تصور نماید بر
حضور چندان مداومت کند کہ حق ظاہر گردد و خلق مخفی و ہم
در مرآت الاسرار می آرد کہ در سلسلۂ پاک حضرت خاندان
چشت قدس اسرارہم بعد از حضرت خواجہ ابو محمد چشتی و حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار اوشی قدس اسرارہما این نوع
استغراق و تحیر در دوام بمشاہدۂ دائرۂ وجود مطلق و
نقطۂ ذات حقیقۃ الحق کہ مخدوم شیخ احمد عبد الحق
قدس اللہ سرہ را دست دادہ بود فوق آن مرہیچ
یکی از اولیا را میسر نگشتہ و در لطائف اشرفی از
حضرت گنجشکر قدس سرہ نقل میکنند کہ جمیع انبیا و خص
اولیا در مقام تحیر بودند بنابرآن حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم این دعا ورد خود ساختہ اللہم زدنی تحیرا پس
این مرتبہ ورثہ خاص صاحب قاب قوسین او ادنی ست
چنانچہ فرمود لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک
مقرب ولا نبی مرسل و باید العلماء ورثۃ الانبیاء این مقام ست کہ
آنرا اکثر صوفیان مقام نگویند بلکہ احوال کہ محض موہبت
ست نہ مکاسب چرا کہ نزدیک صاحب کشف المحجوب و
دیگر صوفیان اہل فنا آنچہ از کسب روی دہد آن را
مقامات گویند و آنچہ از مواہبت رو نماید آنرا احوالات
ذاتیہ پس یقین کہ وارثت خاتم الانبیا صلوۃ اللہ علیہ
کہ مشہود احدیت در عالم کثرت ست عین موہبت باشد

نہ کہ کسبی الغرض حضرت مخدوم شیخ العالم احمد عبد الحق قدس
سرہٗ کے نسب کا سلسلہ کئی واسطے سے حضرت امیر المومنین
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے اور آپکے دادا شیخ
داؤد جو کہ نہایت عالیقدر باعظمت وسعید عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے بسبب چند عذرون کے
ہلاکو خان کے واقعہ مین اپنے قبیلہ کے لوگون سے جو
بلخ مین رہتے تھے جدا ہو کر ہندوستان مین تشریف لائے
سلطان علاء الدین خلجی نے آپ کی نہایت عظمت و
حرمت کی اور آپ کے عیال کے مصارف کے واسطے اودہ
کے صوبہ دار کے نام معیشت کیلیے وجہ معقول مقرر کر دی شیخ
داؤد صاحب بزرگ مرتبہ آدمی تھے اور حسب و نسب مین
ممتاز تھے اور شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے ارادت
رکھتے تھے اور حضرت چراغ دہلی سے تعلیم و تربیت
حاصل کر کے واصلان حق سے ہو گئے لیکن اسپنے
جمال حال کو اہل ظاہر کی کسوت سے پوشیدہ رکھتے تھے
آپکا مرقد مبارک ردولی کی طرف ایسے ویرانے مین
واقع ہو کہ ابھی تک ظاہر نہین ہے اللہ انپر رحمت کرے
اُنکے ایک صاحبزادے شیخ عمر یادگار رہے یہ حضرت متبرک
مشائخ صورت اور زیور صلاح و زہد و اتقا سے آراستہ
اور حلیۂ کمالات سے پیراستہ تھے ان کی بھی قبر
ردولی مین اپنے جد بزرگوار کے قریب ہے انکے

نہ مکاسب الغرض سلسلۂ نسب حضرت مخدوم شیخ العالم
شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ بچند واسطہ بحضرت امیر المومنین
عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ منتہی شود وجد آنحضرت مسمی
بشیخ داؤد قدس اللہ سرہ کہ نہایت عالی وقار و باعظمت
وسعید یکی از فرزندان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
بامعذوری چند از مردم قبیلہ در حادثہ ہلاکو خان از ولایت
بلخ برآمدہ بملک ہندوستان شرف حصول ارزانی داشت
وسلطان علاء الدین خلجی بادشاہ باحترام عظام پیش آمد
وجہ معیشت لائقہ بنام صوبہ دار ملک اودہ برای
مصارف عیال مقرر نمود و حضرت بقصبہ ردولی خاص
قریب شہر اودہ سکونت اختیار فرمودند و شیخ داؤد
مردی عظیم القدر و بحسب و نسب ممتاز بود و ارادت
بشیخ نصیر الدین چراغ دہلی داشت و تعلیم و تربیت
از حضرت چراغ دہلی حاصل نمودہ از واصلان حق گشت
اما جمال حال خود را بکسوت اہل صورت پنہان میداشت
مرقد متبرکہ او جانب قصبہ ردولی بغایت غریبانہ
واقع است کہ ہنوز ظاہر نگشت رحمۃ اللہ علیہ واز وی
یک پسر شیخ عمر بن شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ یادگار
ماند مردی بابرکت مشائخ صورت در زیور صلاح و
زہد و اتقا آراستہ و بحلیۂ کمالات پیراستہ قبرش
در قصبۂ مذکور متصل جد بزرگوار است واز وے

دوصاحبزادے تھے تو شیخ تقی الدین جو کہ نہایت بزرگ
تھے ردولی سے نکلکر دہلی مین مقیم تھے اور دوسرے
صاحبزادے ولایت کے قطب صدق وہدایت کے معدن
ذات آلہی کے شہود مین محو لی مع اللہ کے اشارون کے جاننے
والے حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ
تھے کہ جنکے کمال کا آوزہ تمام دینا مین مشرق
سے مغرب تک اور پہاڑون اور جنگلون تک پہونچا ہوا
تھا آنحضرت کا توشہ تیر بہدف تھا اور مشکل کشا ہی اور
تریاق کا خواص رکھتا ہی جہانتک ممکن ہو یہ توشہ مزار
اقدس مین لیجاوے ورنہ آپکی اولاد کو پہونچا دے جب اولاد
اور احفاد تک پہونچانے کی قدرت نہ ملے تو کسی شب بیدار
متقی اور پرہیزگار کو کھلادے فنا فی اللہ کا جو مرتبہ آپ کو
حاصل تھا دوسرے کو کم میسر ہوا عالم حیات مین خلق سے
چھ مہینہ تک چھپکر قبر شریف مین یاد خدا سے محو رہے
اور نو مہینہ تک اُس دریا مین عبادت الہی کرتے رہے
جو کہ نہایت تیزی سے بہ رہا تھا اللہ کے حکم سے
دریائی جانور آپ کی جان کے محافظ رہے۔ جب نو
مہینہ گذر گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ وحسنین علیہ السلام
کے ساتھ آکر آپکا ہاتھ پکڑا اور دریا سے باہر نکال کر فرمایا کہ
مقبول حق شیخ احمد عبد الحق اللہ کی درگاہ مین تیری عبادت

دو دو پسر سعادتمند بوجود آمدند یکے شیخ تقی الدین کہ
نہایت فضیلت شعار بود از قصبہ ردولی برآمدہ
بدہلی متوطن گشت و پسر دوم قطب ولایت معدن
صدق وہدایت محو در شہود ذات حضرت اللہ واقف
رموزات لی مع اللہ حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ
سرہ کہ صیت کمالاتش از شرق تا غرب بانتہای ربع
مسکون وباشندگان کوہ وہامون رسیدہ و توشہ
آن حضرت تیر بہدف وحل مشکلات وخاصہ
تریاق اکبر دارد حتی الامکان بحضور مزار اقدس
گذرانند ورنہ باولاد آنحضرت رسانند ودر صورت
عدم دستیاری اولاد احفاد بمردم شب
زندہ دار متقی وپرہیزگار بخورانند مرتبہ فنا فی اللہ
کہ بحضرت حاصل بود دیگری را کم میسر گشتہ بعالم
حیات ششماہ از خلق پنہان گردیدہ بقبر شریف
بیاد الہی محو ماندند و نہ ماہ اندرون دریا کہ نہایت
سیلان بود بعبادت حضرت یزدان مشغولی داشتند
جانوران بحر بحکم حضرت خالق بر وبحر محافظ جان بودند
بعد انقضای مدت نہ ماہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہمراہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ وحضرت حسنین علیہم السلام
تشریف آوردہ دست گرفتہ از دریا بیرون آوردند
و فرمودند کہ مقبول حق شیخ احمد عبد الحق عبادت تو

قبول ہوئی اور تو بھی محبوب الٰہی ہو گیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
فرمایا تم ان کو دعاء حیدری اپنی زبان سے
تعلیم کردو چنانچہ بفرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زبان سے لفظ بہ لفظ
دعای حیدری تعلیم کردی یہ دعا شیخ العالم کے خاص
خاندان مین باقی ہے جو شخص آپ کے سجادہ نشین یا
آپ کی اولاد پڑھنے کی اجازت لیکر اپنے وظیفہ مین
رکھتا ہی تو اُس سے ظاہری و باطنی فیض حاصل کرتا ہی
سچ تو یہ ہے کہ وجود مطلق کے دائرہ اور ذات حقیقت الحق
کے مشاہدہ مین جو تحیر اور استغراق آپکو حاصل تھا
کسی ولی اللہ کو میسر نہین ہوا۔ شیخ عبد الستار سہارنپوری قدس
سرہ اپنے ذخیرہ مین لکھتے ہین کہ صاحب توشہ کی رحلت کے
بعد ہنونت رائے مہاجن جو ردولی کا باشندہ تھا اور
حضرت صاحب سے کامل عقیدہ رکھتا تھا اپنی موت کے
قریب آپکے آستانہ فیض کاشانہ پر پہونچکر مزار مبارک
کی خاک پاک سے مسح کر کے اپنے گھر پلٹ گیا نزع
روح کے وقت اسکو پیاس معلوم ہوئی پانی مانگا اسکے
وارثون نے پانی نہ پلایا مہاجن نے کہا کہ اگر تم لوگ مجکو عزیز
رکھتے ہو تو درگاہ شریف کے حوض کا مجکو پانی پلادو اسکے وارث حوض
کا پانی لیگئے مہاجن نے پانی پیا اور لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ
کہکر اپنی جان خدا کے سپرد کردی اُس کے وارث

بحضور حضرت رب العزة مقبول شود یکی از محبوبان آلہ
گشتی و بحضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرمودند کہ دعای
حیدری از زبان خویش تعلیم کن و بحضرت علی بحکم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دعای حیدری لفظ بہ لفظ از زبان
مبارک خویش تعلیم فرمودند و این دعا خاص در خاندان
حضرت شیخ العالم رح باقیست ہر کہ می آید از صاحب سجادہ و اولاد
آنحضرت اجازت خواندن گرفتہ در ورد خود می آرد فیض
ظاہری و باطنی ازان حاصل می کند الحق این نوع
تحیر و استغراق بمشاہدہ دائرۂ وجود مطلق و نقطۂ ذات
حقیقۃ الحق کہ حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق را دست
دادہ بود فوق المرتبہ مر ہیچ یکے از اولیا را میسر نگشتہ شیخ
عبد الستار سہارنپوری قدس سرہ بذخیرہ خود مینویسند
کہ بعد رحلت حضرت صاحب توشہ قدس اللہ سرہ
ہنونت رای مہاجن ساکن قصبہ ردولی کہ عقیدت
کامل با حضرت داشت قریب مرگ خود را بر آستانہ
فیض کاشانہ رسانید خاک پاک مزار مبارک مسح کردہ
بخانہ خود رفت تشنگی وقت احتضار غالب آمد آب طلبید
وارثانش نہ نوشانید او گفت اگر مرا عزیز میدارید ازیں آب
حوض درگاہ شریف مرا بنوشانید وارثان مہاجن آب
حوض بردند و او بنوشید و کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بر زبان آورد و جان بجان آفرین سپرد وارثانش

اس حال کو دیکھکر حیران ہوسے اور اپنے معمول کے موافق
اسکو مرگھٹ پر لیگئے اور ہرچند آگ دیکر جلایا مگر نہ جلا آخر مجبور
ہوکر اسکو دفن کردیا حضرت شیخ محب اللہ الہ بادی کتاب خیرہ
مسمی مونس العارفین مین لکھتے ہین کہ ایک روز حضرت شیخ العالم
قدس سرہ نے جلسہ عام مین فرمایا کہ مجکو حق تعالی جل شانہٗ نے سند لکھکر
دی ہی جسمین میرے اصحابون ومریدون کے نام ہین جو کہ
قیامت تک میرے سلسلہ مین داخل ہون گے کہ سب کو
تیرے سبب مین نے بخشدیا حضرت شیخ العالم نے مالک سے
جو کہ دوزخ کا خازن ہو دریافت کیا کہ تیرے پاس میرے
اصحاب مین سے بھی کوئی ہی اُسنے کہا کہ نہین دوبارہ حضرت نے
فرمایا کہ پروردگار کے عزت کی قسم میری حمایت مریدون پر
اسطرح ہی کہ جسطرح آسمان زمین پر جسقدر مرید ہین اُسیقدر
مین بھی ہون پروردگار کے عزت وجمال کی قسم اُسکے آگے
اُسوقت تک نہ جاؤنگا جبتک کہ مجکو اور میرے اصحاب کو
جنت مین نہ بھیج لیگا اگر میرا مرید مشرق مین ہوگا اور مین مغرب
مین ہون اور اسکا پردۂ عفت اُٹھ جاوے تو بیشک اُسکی
پردہ پوشی کرونگا شعر جبکا تو مددگار ہووے وہ ہرگز زار نہوگا جبکا تو
غمخوار ہووے وہ ہرگز ذلیل نہوگا + کتاب جامع السلاسل مین بیان
کیا ہی کہ حضرت مخدوم شیخ العالم نے تیس برس تک تکیہ پر سر نہین رکھا
اور تمام عمر مین ایک ہی خرقہ آپکا لباس رہا جب وہ پھٹ جاتا
تو اُسمین آپ پیوند لگا لیتے اور رنگا نیکے آپ بڑے شائق تھے کہتے ہین

بمعاینہ این حالات متحیر گشتند وحسب معمول خود نعش بمسن
گاہ بروند ہرچند آتش دادند جسمش نسوخت مجبور شده
بگور سپردند حضرت شیخ محب اللہ الہ بادی بکتاب خیرہ
مسمی بہ مونس العارفین می نویسید روزی حضرت شیخ
العالم حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس سرہ بجلسہ عام
فرمودند کہ حق جل شانہ مرا سجلے نوشتہ دادہ است دروی
نامہاے اصحاب ومریدان من است کہ تا روز قیامت در سلک
طریقہ ما منسلک خواہند شد ہمہ را بتو بخشیدم حضرت شیخ
العالم فرمود از مالک کہ خازن دوزخ است پرسیدم نزد تو
ہیچ کس اصحاب من ہست گفت نہ دیگر حضرت فرمود بعزت پروردگار
حمایت من بر مرید مثل آسمان ست بر زمین اگر مرید چند است
من خود چندم بعزت پروردگار وجمال او کہ از پیش او جل
جلالہ نروم تا مرا واصحاب مرا در بہشت نفرستد اگر مرید من
در مشرق بود ومن در مغرب وپردۂ عفت او برافتد
ہر آئینہ بپوشم پردہ او را شعر ہر کرا یار توئی زار نہ گردد ہرگز
چونکہ غمخواری تو خوار نگردد ہرگز ٭ در کتاب جامع السلاسل
می آرد کہ حضرت مخدوم شیخ العالم شیخ احمد عبدالحق قدس
اللہ سرہ کہ آنحضرت تا سی سال سر بہ بالین نہ نہادہ
وتمامی عمر لباس یک خرقہ بود ہرگاہ پارہ شدے
رقعہ بر رقعہ دوختی وسماع را بغایت دوست داشتی
گویند روزی درحین سماع از حلقہ سماع غایب شد

[illegible]

کہ آپ کوکسی نے بھی نہ دیکھا پھر تھوڑی دیر کے بعد مجلس
سماع مین تشریف لائے ایک بزرگ نے آپ سے دریافت کیا
کہ یا شیخ العالم مجلس مین نظر سے آپ ایسے کیون غائب ہوے کہ ہم
لوگون نے آپکو نہ دیکھا آپنے فرمایا کہ جبتک مجکو اجازت نہو گی
اس راز کو بیان نہ کرونگا دوسرے روز وہ بزرگ پھر آئے
آپنے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ایک مقام جسکا نام نوراسود ہی بنایا
ہی کوئی سالک وہان تک بغیر سماع نہین پہونچ سکتا ہے
جب سالک صاحب سمع وہان پہونچتا ہی تو خلق کی نظر سے
پوشیدہ ہوجاتا ہی ظاہر مین جانتے ہین کہ وہ غائب ہو گیا ہی
حالانکہ وہ وہین موجود ہی اور معشوق نے محبت کی سبب اسکو
اپنے مین کھینچکر اپنا لباس پہنادیا ہی اور ابھی محجوب ستارون
کیطرح پوشیدہ ہی جیسا کہ وہ آفتاب کی شعاع مین چھپ
جاتے ہین اسکو حقیقی محبوب کی خبر کی حالت مین یا جو فقیر کہ
عرفان تک پورے مرتبہ پر پہونچا ہوا ہو اُنکو کوئی نہین دیکھ سکتا ہی
وہین پر بیان ہی کہ جب آپ گانا سنتے تھے تو اپنی دونون
آنکھین ہوا پر رکھتے تھے کبھی تو رونے لگتے اور کبھی ہنسنے لگتے
اور منھ آپکا بہت سُرخ ہوجاتا تھا۔ ایک وقت فقیر نے آپسے پوچھا
کہ سماع کی حالت مین کبھی آپ رونے لگتے ہین اور اہل
مجلس بھی رونے لگتے ہین اور کبھی آپ ہنسنے لگتے ہین اور منھ آپکا
سُرخ ہوجاتا ہی فرمایا کہ جب اہل سماع اوسکو جمالی صفت مین
دیکھتے ہین اور اُسکا لطف و کرم بیحد دیکھتے ہین تو ہنسنے لگتے ہین

چنانچہ کس او را نمی دید پس از دیرے باز دران مجلس و
مجمع حاضر شد بزرگی از وے سوال کرد یا شیخ چگونہ
در مجلس از نظر غائب شدی کہ ما ترا ندیدم گفت تا
مامور نگردیم نگوئیم روز دیگران بزرگ باز آمد شیخ گفت
حق تعالی را مقامی ست کہ مسمی را بنوراسود ست و
ہیچ سالک بدانجا نخواہد رسید مگر بسماع چون صاحب
سمع بدان مقام برسد از نظر خلق پوشیدہ گردد ظاہر
بنیان دانند کہ غائب شدہ است و او حاضر است
و معشوق بخدمت محبت وے را بخود کشیدہ بلباس
خویشتن متلبس گردانیدہ است و ہنوز محبوب پوشیدہ
گشتہ است ہمچو ستارہ اندر شعاع آفتاب و او را
دران حال خبر محبوب حقیقی یا درویش صاحب کمال
کہ بمرتبۂ اتم عرفان رسیدہ باشد کسی نتواند دید ہم درینجا
می آرد کہ ہرگاہ آن حضرت در سماع بودی ودچشم
برہوا داشتی گاہی گریستے و گاہی تبسم کردی و گونہ
روے بغایت سرخ شدی وقتی درویشے از وی
پرسید یا شیخ در حال سماع گاہی گریہ میکنی کہ ہمہ
حاضران مجلس بہ گریہ می افتند و گاہی تبسم میکنی
و رنگ تو سرخ میشود فرمود چون اہل سماع او را
بصفت جمال مشاہدہ می کنند و لطف و کرم او را بے اندازہ
می بینند تبسم میکردند و روے او را

اور جب اوسکو جلالی صفت مین دیکھتے ہین تو پریشان ہوتے ہین
اور اُنکا رنگ زرد ہوجاتا ہی بیان کیا گیا ہی کہ ایک زمانہ مین
پانی کا قحط ہوگیا باشندگان ردولی آپ کی خدمت مین التجا
لیکر آئے حضرت نے قوالون کو حاضری کا حکم دیا اور مخلص کو جو کہ
آپکا خاص مرید اور مقبول الہی تھے نہ بلایا اور سماع شروع
ہوا مخلص نے بعض فقیرون کے ذریعہ سے خدمت مین عرض
پہونچائی کہ یہ حقیر بھی سماع مین حاضر ہوگا حکم ہوا کہ اگر تم حاضر
ہوگے تو حالت سماع مین کوئی اثر نہو گا تو پھر کیونکر
پانی برسیگا تم اطمینان سے اللہ کی مہربانی کے منتظر
رہو تاکہ اُسکی مدد وقوت سے پانی برسے مخلص حکم کے
موافق اپنے گھر چلے گئے اور حضرت وجد گریہ مین آئے
ہی تھے کہ اس حالت مین رحمت الہی کا فیض ہوا
اور ایسا پانی برسا کہ خلق کو پورا اطمینان ہوگیا۔
مین نے تحفۃ المتقین مین لکھا دیکھا ہے کہ حضرت مخدوم
صاحب بچپن ہی مین کھلائی کی گود مین تھے کہ یکایک
اُسکی گود سے پرواز کی اور آفتاب کے مقابل مین پارہ
کی طرح بیقرار ہوے دایہ نے اس واقعہ سے متحیر ہوکر
ہول مین آنکھین بند کرکے آپکی آتش جدائی سے رونا شروع
کیا اتنے ہی مین اللہ کی عنایت سے آپ پھر اُسکی گود
مین پلٹ آئی اور کچھ اُس سے آپنے فرمایا مگر وہ سمجھ نسکی
اور خوف کی سبب آپ کی والدہ سے اس حال کو

چون بصفت جلال سے بینند ورے افتند و رنگ
ایشان زرد شود منقول ست کہ وقتی امساک
باران شد باشندگان قصبہ ردولی التجا بحضو
حضرت صاحب نوشہ قدس سرہ آوردند آنحضرت
قوالان را فرمودند کہ حاضر شوند مخلص را کہ مرید خا
ومقبول آنہ بود وطلبید وسماع در داد مخلص بوسیل
بعض فقرا بعرض رسانید کہ این احقر نیز در سماع حا
باشد حکم شد اگر شما حاضر باشید در حالت سماع اثر
نہ شود پس باران چگونہ بارد باید کہ شما باطمینان
تمام منتظر لطف باری باشید بعونہ وقوتہ باران نازل
میشود مخلص حسب ارشاد بخانہ خود رفت حضرت
وگریہ درآمد ودرین ضمن فیضان رحمت الہی کہ عبارت
از نزول باران ست در ریزش آمد خلق را اطمینا
کلی حاصل گشت در تحفۃ المتقین نوشتہ دیدم کہ حضرت
مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ در زمان
طفولیت مکبار دایہ بود یکبار از کنار او بپرواز آمد و
بمقابل آفتاب چون پارۂ سیماب گشت دایہ از
وقوع اینحال از حیرت چشم در ہول دوختہ بود بآتش
جدائی زار زار مے گریست ناگاہ بالتفات حضرت
باری در کنار او باز رسید حضرت ازو فرمودند کہ او
نفہمید واز خوف اظہار اینحال از والدہ حضرت نمود کہ مبادا

یان نہ کیا کہ شاید اس بھید کے کھول دینے سے میرا کیا حال ہو
ے شیخ محب اللہ الٰہ آبادی کے ذخیرہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ مخدوم
ق قدس سرہ نے چند مردوں کو قم باذن اللہ کہکر زندہ کیا
وگوں میں غلغلہ پڑ گیا کہ حضرت شیخ احمد قدس سرہ مردے
زندہ کرتے ہیں حضرت اس مقام سے روپوش ہوکر
بھکر تشریف لے آئے اور اس فعل سے توبہ کرلی منقول
ہے کہ حضرت شیخ جلال الدین قدس سرہ پانی پتی نے
حضرت مخدوم قدس سرہ سے فرمایا کہ تمہارا کمال ولایت
زندگی اور موت میں غائب نہیں دیکھتا ہوں تم مصیبت
کے وقت میرے لڑکوں کی مدد کرتے رہنا اور انتقال کے
وقت اپنے لڑکوں سے بھی وصیت کردی کہ تمھارے
مصیبت کے وقت شیخ احمد صاحب توشہ ردولی سامدگار
ہی ہیں شیخ صاحب کی وفات کی بعد ایک مرتبہ مخدوم عالم
پانی پت پہونچے اور شیخ صاحب کے حکم کے موافق سجادہ
نشین اور آپ کی اولاد کی تعلیم و تربیت کرکے فرمایا
افسوس اگر میں نہ آتا تو مخدوم زادے ایسے
ہی رہتے چنانچہ شیخ صاحب کے
صاحبزادے ابتک مخدوم عالم
رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ مریدی کے
سلک میں داخل ہوتے ہیں اور آنحضرت
کی وصیت کے موافق ظاہری باطنی نعمتوں سے

از افشار این راز چہ حال برای من پیش آید بذخیرہ
تصنیف شیخ محب اللہ الہ آبادی قدس سرہ دیدم کہ
مخدوم بر حق شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ چند کس را
بلفظ قم باذن اللہ زندہ کردند شور افتاد کہ احمد
مردگان را زندہ می کنند حضرت ازان مقام روپوش شدہ
بمقام بھکر تشریف آوردند و ازین معنی توبہ کردند
منقول کہ حضرت شیخ جلال الحق والدین پانی پتی
قدس اللہ سرہٗ از حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ
فرمودند کہ کمال ولایت ترا در حیات و ممات غایت نمی بینم
فرزندان مرا در وقت اسیرے دستگیرے میکردہ باش
و در وقت نقل خود بفرزندان ہمین وصیت کردہ بود
کہ در وقت اسیرے برای دستگیری شمایان شیخ احمد
عبدالحق صاحب توشہ ردولی بس است و بعد
از وفات آنحضرت بازیک مرتبہ شیخ احمد عبدالحق
بہ پانی پتہ رسیدہ بحکم حضرت شیخ جلال الدین
قدس اللہ سرہٗ و صاحب سجادہ و دیگر اولاد حضرت
کبیر الاولیا تعلیم و تربیت نمود و فرمود حیف اگر من
نمی آمدم مخدوم زادہا ہمچنین ماندہ بود چنانچہ تا امروز
و فرزندان حضرت کبیر الاولیا شیخ جلال الحق والدین
قدس اللہ سرہ در سلک مریدان بسلسلہ حضرت شیخ
احمد عبدالحق ارادت می آرند بنعمتہای صوری و معنوی موافق وصیت

نصیب آور ہوتے رہتے ہین شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء
سب سے اچھی کرامت شیخ عبدالحق صاحب کا
وجود ہی او نھون نے رحلت کے وقت اپنا خرقہ اور اُسکے
متعلق دوسرے اسباب جو کچھ تھے اپنے لڑکے خواجہ شبلی
کے سپرد کرکے وصیت کردی کہ باحتیاط تمام اس خرقہ اور
اسکے اسباب متعلقہ کو شیخ احمد عبدالحق کے حوالے کردینا
جب مخدوم صاحب چند دنون کے بعد پانی پت آئے
تو خواجہ شبلی صاحب نے اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کے
موافق وہ سب مخدوم صاحب کے حوالے کردیا حضرت
نے وہ سب لیکر پہن لیا اور اُسکے بعد اپنی طرف سے
وہ سب تبرکات خواجہ شبلی کو عنایت کرکے اور اُن کو
تعلیم وتلقین کرکے کمالیت کے مرتبہ پر پہونچادیا اور
آپ وطن کو تشریف لے آئے۔ فقط تحفۃ المومنین
مین لکھا ہی کہ ولی کی ولایت چالیس برس تک رہتی ہے
مگر حضرت رب العزۃ نے کمال لطف وکرم سے شیخ مخدوم
صاحب کو احکام کے اجرا کا اختیار دیکے ہمیشہ کے لیے
ولایت عطا فرمائی کہ قیامت تک قائم رہے اور آپ کا
سلسلہ دن بدن ترقی کرتا رہے اور حضرت کا معاملہ زندہ
ومردہ کے ساتھ برابر ہے قطب عالم بندگی عبدالقدوس
گنگوہی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جمعرات
کے دن مزار فائز الانوار

آنحضرت بہرہ مند میشوند و ہیچ خارق شیخ جلال الدین
پانی پتی قدس اللہ سرہ بہتر از وجود شیخ احمد
عبدالحق نیست در وقت رحلت حضرت شیخ جلال الدین
پانی پتی قدس اللہ سرہ خرقہ و دیگر اسباب متعلقہ اش حوالۂ خواجہ
شبلی پسر خود نموده بتاکید وصیت فرمود کہ باحتیاط تمام این
خرقہ و ما یتعلق بہا حوالۂ شیخ احمد عبدالحق باید ساخت حضرت
شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ بعد چند روز بہ پانی
پت آمدند خواجۂ شبلی بموجب وصیت پدر بزرگوار خود
آن ہمہ حوالۂ شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ نمودند
حضرت ایشہمہ گرفتہ ملبوس خاص خود نمودند و بعد
از طرف خود ایشہمہ تبرکات بخواجہ شبلی عنایت
فرمودند و تعلیم وتلقین نموده بمرتبہ تکمیل رسانیده خود
جانب وطن خود معاودت فرمودند فقط در تحفۃ المومنین
مرقوم ست کہ ولایت ولی تا چہل سال می باشد
و حضرت رب العزۃ بحضرت مخدوم شیخ احمد
عبدالحق بکمال لطف وکرم ولایت دوام مستدام
باحکام اختیار جاریہ عطا فرمود کہ تا یوم النشور
قائم خواہد ماند و سلسلۂ آنحضرت یوما فیوما در ترقی
خواہد بود و معاملۂ حضرت باحیا و اموات برابر ست
قطب عالم بندگی عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ
علیہ میفرمایند کہ یوم پنجشنبہ بہ جمع عام مزار فائز الانوار

شق ہوا اور حضرت مجسم ظاہر ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا
کہ عبدالقدوس مین نے تجکو خدا تک پہونچادیا جا اور اپنے
کام مین مشغول ہو سبحان اللہ کیا خوب حضرت کی ولایت ہی فقط
منقول ہے کہ آپ ایک روز عالم مستی و سرشاری مین
بیٹھے ہوے تھے ایک برات سجی ہوئی آپکے آگے سے گذری
آپنے اپنی جلالی نظر برات پر ڈالی تمام آدمی اور گھوڑے راکھ
ہو گئے تھوڑی دیر بعد جب آپ کو افاقہ ہوا تو شیخ اُذّین
نے آپکو اس معاملہ سے اطلاع دی تو آپنے اس راکھ
پر اپنی جمالی نظر ڈالی وہ اُٹھکر چلے گئے شیخ عبدالستار
سہارنپوری اپنے ملفوظ مین لکھتے ہین کہ جمعرات کے
دن سب لوگ درگاہ آسمان جاہ مخدوم صاحب مین
زیارت کے لیے حاضر تھے اور قطب عالم شیخ عبدالقدوس بھی
مزار اقدس کے چبوترہ کے نیچے بیٹھے ہوے تھے کہ یکایک
مزار مقدس شق ہوا مخدوم عالم صاحب ظاہری جثہ کے ساتھ
مزار شریف سے باہر آئے اور چبوترے پر بیٹھکر
قطب عالم سے مخاطب ہوکر فرمایا بیت اینجاہی
لسوح مجکو بھی زندہ سمجھ + اگر تو جسم سے
آویگا تو مین روح سے آؤن گا + حضرت قطب
عالم کے بدن مین اس ارشاد سے لرزہ
پڑ گیا اور حضرت شیخ صاحب کے پاؤن پر گر گئے
مخدوم صاحب نے اپنی شفقت سے قطب عالم کا

شق شدہ و حضرت مجسم ظاہر شدند و دست من گرفتہ
ارشاد فرمودند کہ عبدالقدوس ترا بخدا رسانیدم برود
بکار خویش مشغول باش سبحان اللہ زہے ولایت
حضرت فقط نقل ست کہ روزے حضرت شیخ العالم سکر
مست و سرشار بودند براتے بجمیع آرایش پیش آن
حضرت گذشت نظر جلال برابرت افتاد و تمام آدمیان
و اسپان خاکستر شدند بعد چندے حضرت بہ افاقت
آمدند بحضرت شیخ ازین ماجرا اطلاع دادند باز نظر جمال
بران خاکستر انداخت ہمہ برخاستند و روان شدند شیخ
عبدالستار سہارنپوری در ملفوظ خودمے نویسد کہ
یوم پنجشنبہ بود و مردم کثیر برائے زیارت بدرگاہ آسمان
جاہ حضرت شیخ احمد عبدالحق حاضر بودند قطب عالم
شیخ عبدالقدوس نیز پایین چبوترہ مزار اقدس نشستہ
بودند کہ بیک ناگاہ مزار مقدس شق شدہ و حضرت
مخدوم برحق شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ بہمین
جثہ ظاہری از مزار شریف بیرون آمدہ بر چبوترہ
نشستند و جانب قطب عالم مخاطب شدہ فرمودند بیت
مرا زندہ پندار چون خویشتن + من آیم بجان گر تو آئی
بہ تن + حضرت قطب العالم را ازین ارشاد لرزہ
در اندام در گرفت و بے اختیار در پاے حضرت شیخ احمد
عبدالحق قدس سرہ افتادند حضرت شیخ قدس سرہ از شفقت در کنار گرفتند

ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ تجکو خدا تک پہونچا دیا چنانچہ جتنے لوگ ہان موجود تھے سب نے یہ حال معائنہ کیا ایسی کرامت سوائے مخدوم عالم کے کسی ولی سے ہنین ظاہر ہوئی کہ انتقال کے بعد اپنی قبر سے نکلکر مجمع عام مین ظاہر ہون اور ہاتھ پکڑکے بیعت سے مشرف کرین فقط یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔

را گرفتہ فرمودند کہ ترا بخدا رسانیدم چنانکہ این حال ہ... مردم حاضر بودند معائنہ کردند و این چنین خرق عاد... بجز حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ ا... احدی اولیا راللہ بظہور نیامدہ کہ بعد انتقا... از قبر برآمدہ خود را در مجمع عام ظاہر کنند و دست... گرفتہ مشرف بہ بیعت سازند فقط۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ...

قطعہ تاریخ انتقال حضرت شیخ العالم مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہٗ

شاہ عبدالحق شہ کون و مکان
مرشد کونین فخر انس و جان
از پئے دیدار حق آن عین حق
کرد رحلت چون بہ گلزار جنان
سال تاریخ آن شہ عالم پناہ
گفت ہاتف دستگیر بیکسان

الحمد للہ علی احسانہ۔ چونکہ دعائے حیدری حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان بزرگ سے مخصوص ہے لہذا اشائقین کے فائدہ حاصل کرنے کے لیے مع ترکیب خواندنی درج کتاب کرنا بہتر سمجھی گئی چنانچہ اس دعا کے پڑھنے والے کو چاہئے کہ جب اسکے پڑھنے کا ارادہ کرے تو پہلے نوچندی جمعرات کے دن غسل کرکے کسی شخص سے بات نکرے اور حضرت شاہ مردان شیر یزدان اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ کے نام کا ایک دوگانہ ادا کرے پھر دوسرا دوگانہ اور پڑھکے اوسکا ثواب حضرت دستگیر بیکسان شیخ العالم احمد عبدالحق قدس سرہ کی روح پاک کو بھیجے اور حضرت صاحب سے اپنے مطلب مین تائید چاہے اُسکے بعد اس دعا کو مع ایکبار درود اول و آخر کے پچیس مرتبہ پڑھے پھر اس دعا کو تین مرتبہ روزانہ ایکسال تک برابر پڑھتا رہے حق حق حق اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ

دعاء حیدری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَيَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَيَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ
وَالْاَبْصَارِ وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا مُفَرِّجَ
الْمَحْزُوْنِيْنَ اَغِثْنِيْ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّيْ قَضَيْتُ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ
اِلَيْكَ يَا رَزَّاقُ يَا فَتَّاحُ يَا بَاسِطُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۵ خواه قتل خواه فتح اول باید که ۳ بار این اسم بخواند
اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ عَلَيَّ حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ كَمَا هِيَ اَنْتَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمُبِيْنِ حَقَّ حَقَّ حَقَّ يَا اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِيْ كُلِّ فِعَالِهٖ
يَا اَللّٰهُ ۳ بار بخواند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى
عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا
يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ
یکبار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْجَلِيْلِ الْجَبَّارِ
الْقَاهِرِ الْقَهَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَاهِرِيْنَ عَلٰى
اَعْدَاءِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَا حَيْدَرُ يَا حَيْدَرُ يَا حَيْدَرُ يَا حَيْدَرُ
يَا اَبَا تُرَابِ يَا عَلِيُّ يَا اَسَدَ اللّٰهِ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَا رِجَالَ اللّٰهِ
يَا مَقْبُوْلَ اللّٰهِ يَا مَحْبُوْبَ اللّٰهِ يَا ظُهُوْرَ اللّٰهِ يَا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ
بِالْقَهْرِ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ يَا حَقُّ يَا حَقُّ يَا حَقُّ تَحَقَّقَتْ
بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ فِيْ حَقِّ حَقِّكَ يَا حَقُّ ۳ بار تکرار کند يَا فَتَّاحُ يَا فَتَّاحُ يَا فَتَّاحُ

يا قادرُ يا حيُّ يا قيّومُ يا اللهُ اللهُ اكبرُ واللهُ اكبرُ ولا حولَ ولا قوّةَ
إلّا باللهِ العليِّ العظيمِ يا عظيمُ تعظّمتَ بالعظمةِ والعظمةُ في
عظمتِهِ عظمتِكَ يا عظيمُ يا ربُّ يا قديرُ يا قديرُ يا قديرُ
يا خالقُ يا كريمُ يا رحيمُ يا مسخّرَ السّمٰوٰتِ والارضِ وما
بينهما يا حيُّ يا محيي يا مميتُ يا متكبّرُ يا ضارُّ يا جليلُ المتكبّرُ
على كلِّ شيءٍ فالعدلُ امرُهُ والصّدقُ وعدُهُ يا جليلُ يا جليلُ
يا جليلُ حسودي مقهورٌ وعدوّي مقتولٌ بقهرِكَ يا قهّارُ تقهّرتَ
بالقهرِ والقهرُ في قهرِ قهرِكَ يا قهّارُ يا قهّارُ يا قهّارُ قهّرْ اعدائي
يا جبّارُ يا مذلَّ كلِّ جبّارٍ عنيدٍ بقهرِ عزيزِ سلطانِهِ يا مذلُّ يا
نقيًّا من كلِّ جورٍ لم يرضَهُ ولم يخالطْهُ فعالُهُ يا نقيُّ تسلّطْ
بسيفِ اللهِ لايلافِ قريشٍ ايلافِهم رحلةَ الشّتاءِ والصّيفِ
وما رميتَ اذ رميتَ ولكنّ اللهَ رمى يا قويُّ يا قاهرُ ذا البطشِ
الشّديدِ انتَ الّذي لا يطاقُ انتقامُهُ يا قاهرُ اقهرْ وادفعْ
اعدائي من قهرِكَ وانتَ اشدُّ القاهرينَ حقٌّ حقٌّ حقٌّ
يا حميدُ الفعالِ ذا المنِّ على جميعِ خلقِهِ بلطفِهِ
يا حميدُ يا غياثي عندَ كلِّ كربةٍ ومجيبي عندَ
كلِّ دعوةٍ ومعاذي عندَ كلِّ شدّةٍ ورجائي حينَ
تنقطعُ حيلتي يا غياثي نادِ عليًّا مظهرَ العجائبِ
تجدْهُ عونًا لكَ في النّوائبِ كلُّ همٍّ وغمٍّ سينجلي
بنبوّتِكَ يا محمّدُ بولايتِكَ يا عليُّ يا عليُّ يا عليُّ

بسم

مو علی جمیع خلقه بلقهره واگر برای قتل بخواند بجای بلطفه بقهره بخواند چهل و یکبار ۱۲ الله وقت آمدن حاجت بخواند یازده بار چون حاجت بر آید چهل خود بخواند ۱۲

فرد گوشوارۂ وقفنامہ — صیغہ [illegible] مع عملہ تحصیل وصول

وقفنامہ اول — صیغہ [illegible]

خرچ مد اول قبل تعمیر و بعد تعمیر مسجد — [illegible]

میلاد شریف ۱۲ شہر — [illegible]

کلاں رمضان و محرم و ربیع الاول — ماہواری سوا رمضان و محرم و ربیع الاول و شرقی شہر [illegible]

ے شہر [illegible]

رمضان شریف شروع سال مع تراویح و محفل وغیرہ [illegible]

۱۲ محرم یعنی شب تیرہ مع سوم حضرت امام سید الشہداء علیہ السلام [illegible]

شکر، دال وغیرہ [illegible]

شیرینی، فلوس محتاجان، طعام [illegible]

طعام موذن، حافظ تراویح [illegible]

میلاد خوان، روشنی و خوشبو [illegible]

نقد کرایہ [illegible]، طعام ۱۲ محرم [illegible]

شیرینی، روشنی [illegible]

بعد انتظاری عزیزان بشرط شرکت

تراویح [illegible]

۱۲ ربیع الاول [illegible]

شیرینی، فلوس محتاجان، میلاد خوان [illegible]

طعام، روشنی و خوشبو [illegible]

ذیل — [illegible]

جمال احمد مختار پیش امام [illegible] — خرچ مساجد بزرگان [illegible]

تنخواہ سالانہ، پارچہ سالانہ مع سرفراز [illegible]، مسجد چوڑی سرفراز صاحب واقع پور [illegible] تراویح و فرش و مرمت [illegible]، مسجد خانات [illegible]

علاج وغیرہ فراغات سالانہ [illegible]

مسجد [illegible] عظیم صاحب، مسجد مولوی عبدالکریم صاحب [illegible]

تیوہار [illegible]

دستور عید الفطر، دستور عید الضحیٰ، جامع مسجد [illegible] محلہ صوبیدار، مقبرۂ بزرگان [illegible]

رمضان [illegible]

رمضان، میلاد سید، ربیع الاول، روشنی ماہواری وغیرہ [illegible]، و شیرینی وغیرہ [illegible]

مرمت مداری [illegible] — عیدین و محرم

مصالہ و چونہ [illegible] عید [illegible] محرم، علاقہ [illegible]

بیلدار لکھنؤ، مزدور، گچ و بیشتی، فاتحہ آخر حضرت [illegible] علیہم السلام وغیرہ [illegible]

فاتحہ بزرگان دین مع نذر [illegible] حضرت مخدوم شاہ عبد الحق قدس سرہ [illegible] — طعام و نقدی مسافران وارد مسجد [illegible]

روانہ روز [illegible] شریف مزار حضرت مولانا و مرشد نا قدس سرہ حضرت شاہ [illegible] الدین صاحب صاحبزادہ حضرت صاحب [illegible]

خرچ مد دوم — السا عہ

مرفہ فاتحہ مدامی خلیل الرحمن ۱۱ صہ ر

مدامی ۱۱ لہ

بروز فاتحہ خلیل الرحمن لعہ

درست مقبرہ بدستور ملازم صفائی

معمار و مزدور وغیرہ مقبرہ

شام صبح

میں صرف ہوگا عہ ر لعہ للعہ

عہ سہ

قرآن خوان مدامی روشنی و فرش

مقام مقبرہ ولنگر وغیرہ

لعہ للعہ ر

بابت نگرانی حاکم وقت بشرطیکہ حاکم وقت سے تو دیا جاویگا ورنہ شامل خرید جایداد وقف میں صرف ہوگا۔ ۱۱ ر

باسہ

سہ

ذیل

خرچہ مدامی مکہ معظمہ وغیرہ لما صہ ر

روانہ مکہ معظمہ ۱۱ ر

ہر سال مدینہ منورہ کو روانہ ہو صہ ر

یہ روپیہ تین یا چار سال کے بعد جب تین سو روپیہ جمع ہو واسطے حج بدل کے دیا جاوے

سبیل کربلاے معلی سہ ر

مدرسہ مسجد وقف بذا طریقہ قدیمہ ۱۱ صہ ر

برای شادی نا کتخدایان ۱۱ ر

وقفنامہ دوم

لما [illegible]

تفصیل رقم مصارف جو وقف نامہ اول میں تتمہ وقفنامہ ہذا سے شامل ہو کر خرچ ہوگا

لما [illegible]

میلاد شریف [illegible]

رمضان شریف تراویح وغیرہ میں ابتدای یکم رمضان بلغایت ۲۷ رمضان [illegible]

مندرجہ وقفنامہ اول [illegible]

[illegible]

میلاد شریف بارہ محرم سوئم سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام [illegible]

مندرجہ وقفنامہ اول [illegible]

[illegible]

میلاد شریف بارہ ربیع الاول حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

مندرجہ وقفنامہ اول [illegible]

[illegible]

میلاد شریف ماہوار سوائے رمضان و محرم و ربیع الاول [illegible]

فی شہر [illegible]

وقفنامہ اول [illegible]

[illegible]

نذر فاتحہ بزرگان دین اصحابہ کبار سوائے محفل حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

لما [illegible]

فاتحہ اصحاب کبار [illegible]

وقفنامہ اول [illegible]

فاتحہ ازواج رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

فاتحہ اسمار نواسہ وغیرہ [illegible]

فاتحہ صاحبزادہ صاحبزادگان رسول مقبول صلعم [illegible]

فاتحہ و چراغدان وغیرہ [illegible]

فاتحہ بزرگان دین شجرۂ خلیل الرحمن صاحب سوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

فاتحہ بزرگان خاندان [illegible]

ذیل مرمت وغیرہ مع مقبرہ خلیل الرحمن صاحب

[illegible]

مستحقان طعام مسافران آیندہ روندہ وارد [illegible]

خرچ مساجد بزرگان [illegible]

مسجد نقدی و جنس [illegible]

وقفنامہ اول [illegible]

[illegible]

مسجد چودہری سرفراز احمد واقع محلہ پورہ خان [illegible]

وقفنامہ اول [illegible]

مسجد چودہری محمد عظیم صاحب [illegible]

وقفنامہ اول [illegible]

مرمت مسجد چودہری عنایت احمد صاحب [illegible]

وقفنامہ اول [illegible]

مقبرہ بزرگان خاندان [illegible]

وقفنامہ اول [illegible]

مرمت مسجد و سرائے وغیرہ [illegible]

وقفنامہ اول [illegible]

فاتحہ چودہری خلیل الرحمن مع مرمت مقبرہ [illegible]

وقفنامہ اول [illegible]

وقفنامہ سوم

الساللعہ

تعلق سرائے طعام مسافران وغیرہ

لاللعہ

طعام مسافران قیام یکروزہ ۱۲ اشہر فی سہر — ماسعہ

عمارت مرمت سرائے مدامی سوائے مسجد مقبرہ — ماللعہ

معمار یکنفر ۱۲ اشہر فی معہ — للعہ

بیلدار یکنفر ۱۲ اشہر فی ۔ — سعہ

قلی دو نفر فی نفر عشار فی شہر للعہ — مدللعہ

مصالح — عمعہ

روغن مٹی ۱۲ اشہر فی — عمعہ

سیو گلی درس وغیرہ ۱۲ اشہر فی عہ — عمعہ

خاکروب ۱۲ اشہر فی عہ — عمعہ

سقہ ۱۲ اشہر فی عہ — عمعہ

چوکیدار یکنفر ۱۲ اشہر فی — سعہ

نجار یکنفر ۱۲ اشہر فی معہ — للعہ

تنخواہ ساربان — معہ

میلاد شریف روز بہ سوائے پندرہ روز کلاں ماہواری — الساللعہ

اماعہ شیرینی نقل و خوشبو

۱۲ اشہر فی سہر معہ

۳۰ یوم فی یوم

شیرینی نقل — عمعہ

خوشبو — ار

الماعہ

ساعہ

وقفنامہ اول — الماعہ

وقفنامہ دوم — مامعہ

قبرہ مزار سوگوار امیر علی صاحب شہید واقع موضع رحیم گنج — زمیدار نمبردار چودھری خلیل الرحمن صاحب

تنخواہ داران — سعہ

مٹھکری موذن ۱۲ اشہر فی — عہ

تنخواہ مزاعات — معہ

تیل چراغ ۱۲ اشہر — عہ

مزار امیر علی و تعمیر — مسجد — معہ

عرس — طعام — معہ

روغن چراغان مع شمع وغیرہ — معہ

موعہ — شیرینی — معہ

خرچ تحصیل وصولی لگان و تنخواہ مختاران بابت شرائط خالصہ و معافی سالانہ تخمینا

مختار سان معاوضہ تخمینا — تحصیلداران — سعہ — سرباران معہ

وقف نامہ اول مورخہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ

قسم دستاویز وقفنامہ — زر مالیت بہ تجویز حکم صاحب معتمد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر — اسٹامپ مالیت عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منکہ شیخ خلیل احمد عرف خلیل الرحمن خلف چودھری ممتاز احمد ابن چودھری سرفراز احمد صاحب ساکن و راجہ حال متحلات قصبہ ردولی تحصیل سنی گھاٹ ضلع بارہ بنکی و ضلع فیض آباد کا ہوں۔ اول یہ کہ منفرد دہات مسلم ڈیپٹی داری متفرق و تعلقہ داری و چلوک وحصص تعلقہ و اراضی متفرقہ زرعی و غیر زرعی و سکنہ آبائی و جدی موروثی منقسمہ و مشترکہ خراجی و لاخراجی واقع ضلع فیض آباد و بارہ بنکی باشتراک اپنے برادر کلاں حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب کے حصہ نصفا نصفی دہات تعلقہ بری پرگنہ ردولی وغیرہ و حلقہ تورپور پرگنہ بسودھی و دہات معافی دوامی تحصیل سنی گھاٹ ضلع بارہ بنکی و موضع الگھیاری و دہات محال چندورہ و ورواو پارہ خانی و کوٹیہ و پٹی لکھنڈسی پور ضلع فیض آباد سند یافتہ تعلقدار ہوں و بندوبست پختہ تکملہ واجب العرض و نیز کھیوٹ اخیر مرتبہ سرکار میں بحصہ مساوی نصفا نصف و موضع دار بتفصیل ۳۲ موضع نمبری حد بستی خالصہ معافی دوامی سوای حویلی ہای مسکونہ منقسمہ و مشترکہ جدی و علاوہ مسکونہ خرید ذاتی بعد علیحدگی بھائی صاحب قبل پٹی پچالا و کوپلا ورد وغیرہ کے بلاشرکت احدی و بلا مساہمت دیگری بہ نفاذ جمیع تصرفات مالکانہ قابض متصرف باختیار انتقالات ہر قسم کا ہوں اور جایداد میری بالا رہن قبضہ و دیگر انتقالات سے پاک صاف ہے اور مالگذاری کل دیہات ذیل خالصہ ہر دو ضلع کی تعداد مبلغ ۳۸۰۹ سالانہ علاوہ رقم سوائی کے جو اسوقت ہم دونوں بھائی مشترکہ بالمناصفہ ادا کرتے ہیں اور دیہات معافی بالا لگان ہیں تفصیل مواضعات کل مندرجہ کھیوٹ رجسٹر نمبر ۳ بحصہ مساوی جنکی مالگذاری اسوقت مبلغ ۳۸۰۹ سالانہ علاوہ رقم سوائی کے جو ادا کیجاتی ہے اور جو ہم دونوں بھائی مشترک نصفا نصفی دیتے ہیں

نمبر شمار	نمبر [illegible]	نام موضع	[illegible]	[illegible]	کیفیت	[illegible]	[illegible]	نام موضع	حصہ [illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	٢	اہرولی	۱۳/	الماز	اکبر دیبیہ کا ابھی تک الگ نہیں ہوا ہے	٥	۴٦	بیچالا	۱۳/	الما	//
						٦	۴۸	بڑہ پنچہ نمبر	۸/	صہ	//
۲	۳۲۹	کبیری مسلم	عہ/	حاصہ		٧	۱۳۴	پھگوریا مع شجاع گنج مسلم	عہ/	الما عہ	//
۳	۳۵	اپہنر پارہ آنہ	۱۱/	سالہ عہ	//						
۴	۱۲۴	حسنا پور آٹھ آنہ	۸/	عہ	//	٨	۲۴۳	عادل پور آٹھ آنہ	۸/	عسہ	//

نمبر شمار	نمبر فہرست	نام موضع	تعداد حصہ	تعداد مالگزاری	کیفیت
۹	۸۴	دسہرتہ متو	۸ر	الماصہ	//
۱۰	۲۸۹	فیروز پور	۴ر	ما عصہ	//
۱۱	۱۹۸	لغت پور مسلم	عہ ر	حا عصہ	//
۱۲	۵۲	براوان جوہ آنہ	۱۴ر	حا للعہ ۱۴آر	//
۱۳	۳۸	باری مسلم	عہ ر	الـعصہ	
۱۴	۰	پرسولی	للعہ بیگہ خام والبوہ		
۱۵	۹۸	بھلسر	۶ر ۱۰پائی ۲ہ کرانٹ ۲آتل	لہار	//
۱۶	۱۵	الھوانہ	۵ر ۸پائی ۱۴ رانیٹ ۸جو ایک تل	۴ر	//
۱۷	۳۴۹	لکھنی پور	۱۰ر ۸پائی	ما عصہ	//
۱۸	۱۸۰	چاند سو مسلم خلبستی	عہ ر	لوعہ	//
۱۹	۲۱۶	رحیم گنج پورہ خدابخش پورہ دیوکلی مسلم حد بستی حلیم نگر خواجہ	عہ ر	الک عصہ	//
۲۰	۱۶۴	کلاں رای پور مصطفی باد مسلم غیر اندیشنگر	عہ ر	اا کا	//
۲۱	۱۹۸	دہورہرہ	ر ۹پائی ۲کرانٹ ۶جو	مار	//
۲۲	۱۵۶	جبتیہری	تہر ۳پائی ۱۰ کرانٹ ۲جو ۳تل	ماصہ	
۲۳	۲۳۲	ایچولیا	اکامت بیگہ ۷ البوہ	لا عصہ ۱۴ر	//
۲۴	۲۹۱	قصبہ دولی خاص	۸ر	۰	مشترکہ اولاد غلام فرید
۲۵	۰	سلطان گنج	۸ر	۰	//
۲۶	۱۱۶۹	آبادی رعایا قصبہ سودلی ودکانات	۸ر	۰	//

نمبر شمار	نمبر فہرست	نام موضع	تعداد حصہ	تعداد مالگزاری	کیفیت
۲۷	۸	بازار متفرقات سکنہ جات آباد وغیرہ آباد وغیرہ نورپور اولیا پور چاندپور حد بستی چندورہ ضلع	عہ ر	الـصار	
۲۸		فیض آباد چودہ آنہ	۱۴البوہ ۱۶ البوالنسی ۷ گنج ۱۱ عوالنسی	ال عصہ ۱۲ر ۸پائی	
۲۹	۶۲	دردا ضلع فیض آباد نصف	والبوہ ۱۳ البوالنسی ۶ گنج ۵ عوالنسی	اماللعہ ۹ پائی	
۳۰		ٹھاکینڈسی پور ایضاً	۴ البوہ البوالنسی ۴ گنج ۸ پائی ۱۶ر	عصہ ۱۵ر	//
۳۱	۲۴۴	پارہ خالی ایضاً مسلم	۲۰ البوہ	حاصہ	//
۳۲	۶۹۷	کوٹڈیہ ایضاً مسلم	۲۰ البوہ	سالعہ للعہ	//
۳۳	۵۴	اگھیاری ایضاً	۲۰ بیوہ	حامد عصہ	//
۳۴	۱۲۵	جونیامئو معافی دوامی	۸ر	۰	معاف واسطے دوام کے ہے
۳۵	۱۰۱	ڈالمو معافی دوامی	۸ر	۰	//
۳۶	۱۱۴	لپستہ معافی دوامی	۸ر	۰	//
۳۷	۱۶۴	پٹی غیر اندیش نگر معافی دوامی	۸ر	۰	//

منجملہ ۳ موضع جائداد مندرجہ بالا کے جسمین بموجب کھیوٹ حصہ آٹھ آنہ مسمقر اور آٹھ آنہ حصہ جناب بھائیصاحب حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب لفظ حصہ مساوی درج ہے حصہ ۱۲/ موضع مفصلہ ذیل جو بالغ وقف کئے جاتے ہین یہ موضع مسلم دیہات مسمقر کے قبضہ مین بموجب بٹوارہ باہمی بھائیصاحب موصوف کی ہی جسکو بموجب قاعدہ عدالت اور نیز باہمی مین میرے ورثہ بھائی صاحب کے ورثہ قائم مقام سے بٹوارہ قانونی کر سکتے ہین چونکہ کھیوٹ مین منجملہ اپنے حصہ آٹھ آنے کے داخل خارج وقف کا بمقدار حصہ چار آنے کے کرتا ہون اور بارہ آنے اپنے مواضعات مین میرے قبض و دخل مین اسطور پر رہتے ہین یعنی چار آنہ منجملہ آٹھ آنہ میرے حصہ مندرجہ کھیوٹ کے اور آٹھ آنہ حصہ جناب حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب جو بمعاوضہ تقسیم باہمی عوض حصہ کے آٹھ آنہ حصہ میرا مواضعات جلیم نگر عبد لبستی رحیم گنج ھرلبستی - بھلسر - الھواتہ - دھوریرہ - لکھی پور - چاندمو - جبتھری - ایچولیا - لوزپور - ضلع بارہ بنکی - الکھیاری ضلع فیض آباد مین جیجہ بوقت مواضعات معوضہ اپنے ہین جناب حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب یا ورثہ اُنکے میرا نصف حصہ ازروی کھیوٹ کے دینگے اپنا حصہ نصف میرے مواضعات وقفیہ سے باستثنای حصہ وقف چار آنے کے آٹھ آنہ لینگے اور چار آنہ میرا حصہ بقیہ میرے وارثان دیہات ذیل کا پاوینگے اور آٹھ آنہ دیہات مذکورہ بالا جناب بھائیصاحب قبلہ حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب سے لیکر حصہ بارہ آنے کی خانہ پری سوائے چار آنہ حصہ وقف کے تصور کرینگے اور مالگذاری بلا لحاظ بٹوارہ باہمی بالمناصفہ بپابندی کھیوٹ کے آجتک نصفا نصف جسطرح ہم دونون بھائی دیتے ہین اپنے حصہ بارہ آنے کی اور چار آنے حصہ وقف کے مالگذاری مال سوائے ہر دو آمدنی چار آنہ وقف و بارہ آنے بلا وقف سے مع متولیہ کے دینگے۔

تفصیل جائداد حصہ وقف و بقدر چار آنہ منجملہ آٹھ آنہ مندرجہ کھیوٹ جو وقف چار آنے کی مالگذاری متولیہ دی گئی

نمبر شمار	[illegible]	نام موضع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورب	پچھم	اتر	دکھن
۱	۱۹۸	نعمت پور مسلم	۶۴ر	۲ار	۱۴ر	۸ر	۱۴ر	مالیہ ۱۴ر	کھنڈ ہرہ	کھجوری و سرای بری	کھجور رتھا	سرای بڑہ کھنڈ نمبر
۲	۲	اہردلی نصف	عمہ ر	۱۲ار	۱۴ر	۸ر	۱۴ر	مالیہ ۱۲ار	کویلا در برگنہ دریاآباد	محمد پور جلالی پور	سرای ناصر	کھیری
۳	۳۲۹	کھیری مسلم	عمہ ر	۱۲ار	۱۴ر	۸ر	۱۴ر	مالیہ	پستہ معافی وداتیجر	اہردلی	سرای ناصر	حسنا مو اتیر
۴	۳۵۰	ایتیر بارہ آنہ	عمہ ر	۱۲ار	۱۴ر	۸ر	۱۴ر	مالیہ ۱۲ار	بچلا پستہ معافی	مٹیا و بھگوتی حسنا مو	کھیری	بڑہ پنور

نمبر شمار	نمبر خسرہ بندوبست	نام موضع	تعداد حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تعداد اراضی	پورب	پچھم	اتر	دکھن
۵	۳۴۶	بچالا التعلقہ بری	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	ما ر	مانپورو رسولپور	اتھر	پستہ معافی دوامی	بھگولی وشجاعگنج
۶	۱۶۳	حسنا موآٹھ آنہ	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	عہ ۴ھ ر	اتھر	کوپرا	کھیری	میناپور بھگولی
۷	۱۲۴	بھگولی گرمع شجاعگنج	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	ماے ر ۴ھ ر	خواجہ کلاں	میناپور بھگولی	بچالا	دسرتھ مو
۸	۱۴۴۸	برٹپور	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	عہ ۱۲ ر	بھگولی تعلقہ بری تیغ شجاعگنج	مینا پور بھگولی زبز	حسنا مو	دسرتھ بھگولی
۹	۲۸۳۳	نادل پور	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	عہ ۴ھ ر	حلیم نگر	بھگولی تعلقہ بری	اتھر بچالا و بھگولی	خواجہ کلاں منہو پور حلیم نگر حد بستی
۱۰	۳۴۸۱	دسرتھ مو	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	ماعہ ر	خواجہ کلاں	بھٹپورہ	بھگولی تعلقہ بری	فیروز پور
۱۱	۴۰۹	فیروز پور	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	عہ ۴ھ ر	بنگانواں	کوڈہا و رسولپور	خواجہ کلاں و دسرتھ مو	سرائے پیر
۱۲	۵۲	پرالتوان	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	ماعہ ۱۱ ر پائی	چندور و مع فیض آباد	کوٹھی سریان	ایٹہ	بستی نظام الدین پور بستی سریاق
۱۳	۳۸	باری	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	ماعہ ۴ھ ر	[illegible]	آدم پور	بربار	ٹانڈہ
۱۴	۳۲۶	چندپورہ	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	بالعہ برہ پائی	رام نگر	ہرکھہ پور	باری گوسیان	محمد پور ڈہارٹہ
۱۵	۶۲	بڑواڑ	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	مالعہ ۵ پائی	رآپتی ندولی بھوتی	بنایک پور	گوہاں رسولپور	بنایکپور
۱۶	۹۲۸	بڑی کھنڈ لبنی پور	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	ماعہ ۱ پائی	بلوے	باری	گوہاں	ٹنڈدا
۱۷	۲۴۴	پارہ غازی	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	ماعہ ۹ ر	کوندو وہ	جعفر نگر	پورہ کوراں و کوڈیہہ	سید خاپتور
۱۸	۶۹۷	کوڑیہہ	عہ ر	۱۲ ر	۴ھ ر	۸ ر	۴ھ ر	ماعہ ۴ھ ر	کوراوں [illegible]	دلی کنڈسی	شنفر	برپور

میزان موضع — اعظا عہ ۲ پائی

علاوہ ۵ رقم سوا سکے جو اسوقت بابت حصہ چار آنہ موقوفہ کے دستیاب ہوتی ہے اور آیندہ باہم رشتہ دمتولی وقف رہیگی اور لگان مراعتی سیر مودود احمد واقع بھگولی و کاشتکاری دختران مندرجہ چہ استمراری وسیر محمد یوسف و محمد اسمعیل پسران فرید احمد گذارہ دار وقف تقسیم موجب کھیوٹ کے مستثنے رہینگی چنانچہ ہمیں وتمامی حصہ چار آنہ منجملہ آٹھ آنہ حصہ خود کے بحالت صحت نفس و ثبات عقل وجمیع تصرفات شرعیہ بلا استثنائے کسی جیز و کسی غیر کی مع جملہ حقوق داخلیہ وخارجیہ موجودہ وآیندہ جو کچھ حصہ چار آنہ موقوفہ صدر مین افزونی جمع لگان و اراضی مزروعہ وغیر مزروعہ و تالاب و باغات و آبادی و اشجار مثمرہ و غیر مثمرہ وغیرہ مع حقوق زمینداری ہست و دوامًا ترقی آمدنی ہو وکلًا و قلیلًا و کثیرًا

حصہ چار آنہ کا منافع وقف لوجہ اللہ بنظر حصول ثواب آخرت دائمی برغبت تمام وبخوشی خاطر خود واسطے
مصارف جزو بقیہ تعمیر مسجد و دوکانات و مکانات حوالی مسجد یعنی مسافر خانہ و سرای مسافران ذیل و چاہ پختہ
وخرچہ مسافران وارد مسجد و تیل و چراغ و فروش عیدین و خرچہ مولود شریف و مقبرہ وغیرہ جسکی شرح وقفنامہ ہذا مین
تحریری وقف کرکے بشرائط ذیل اقرار کرتا ہون - دوم یہ کہ جائداد حصہ چار آنہ جسکی تفصیل موضع وار حصہ مثلے موضع
اوپر درج ہین ہمیشہ کے واسطے تا دور آفتاب وقف کیا جاتا ہی سوم یہ کہ بعد تحریر و تکمیل وقفنامہ ہذا کے مجکو یا
میرے وارثان کو اختیار استرداد اور فسخ انتقال جزو یا کل یا تبدل و تغیر جائداد موقوفہ مندرجہ وقفنامہ ہذا
یا تصرف بیجا محاصل جائداد موقوفہ کا حیلۃً و صریحۃً کسی وقت مین نہو گا - چارم یہ کہ جائداد موقوفہ کا انتظام اولاً
تا حین حیات مسمقر خود متولیانہ منتظم رہیگا جائداد موقوفہ مال سوا اسے سے بعد ادای مصارف مال گذاری سرکاری
وخرچہ تحصیل وصول و نیز روبکاری بقدر حصہ چار آنے کے جو بحسب منافع ہو گا وہ صرفہ مسجد مین صرف کریگا
جمع وخرچ اُسکا صحیح صحیح علیحدہ مرتب کریگا اور بعد میرے مسمی جمال احمد صاحب جو پیش امام مسجد مقرر ہیں وہ بماتحت
مسماۃ مہربانو بی بی زوجۂ ثانی متولیہ کے رہینگے اور جائداد وقف شدہ کی آمدنی و مصارف انتظام مثل ذات خاص
میرے کے وہ زوجۂ متولیہ کریگی اور باوجود اندراج نام متولیہ مسمقر کو تا حیات خود اختیار تبدیلی و تغیری متولیہ
کا رہیگا یا اپنی حیات مین تحریر یا ضابطہ دیگر سے نام زد کر دونگا اونکو بعد میرے نظم و نسق حصہ چار آنہ موقوفہ کا موافق
شرع محمدی بطریقہ حنفیہ کے حاصل رہیگا مگر اُنکو یا اُنکے قائمقام کو اختیار ابتدال و انتقال جائداد موقوفہ دوامی یا چندروزہ بغیر
منظوری سلطان وقت کے یا اُس عدالت یا حاکم کی جسکو منجانب سلطان وقت ایسا اختیار ملا ہو حاصل نہین ہی اور
نہو گا اور متولی کو اختیار ہو گا کہ اگر اُس سے انتظام وصول نکاسی اسامیوار بطور خام نہو سکے تو ذریعہ پٹہ جسکی
میعاد سات برس سے زیادہ نہو باخذ ضمانت کافی ٹھیکہ مین دیوین بمنظوری حاکم وقت الا شرط یہ ہی کہ بعد میری بی بی
موصوفہ کے میری اولاد نرینہ بطن و حمیت سے جو ذکور ہو گا یا میری دختران کی اولاد سے جو ذکور لائق ہو گا
وہ متولی اول ہو گا کسی وارث جائز کو کسی قسم کا جائداد وقف مین کسیوقت اختیار انتقال حاصل نہو گا اور در حالت بد دیانتی
اور بد انتظامی یا مصارف معینہ وقفنامہ بیجا نہ لاوے یا جائداد موقوفہ کو بد انتظامی سے ضرر پہنچاوے یا کوئی جزو جائداد
موقوفہ کا رہن یا کسی طریقہ سے منتقل کرے تو وہ انتقال ناجائز ہو گا اور متولی موقوف ہو گا اور متولی مثل میرے
حساب جمع خرچ جائداد موقوفہ صاف و صحیح مرتب کریگا اور اُسکو جماعت اہل اسلام مین وقتاً فوقتاً واسطے
معائنہ کے بطور خوشنودی اور رفع بدگمانی اپنی کے پیش کریگا اور ایک جمع وخرچ سالانہ حاکم وقت کو دیویگا اور

حاکم وقت کو اختیار موقوفی متولی کا وقت شکایت یا اطلاع دینے کسی مسلمان کے بعد اثبات قصور کے
حاصل ہی اور باتفاق متولیان باکثرت رائے میرے اہل برادری کی اُسی صفات کا آدمی منتخب کرنا ہوگا اور اُسکو
بھی وہی اختیار حاصل ہونگے جو متولی سابق کو تھے پنجم یہ کہ چونکہ مسجد اور دوکانیں ناتمام ہیں لہذا تا طیاری مسجد اور مکانات حوالی مسجد
مجکو بھی دیگر آمدنی کے اختیار رہیگے جسطرح پر چاہوں مصارف معینہ وقف نامہ کروں لیکن بعد میرے اگر خدانخواستہ تعمیر
مسجد و مکانات حوالی مسجد و سرای بحالت مقبرۂ عاصی یعنی واقف یا دکان وغیرہ باقی رہجاوے تو تا طیاری مسجد
و دکانات حوالی مسجد کی جسطور جمال احمد پیش امام وغیرہ کو وقتاً فوقتاً تعمیر ہونا ہر کا سمجھایا گیا ہی آمدنی جایداد موقوفہ
سے تعمیر کرادینگے - ششم یہ کہ بی بی متولیہ کو اختیار نامزد کرنے اپنے قائم مقامان مابعد کا ہوگا مگر شرط یہ ہی
کہ میرے وارثان سے ہوں اور لائق کام واہل بردبار ومتقی ومتدین ومرتاض مذہب حنفیہ کے ہوں مگر جب اتفاقاً متولی کوئی
بلا نامزد کرنے متولی مابعد کے مرجاوے یا بحالت ثبوت بددیانتی کے موقوف کیا جائے تو حاکم وقت کو باتفاق
رائے میرے وارثان یا بکثرت رائے میرے اہل برادری حنفیہ مذہب کی اختیار ہوگا کہ دوسرا شخص متولی اُسی
قسم کا مقرر کرے - ہفتم یہ کہ مصارف آمدنی بحیثیت کا دو مد پر قرار دیا گیا ہی بموجب ہر مد کے صرف کیا جاویگا اور
بقیہ رقم جبتک مسجد وغیرہ پورے طور سے تعمیر نہو گی اور کسی امر میں خرچ نہ کی جاویگی اور بعد تعمیر مسجد و مکانات
و دوکانات و سرای وغیرہ کے بہر بچت سے دیگر جایداد جس سے امید ترقی آمدنی ہو پیدا کرینگے خواہ زمینداری خرید کرکے شامل جایداد
موقوفہ کرینگے اور وہ جائداد خرید آمدنی وقف کے شامل ہونے کے بعد مثل اس اصلی جائداد کی وقف تصور ہوگی پہر کسی طرح پر
منتقل و فروخت نہو گی ہشتم یہ کہ اس ضرورت سے کہ وقف نامہ میری حیات میں مکمل ہوجاوے مراد میری یہ ہی کہ بعد میرے
میری زوجہ و دختران و متبنی اور اولاد انکی جو بعد میرے حی القائم ہوں اور لائق انتظام ہوں اور ذکور نہ ہوں
جنکا ذکر تعلق وصیت نامہ سے بھی ہوگا اور سوائے میرے وارثان کے غیر شخص متولی جائداد وقف میں واسطے
انتظام تحصیل وصول آمدنی حصۂ وقف شدہ کے مقرر نہو گا - نہم یہ کہ سلطان وقت کی نگرانی و بجاآوری خدمات
متولی شرعاً و قانوناً متعلق باموراتِ سلطنت ہی لیکن اگر کسی وقت میں حاکم وقت کو زیادہ نگرانی بوجہ عدم بجا آوری
خدمات متولی کی جانب سے بڑھ جاوے یا خود کرنا پڑے تو زر مندرجہ ہر دو مد کا خرچ حاکم وقت کے متعلق
ہوگا اور بعداد اے مالگذاری و خرچہ دیہی کے فیصدی پانچ روپیہ آمدنی نکاسی خام سے جایداد موقوفہ کی
وہ لے سکینگے الا بنا بر بجا آوری و انجام دہی مصارف معینہ امور مذہبی مندرجہ وقف نامہ کے انکو ایک
شخص مرتاض مذہب حنفیہ سے مقرر کرنا ہوگا - دہم یہ کہ منتقر لنے جایداد حصہ چار آنہ مواضعات مندرجۂ

باالحسبۃ للہ وقف کیا ہی لہذا متولی کو چاہیے کہ تعمیل شرائط وقف مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرین ورنہ عند اللہ مواخذہ دار ہون گے اور دنیا مین بدنامی و روسیاہی کی ذلت اُٹھائینگے۔

تفصیل خرچ بعد ادائی مالگذاری سرکار حال آئندہ مع مال و سوائی خرچہ دیہی و دو بکاری حصہ چہارم وقف شدہ کی بچت جسقدر رہو

خرچ مد اول قبل تعمیر و بعد تعمیر مسجد

الجامع [illegible]

میلاد شریف — اما [illegible]

۱۲ شہر

کلان رمضان و محرم و ربیع الاول — [illegible] رسمر — اما [illegible]

ماہواری سواے رمضان و محرم و ربیع الاول و شش شہر فی شہر [illegible] — [illegible]

رمضان شریف شروع سال مع تراویح و محرم — [illegible]

بارہ محرم یعنی شب تیرہ مع سیوم حضرت امام سید الشہدا علیہ السلام — [illegible]

شکر	دال وغیرہ	شیرینی	فلوس محتاجان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طعام موذن	حافظ تراویح خوان	میلاد خوان	طعام
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

روشنی — [illegible]

نقدی مع کرایہ — [illegible]

طعام بارہ یوم — [illegible]

روشنی — [illegible]

شیرینی تراویح — [illegible]

۲۹ رمضان — [illegible]

۳۰ رمضان — [illegible]

ذیل — الجامع [illegible]

جمال احمد صاحب پیش امام — [illegible]

خرچ مساجد بزرگان — [illegible]

تنخواہ سالانہ	پارچہ سالانہ مع سرائی	مسجد چودہری سرفراز احمد صاحب واقع پورہ خان و تنخواہ و تراویح و فرش و مرمت	مسجد محمد عظیم صاحب	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

تیوہار — [illegible]

علاج وغیرہ مراسلات سالانہ — [illegible]

دستار عید الفطر مع مجلہ	دستار عید الضحیٰ مع مجلہ	مسجد عنایت احمد صاحب	مسجد اودہ مولوی عبد الکریم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رمضان عشرہ مع مجلہ	میلہ سید سالار مع مجلہ	جامع مسجد رودولی واقع مسجد محلہ صوفیانہ	مقبرۂ بزرگان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

مرمت مد امی — [illegible]

روشنی ماہواری و ظروف گلی و بدہنی و سبو وری [illegible] — [illegible]

مسالہ و چونہ سوا کے سنگ معمار یکنفر لکڑی علاقہ	
[illegible]	[illegible]
نجار یک نفر	بلدار یکنفر
[illegible]	[illegible]

میلاد شریف کا تتمہ

۱۲- رمضان
روز ختم مع میلاد شریف
عــہ ر

بعد افطاری عزیزان شب شرکت تراویح
عــہ ر

۱۲- ربیع الاول
اللعہ ر

شیرینی	فلوس محتاجان
عــہ ر	ماعــہ ر

میلاد خوان	طعام
صہ ر	عــہ ر

روشنی و خوشبو
حــہ ر

ذیل کا تتمہ

مزدور	کمی و بیشی
للعــہ	عــہ

فاتحہ بزرگان دین مع نذر معمولی و توشہ حضرت مخدوم شاہ عبد الحق قدس سرہ
عــہ
۸

عیدین و محرم
عــہ

عیدین	محرم
عــہ	عــہ

روانہ روشنائی شریف مزار حضرت جناب مولانا و مرشدنا حضرت شاہ فخر الدین صاحب قدس سرہ و حضرت شاہ شمس الدین صاحب صاحبزادہ حضرت صاحب موصوف رح
عــہ ر

فاتحہ اصحاب کبار و حضرت امام حسین علیہ السلام وغیرہ
سہ عــہ ر
مہ عــہ

ختم خواجگان
عــہ ر

طعام و نقدی مسافران وارد مسجد
ماسہ ر

تنخواہ داران مسجد
عــہ ر

موذن	حقہ علاوہ ڈیوڑھی
عــہ ر	ماعــہ ر

قرآن خوانی	موذنی
عــہ ر	للعــہ ر

حلال خوری علاوہ ڈیوڑھی
عــہ ر

مد دوم یہ رقم اول تعمیر باقی و مسجد و دو کانات و مکانات حوالی مسجد و تعمیر سراے و پھاٹک ہر چہار جانب مسجد مین خرچ ہوگی بعد تعمیر کل کے پہر بچت آمدنی خرچ ہو کر باقی ماندہ خرید زمیداری ہو کر شامل جائداد وقف ہو کر وقف متصور ہوگی

[illegible]

خرچہ فاتحہ مدامی خلیل الرحمن واقف

مدامی [illegible]

بروز فاتحہ خلیل الرحمن [illegible]

بہتہ مقبرہ مدامی معمار (مزدور) وغیرہ مین صرف ہوگا	ملازم صفائی مقبرہ	شام	صبح
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شربت	قوالان	شیرینی [illegible]	طعام [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

قرآن خوان مدامی قیام مقبرہ مین رہیگا [illegible] دو نفر	روغنی فرش وغیرہ	روغنی	خوشبو	فلوس [illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

[illegible] [illegible]

خرچہ مدای ذیل مکہ معظمہ وغیرہ

[illegible]

سبیل مدینہ منورہ کو روانہ ہو	روانہ مکہ معظمہ
[illegible]	مار

یہ رقم تین یا چار سال کے بعد جب تین سو روپیہ جمع ہو واسطے حج بدل کے دیا جاوے۔

مدرسہ مسجد وقف بذا طریقہ حنفیہ	سبیل کربلاے معلیٰ
ماار	[illegible]

براے شادی ناکتخدایان

[illegible]

تمہ بچت آمدنی تخمیناً موجودہ و آیندہ جسقدر زاید حصہ چارانہ وقف سے سال تمام مین ہوگا وہ منافع بچت تصور ہوگا

[illegible]

باقی	بابت نگرانی حاکم وقت بشرطیکہ حاکم وقت اگر لیوے تو دیا جاویگا ورنہ شامل خرید جایداد وقف مین صرف ہوگا [illegible]
ما [illegible]	[illegible]

لہذا یہ وثیقہ صحیحہ وقف نامہ اسٹامپ کامل القیمت تعدادی تین سو ستر روپیہ بعد صحت تنقیح اسٹامپ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع بارہ بنکی بموجب حکم محکومہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء شنبہ ظہری مسودہ وقف نامہ ہذا لکھکر مصدقہ رجسٹری کرا دیا کہ دوا ما سند رہے تحریر تاریخ بست و ہفتم ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۹ ہجری مطابق سی ام نومبر سنہ ۱۸۹۱ عیسوی روز دوشنبہ موافق پانزدہم اگہن بدی ۱۲۹۹ بمقام ردولی

بقلم محمد شمس الدین اعجاز رقم ساکن لکھنؤ محلہ درگاہ جناب حضرت عباس

العبد	گواہ شد ۱	گواہ شد ۲	
خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود	محمد محبوب الرحمن بقلم خود	محمد محبوب الرحمن بقلم خود	مسماۃ مہربانو زوجہ ثانی خلیل الرحمن بقلم محمد احمد گذارہ دار تعلقہ بری نام اپنا ہندی مین لکھدیا ہے
گواہ شد ۳	**گواہ شد ۴**	**گواہ شد ۵**	**گواہ شد ۶**
مسماۃ کنیز زہرہ دختر زوجہا اولے خلیل الرحمن بقلم محمد احمد گذارہ دار تعلقہ بری	مسماۃ کنیز صغرا دختر زوجہ اولاً خلیل الرحمن بقلم محمد احمد گذارہ دار تعلقہ بری حسب اجازت ونشانی خود بنادی	قاضی عنایت الرحمن خلف قاضی عبدالرحمن بقلم خود	امداد احمد احمدی زمیدار ومعافی دار بھورکیپور وغیرہ بقلم خود
گواہ شد ۷	**گواہ شد ۸** شہد بالیقین	**گواہ شد ۹**	**گواہ شد ۱۰**
غلام احمد رسول ولد شرف رسول ساکن ردولی محلہ خواجہ حال بقلم خود	محمد یحیٰ تحصیلدار ارئیس وآنریری بہادر مجسٹریٹ ضلع بارہ بنکی بقلم خود	فقیر التفات احمد احمدی سجادہ احمد عبدالحق درگاہ پناہ شیخ العالم شیخ قدس سرہ بقلم خود	چودہری سرفراز علی قانونگو پنشن یافتہ پرگنہ ردولی وغیرہ بقلم خود
گواہ شد ۱۱	**گواہ شد ۱۲**	**گواہ شد ۱۳**	**گواہ شد ۱۴**
فہو الحق ولاشک عفی عنہ شاک سید عبدالرحمن جیلانی بقلم خود گواہ شد ۲۶ عنایت الرحمن تعلقدار بری بقلم خود	چودہری غلام حسین خواجہ حال بقلم خود	مسماۃ گھسیٹی ہمشیرہ حقیقی خلیل الرحمن بقلم محمد احمد شوہر مسماۃ مذکور حسب اجازت ونشانی خود بنادی	محمد علی حسن حنفی پنشن یافتہ سرکار سابق صدر منصرم بندوبست ساکن ردولی محلہ پورہ رہنماؤ تھان بقلم خود
گواہ شد ۱۵	**گواہ شد ۱۶**	**گواہ شد ۱۷**	**گواہ شد ۱۸**
احسان الدین رشید ارسرای دولت مظفرپور ساکن قصبہ ردولی بقلم خود	اشرف علی ساکن محلہ سالارگرفاؤ علاقہ چودہری خلیل الرحمن تعلقدار بری بقلم خود	عبدالرحمن خلف چودہری غلام فرید صاحب مرحوم تعلقدار بری پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی مقام علی آباد بقلم خود چہارم دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء	فضل الرحمن خلف چودہری غلام فرید صاحب مرحوم تعلقدار بری مقام علی آباد بقلم خود ۔۴۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء

گواہ شد ۱۹
چودہری الطاف الرحمن ابن چودہری غلام فرید صاحب مرحوم (ر)عفور تعلقدار بری پرگنہ ردولی (مق)یام علی آباد بخط چہارم دسمبر ۱۹۱۸ء

گواہ شد ۲۰
عزیز الرحمن تعلقدار بری پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی بقلم خود ۴ دسمبر ۱۹۱۸ء

گواہ شد ۲۱
خواجہ رحیم الدین عرف داروغہ آغا جان ساکن کٹرہ ابوتراب خان حال قدیم ساکن وکٹوریہ گنج تھانہ چوک شہر لکھنؤ بقلم خود بمقام ردولی شریف

گواہ شد ۲۲
محمد خلیل الرحمن خلف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ساکن بنارس محلہ خام باغ بقلم خود

گواہ شد ۲۳
شہد بما کتب فی ہذا القرطاس محمد علی ضامن

گواہ شد ۲۴
علاء الدین احمد احمدی زمیندار ومعافی دار بھورکیپور وغیرہ بقلم خود

گواہ شد ۲۵
معین الدین احمد احمدی زمیندار ومعافی دار بھورکیپور قصبہ ردولی بقلم خود

گواہ شد ۲۶
شیخ تصدق حسین تعلقدار مینا پور بقلم خود

گواہ شد ۲۷
غلام احمد ڈاکٹر شفاخانہ ردولی بقلم خود

گواہ شد ۲۸
محمد یحیٰی زمیندار ومعافی دار بھورکیپور وقصبہ ردولی بقلم خود

گواہ شد ۲۹
حاجی محمد حسن خان ساکن قصبہ ردولی محلہ سالار بقلم خود

گواہ شد ۳۰
ماتا پرشاد کارندہ ومختار عام چودہری خلیل الرحمن تعلقدار بری بقلم خود

گواہ شد ۳۱
عبدالغفور سیاہہ نویس ہمراہ چودہری خلیل الرحمن تعلقدار بری بقلم خود

گواہ شد ۳۲
درباری لال واصلیاتی نویس ہمراہ چودہری خلیل الرحمن تعلقدار بری بقلم خود

گواہ شد ۳۳
حقیر راز احمد احمدی سجادہ نشین درگاہ عالم شیخ العالم پناہ قدس سرہ بقلم خود

گواہ شد ۳۴
عباد اللہ کارندہ جناب چودہری حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب تعلقدار بری پرگنہ ردولی بقلم خود

گواہ شد ۳۵
واجد علی مختار عام چودہری محمد محبوب الرحمن صاحب تعلقدار بری پرگنہ ردولی بقلم خود

گواہ شد ۳۶
لچھمن پرشاد عرف بچھو بقلم خود قوم کالیستہ ساکن قصبہ ردولے محلہ کیتھانہ ملازم چودہری محمد محبوب الرحمن

گواہ شد ۳۷
قطب علی خان متوطن قصبہ مؤ ضلع فرخ آباد

گواہ ـــــ ۳۹ ـــــ ثبت ـــــ شد ـــــ گواہ ـــــ

نادر حسین مختار عام چودہری خلیل الرحمن صاحب بقلم خود — ملک کلو داروغہ سرکار چودہری خلیل الرحمن تعلقدار

بقرأت خلیل الرحمن کاتب وبسماعت غلام مرتضی مقابلہ ہوا — العبد غلام مرتضے عفی عنہ نقل مطابق اصل

العبد ـــــ العبد ـــــ فیس اجرت درج مع نقل یادداشت ۱ لفافہ داب

خلیل الرحمن بقلم خود — غلام مرتضے عفی عنہ ۱۶/۰/۰ ۷/۰/۰ ۴/۶/۶ ۰/۸/۰

یہ دستاویز وقف نامہ سب رجسٹرار پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی کے دفتر مین بروز جمعہ بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء
ابین گھنٹہ ۲-۳۰ بجے دن کے واسطے رجسٹری کے پیش کی گئی

العبد ـــــ

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود — غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

تکمیل وتحریر دستاویز اور وقف کرنے حصص چار آنہ منجملہ ایک روپیہ جائداد مندرجہ وقف نامہ ہذا الملکیت ذاتی اپنی سے کہ خالصاً لوجہ اللہ واسطے دوام کے تا دور شمس وقمر شرائط مندرجہ وقف کے لیے مسمی چودہری خلیل احمد عرف خلیل الرحمن پیشہ زمینداری وتعلقداری ولد چودہری ممتاز احمد صاحب مرحوم قوم شیخ ساکن ورئیس قصبہ ردولی محلہ خواجہ حال پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی گندم رنگ ریش بروت مخضب یکداغ چیچک بربینی وکیخال خرد دربین الابرو کوتاہ بالا اوسط اندام عمر تخمیناً ۳۵ برس کاتب نے جسکو ہم عہدہ دار رجسٹری بذات خاص خود جانتے پہچانتے ہین مخلوص نیت وخوشی خاطر خود اصالتاً محکمہ مین آکر اقبال کیا المرقوم ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۹۱ء

العبد ـــــ العبد

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن ولد چودہری ممتاز احمد مرحوم — غلام مرتضے سب رجسٹرار ردولی ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء
قوم شیخ ساکن قصبہ ردولی تعلقدار تعلقہ بری ضلع بارہ بنکی
وضلع فیض آباد بقلم خود - ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

رجسٹری بہ نمبر ۳۸۴ صفحات ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ جلد ۲۳ رجسٹری نمبر ۱ بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء کی گئی -

العبد — غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

تصدیق کیجاتی ہے کہ دستاویز کی پانچوین سطر مین ۳۰ نمبر موضع جدابیتی رقم وہندسہ مین اور سطر ساتوین مین پندرہ ہزار تین سو ستاسی روپیہ دس آنہ صرف رقم مین اور سطر نوین المردون جدول مین رجسٹر نمبر ۳۰ مین ہندسہ مین

بعدہ پندرہ ہزار تین سو ستاسی روپیہ دس آنہ رقمین و نمبر شمار از ابتداے ایک لغایت سینتیس ۳۷ موضع و نمبر ہاے
حدبست موضع وار ہندسہ مین و تعداد حصہ و مالگذاری مد محاذ رقمین و بعد درج تفصیل مذکورہ بالا کے جو
جدول خانہ دار کہینچکر تحریر ہوئی ہی سطر دسوین مین سینتیس ۳۷ موضع رقم و ہندسہ مین اور حصہ آٹھ آنہ صرف عبارت
مین واٹھارہ موضع رقم و ہندسہ مین اور سطر بارہ مین آٹھ آنہ و چار آنہ و بارہ آنہ اور تیرہ مین چار آنہ منجملہ آٹھ آنہ
وآٹھ آنہ اور چودہ مین آٹھ آنہ اور سولہہ مین چار آنہ وآٹھ آنہ و چار آنہ و بارہ آنہ او سطرہ مین واٹھارہ مین چار آنہ
صرف عبارت مین واندر جدول سطر انیس منجملہ آٹھ آنہ کی چار آنہ عبارت مین و نمبر شمار موضع از ابتداے نمبر ایک
لغایت اٹھارہ ہندسہ مین و میزان نمبر شمار اٹھارہ موضع رقم و ہندسہ مین و نمبر حدبست موضع ہندسہ مین و
و تعداد حصہ کل یعنی سولہ آنہ و نصف حصہ بلا وقف بارہ آنہ و منجملہ آٹھ آنہ کے چار آنہ و حصہ محمد محبوب الرحمن
مقبوضہ کاتب آٹھ آنہ باقی حصہ وقف چار آنہ و تعداد مالگذاری جسکی میزان دو ہزار ایک سو سات روپیہ تین آنہ
چہہ پائی مال علاوہ رقم سوای ہی تفصیل خانہ وار رقمین بعدہ سطر بیس مین چار آنہ و بائیس مین چار آنہ منجملہ
آٹھ آنہ وتیس و چوبیس مین چار آنہ و سطر چھبیس مین چار آنہ عبارت مین اور سطر ستائیس مین اٹھارہ موضع
رقم و ہندسہ مین و سطر باون مین پانچ روپیہ و ترپن مین چار آنہ عبارت مین و تفصیل خرچ مد اول ایکہزار
پانسو اڑسٹھ روپیہ بدین صراحت کہ خرچہ میلاد شریف بارہ شہر چار سو پچاس روپیہ بہ محاذ اول و بہ محاذ ثانی
ایکہزار تراسی روپیہ تفصیل وار محدود بصراحت مندرجہ رقمین و مد دوم میزان ایکہزار چہہ سو تینتیس روپیہ بمحاذ
اول خرچہ فاتحہ مدای خلیل الرحمن و مرمت مقبرہ وغیرہ سالانہ دو سو پچاس روپیہ و بہ محاذ ثانی خرچہ برای مکہ معظمہ
و مدینہ و کربلا و مدرسہ و شادی ناکدخدا سات سو تینتیس تفصیل وار مفصل رقمین و تتمہ بچت آمدنی چہہ سو سینتالیس
روپیہ مفصلہ ہر دو محاذ رقمین درج ہے اور بعد ختم دستاویز دستخط خلیل احمد عرف خلیل الرحمن کاتب
بخط جلی و گندہ جسکے نیچے مکرر کاتب نے بخط باریک دستخط اپنے لکھدیے ہین و گواہی چودھری محمد محبوب الرحمن
برادر حقیقی کاتب تعلقدار جو بوجہ رعشہ ہاتھ اور روشنائی پہیکی کے بگڑ گئے تھے مکرر لکھی ہی و گواہی
عنایت الرحمن بہ نمبر شمار چھتیس ما بین سطر بالای شہادت محمد علی حسن حنفی گواہ نمبر ۳۵ الحریر ہے
و گواہی نمبر ۳۸ یعنی دستخط قطب علی خان جو بوجہ زیادہ ہونے روشنائی کے بگڑ گئے تھے
نیچے اوسکے بخط صاف تحریر ہین اور علاوہ العبد کاتب از روے نمبر شمار چالیس گواہان ہین
اور اسٹامپ دستاویز ہذا بموجب حکم گرگ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع بارہ بنکی مورخہ ۱۸ جولائی ۱۸۹۱ع

ترمیمی حکم مورخہ ۲۵ اپریل ۱۸۹۱ع بشبہ ظہر مسودۂ وقف نامہ جو پاس کاتب کے موجود ہی تعدادی تین سو ستر
روپیہ حسب منشاء ۱۷۵ ایکٹ نمبر ا ۱۸۷۹ع اور احتیاطاً نقل ہر دو حکم حرف بحرف بخط انگریزی و ترجمہ فارسی
بہ ثبوت ادائے اسٹامپ کامل القیمت درج ذیل ہے اور اسٹامپ دستاویز خریدہ خزانہ بارہ بنکی
قطعہ اول قیمتی مابعہ وثانی قطعہ مالیتی ہعہ دو قطعہ تین سو ستر روپیہ کے بلا تحریر سارٹیفکٹ ہین جس کے
سارٹیفکٹ نہونے کی بابت سوال واقف پر موجب رپورٹ محرر خزانہ کہ اسٹامپ یکقطعہ قیمتی تین سو ستر
روپیہ کا نہین چھپتا ہی لہذا سارٹیفکٹ نہونا چاہیے حکم صاحب مہتمم خزانہ مثبتہ ظہر سوال مذکور مورخہ ۱۰ نومبر
۱۸۹۱ع جسکی نقل کاتب نے دفتر ہذا مین بہ ثبوت نہ ملنے سارٹیفکٹ کے داخل کی دستاویز وقف نامہ
تحریر ہوا ہے اور بعد ختم عبارت اسٹامی پانچ بند کاغذ سادہ جوڑ کر جسکے ہر جوڑ پر آٹھ جگہ دستخط
کاتب ثبت ہین اور مہر محکمہ و دستخط میرے صحیح الوصل موجود ہین لکھی گئی ہے اور فیس رجسٹری
حسب الحکم انسپکٹر جنرل رجسٹری ممالک مغربی و شمالی و اودھ مندرجۂ نقل حکم ۱۰ اپریل ۱۸۸۳ع مندرجۂ بالا
علاوہ اجرت مالیت پر جسکے روسے اسٹام تجویز ہوا ہی لی گئی المرقوم ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ع العبد

غلام مرتضی سب رجسٹرار رودولی ضلع بارہ بنکی

العبد

غلام مرتضی سب رجسٹرار پرگنہ رودولی ضلع بارہ بنکی

مہر سب رجسٹرار رودولی

نقل وقفنامہ دوم مورخہ ۱۲/ محرم ۱۳۲۲ھ ہجری

منکہ خلیل احمد عرف چودھری خلیل الرحمن خلف چودھری ممتاز احمد صاحب مرحوم مغفور تعلقدار بیبی ساکنہ
قصبۂ ردولی محلہ خواجہ حال منجملات ردولی تحصیل سنئی گھاٹ ضلع نواب گنج بارہ بنکی کا ہون - چونکہ منمقر نے در وبست چار آنہ
حصص وبات موضع نعمت پور اہرولی وکھیری وجسنا مؤ وبجالا وایتھر وبھگولی مع شجاع گنج وپٹر نیورو عادلپور و وسرتہہ مؤ وفیروز پور
وباری برانوان ضلع بارہ بنکی وموضع چندورہ ودرواوپارہ خالی کوٹریہ وپٹی کھنڈسی پور ضلع فیض آباد منجملہ یک روپیہ مندرجہ
کھیوٹ جسمین حصہ آٹھ آنہ ذاتی میرا اور آٹھ آنہ جناب بھائی چودھری محمد محبوب الرحمن صاحب مرحوم کا ہے بذریعۂ تحریر تکمیل
وقفنامۂ اسٹامپی باضابطہ بعد تنقیح اسٹامپ بذریعۂ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع بارہ بنکی مثبتہ بدستخط
وگواہی حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب برادر حقیقی ونیز دختران واہلیہ ودیگر اشخاص برادری واعترا
رجسٹری شدہ ۱۱/ دسمبر ۱۸۹۱ء نمبر ۹۰۳ صفحات ۱۰۲ الغایت ۱۹۰ جلد ۲۳ رجسٹر بہی نمبر ۱ محکمۂ
سب رجسٹرار صاحب پرگنۂ ردولی مورخۂ بست ہفتم ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق ۳۰ نومبر ۱۸۹۱ء ع
حسبتہ للہ وقف دوامی کرچکا ہون جسکی تعمیل بپابندی جملہ شرائط ومدات مندرجۂ وقفنامۂ مذکورۂ بالا تاحیات
بذریعۂ مجہہ واقف وزان بعد بذریعۂ بی بی مہربانو صاحبہ متولیہ زوجہ میری کے ہوتی ہے اور ہوا کرے گی
لیکن چونکہ بند وبست پختۂ حال مین بوجہ افزونی مال گذاری سرکار توفیر خالص حصص موقوفہ مین کمی ہوگی اور
جو مدات وقفنامۂ اول مین بہ لحاظ تخفیف لکھنے کو رہگئی ہے اور اونکا درج ہونا لامحالہ ضروری تہا اون جملہ
مدات افزودشدۂ حال کو مع رقم شے مصارف مدات مندرجہ وقفنامۂ اول بہ تصریح درج تتمۂ وقفنامۂ ہذا
کرکے بنظر محال کار ماحصل حیات مستعار ودنیاء بے ثبات ذریعۂ مغفرت وزاد سفر آخرت خیال کرکے
در وبست حصص چار آنہ موضع پستہ وچار آنہ موضع جوبنیا مؤ وچار آنہ پٹی خیراندیشنگر پرگنۂ ردولی معافی و
دوامی عطیۂ شاہی وگورنمنٹ بہادر وچار آنہ حصہ حقوق زمینداری سالانہ وکرایہ وغیرہ بازار سلطان گنج عرف
نوا گنج وایک قطعہ باغ ترشاے خام درختان مع زمین حقیت وحصہ ذاتی اپنے کو بجمیع الحدود والحقوق
داخلی وخارجی باستثناے حصہ چار آنہ موضع ڈالمؤ معافی دوامی پرگنۂ ردولی جو مد تخصیص واسطے زاد سفر مکہ معظمہ
ومدینۂ منورہ مشروط باین شرط مستثنیٰ وقفنامۂ ہذا سے کرلیا ہے کہ اگر منمقر عازم سفر بیت اللہ شریف
ہوا تو فہو المراد ورنہ بدل حصہ مستثنیٰ شدہ موضع ڈالمؤ سے سفر خرچ ہو گا کہ مفسر ووضات سے ہے
ورنہ بحالت نہ کافی ہونے حیات مستعار کے وہ حصہ بھی بعد میرے تابع وقف ہوجائیگا اور توفیر اوسکی

دیگر جائداد موقوفہ حال وسابق کے مصارف مدات وقف مین بھی ولاً بلا ضرورت تحریر مجدد کے صرف ہوا کرے گی
مستثنیٰ نہ سمجھا جایگا کوئی وارث وغیرہ میرا مستحق پانے اس حصہ چار آنے موضع ڈال مؤ کا بشرط بالا استثنا نہوگا
بشمول دیگر حصہ چار آنہ بازار سلطان گنج وسلم ۱۶ ار باغ ترشاہ اندر آبادی قصبہ ردولی محلہ کاتھانہ بشمولہ محلہ خواجہ جال
جسکی مالیت بالاجمال بابت حصص معافیات ازروی حساب رقم سیوائے مجوزۂ عدالت ونیز رقم ٹھیکہ بازار سلطان گنج
وحاصلات باغ ترشاہ مبلغ دس ہزار روپیہ ہی حسبتہً للہ وقف کرکے بذریعۂ تحریر تتمۂ وقف تابع وقف نامہ
مورخۂ ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۹۱ع اقرار کرتا ہون اور پابند شرائط ذیل ہوتا ہون اول یہ کہ جائداد موقوفۂ ہذا دواماً تا دور
شمس والقمر وقف رہیگی اور محاصل اسکا تعلق تابع مصارف مدات وقف نامۂ اول وتتمۂ ہذا رہیگا۔ دویم یہ کہ اب
بعد تحریر وتکمیل وثیقہ صحیحہ تتمۂ وقف نامۂ ہذا کے مجکو ووارثان وقائم مقامان میرے کو کسی وقت مین اختیار
استرداد وانفساخ وانتقال کلاً وجزاً وتبدل وتغیر وتصرف بیجا محاصل جائداد موقوفہ کا حیلۃً وصراحتاً بجنسہ
حصہ چار آنہ ڈال مؤ معافی کے جو مشروط بشرط ضرورتاً مستثنیٰ از وقف کرلیا گیا ہے اور اوسکا انتقال تاحیات
مجھہ واہب کے اختیار مین رہیگا بموجب دفعہ ۴ وقف نامہ اول یہ بھی اور نہ ہوگا سویم یہ کہ اس جائداد موقوفۂ
حال کا بھی انتظام مطابق وقف نامہ اول کے تاحیات بہ نظم ونسق مناسب تعلق بذات مجھہ واقف رہیگا۔
بعد میرے مسماۃ مہر بانو زوجہ میری بذریعۂ داخل خارج ومقابضت متولیانہ بموجب اختیارات وقفنامۂ اول
متولی مابعد ہوگی اور پورا پورا پابند تادم جملہ شرائط دفعۂ چہارم سے لغایت دس مندرجۂ وقفنامہ مورخۂ ۳۰ نومبر
سنہ ۱۸۹۱ع رجسٹری شدہ جسکا لفافہ ہوچکا ہے اور جائداد موقوفہ حال کا بھی مصارف بموجب مدات مندرجۂ ذیل
کے کریگی اور مسماۃ مہر بانو متولیہ مابعد میرکو اختیار کرنے قائم مقام کا وقفنامۂ اول مین دیا گیا ہے وہ اختیار جوکہ
راقم نے نور چشم سرفراز احمد عرف بالو سلمہ کو متبنی وجانشین اپنا بذریعہ تبنیت نامہ مورخہ ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ع معمدقہ
رجسٹری ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ع بہی نمبر ۳ جلد ۲ کے صفحہ ۱۵ بہ نمبر ۹ کیا ہی منجانب مسماۃ منتقل متبنی وجانشین منمقر
نیز بمصالح اوقات تفویض تا مشتاق احمد ہمشیرہ زادہ منمقر ونیز اولاد پسری اقبال النساء دختر بطنی مسماۃ مہر بانو
یکے بادیگرے ہمیشہ ہوتا رہیگا اور متبنیٰ ونیز دیگر اولاد دختر متولیہ کے منتقل بدیگر ورثایان زوجہ اولی میری
کے کسی وقت مین نہو سکے گا اور نہ وہ مستحق ہونے متولی جائداد موقوفہ کے ہون گے۔ جمال احمد صاحب
جو پیش امام مسجد مقرر تھے اور وہ موقوف ہوئے اونکا نام خارج ہوگیا۔ لہذا یہ وثیقہ صحیحہ لکھکر
مصدق برجسٹری کرا دیا کہ دواماً سند رہے۔ فقط المرقوم لبست ویکم محرم الحرام سنہ ۱۳۲۲ ہجری

موافق ۸ر اپریل ۱۹۰۴ء عیسوی مطابق ۸ر ماہ بیساکھ ۱۳۱۱ فصلی یوم جمعہ

تفصیل جائداد موقوفہ

نمبر حدبست	نام موضع	تعداد حصہ	پورب	حدود اربعہ: پچھم	اوتر	دکھن
۱۱۴	لپستہ معافی	۴ر	جمدہرہ	اتیھر	بری	جتھیری رسول پور
۱۲۵	جونیامؤ معافی	۴ر	لول	سرات دہوے	کوبہ	سپہیا
۸۱ بستی رحیم گنج	پچاخیر اندیشہ گنج معافی	۴ر	رحیم گنج	پہنگوے	حیات نگر	بنگانوان
	بازار سلطان گنج	۴ر	صحن درخت بیل کلاں آبادی	مقبرۂ غلام مرتضی دو دوکان وغیرہ	دیوار باغ مرزا آغا علی خان و مقبرۂ بزرگان خلیل الرحمن وغیرہ	تالاب سلارے دراستہ
۲۷۱ انجملہ نمبر آبادی	باغ خام شریف اندر آبادی قصبہ ردولی محلہ کائتھانہ مشمولہ خواجہ جال	مسلم	مکان لالہ لال بہادر رعایا خاص	مکان سید جیلی کلوار و مکان حلیم حسین تھانہ دار و پیسر مسماۃ پیاری بی ایبہ مریم دختر محبوب الرحمن صاحب و مکان جمیدی و لالو حلوائی رعایا خاص	راستہ و چاہ پختہ	راستہ و احاطہ مہابیر کوری رعایا خاص

تفصیل رقم معارف بہ وقفنامۂ اول مین تتمۂ وقفنامہ ہذا سے شامل ہوکر خرچ ہوگا۔

ماہب [illegible]

میلاد شریف ماہ [illegible]		ذیل مرمت وغیرہ مع مقبرۂ خلیل الرحمن ماہ [illegible]	
رمضان شریف تراویح وغیرہ	میلاد شریف بارہ محرم سوم سید الشہدا	مصارف طعام مسافران آیندہ و روند	خرچ مساجد بزرگان
یکم رمضان لغایتہ بارہ رمضان	حضرت امام حسین علیہ السلام	وارد مسجد نقدی و فیس [illegible]	بالو [illegible] [illegible]
[illegible]	ماہ [illegible]	[illegible]	[illegible]

میلاد شریف بارہ ربیع الاول حضرت رسول مقبول صلی اللہ	میلاد شریف ماہواری ۱۳ رمضان ومحرم وربیع الاول		مسجد چودہری سرفراز احمد صاحب واقعہ محلہ پورہ خالت	مسجد چودہری محمد عظیم صاحب عـہ
علیہ وسلم ۱۱ صـہ	لعہ شہر فی شہر	ـہ شہر ۳ شہر	دسـہ	وقفنامۂ اول سے صـہ
وقفنامۂ اول سے معـہ	معـہ		وقفنامۂ اول سے دعـہ	دعـہ
۱۱ لـہ	مـہ		صـہ	مقبرہ بزرگان خاندان
	وقفنامۂ اول سے	معـہ	مسجد چودہری عنایت احمد صاحب	للعـہ
	للعـہ		عـہ	وقفنامۂ اول سے عـہ
			وقفنامۂ اول سے صـہ	عـہ
			دـہ	فاتحہ چودہری خلیل الرحمن مع مرمت مقبرہ
			مرمت مسجد وسرائے وغیرہ مار	۱۱ صعـہ
			وقفنامۂ اول سے صـہ	وقفنامۂ اول سے دعـہ
			۱۱ صـہ	۱۱ صـہ

مصارف فاتحہ بزرگان دین اصحاب کبار سوائے محفل حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

فاتحہ اصحاب کبار

نمبر	نام	تاریخ وفات	عمر سال	مقام مدفن	تعداد رقم خرچ	وقفنامۂ اول	زیادتی وقفنامہ
۱	حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ	۶۳	مدینہ منورہ	معـہ		
۲	حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۲۸ ذوالحجہ ۲۳ھ وفات غرہ محرم ۲۴ھ	۶۳	"	معـہ		
۳	حضرت امیر المومنین سیدنا ابوعبداللہ عثمان رضی اللہ عنہ	۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ	۸۸	"	معـہ		
۴	حضرت امیر المومنین سیدنا ابوتراب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ	۲۱ رمضان ۴۰ھ	۶۳	نجف اشرف	معـہ		
					میزان لعـہ	معـہ	عـہ

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	عرس سال	مقام مدفن	تعداد رقم خرچ فاتحہ	وقفنامہ اول	بموجب وقفنامہ ہذا
	فاتحہ ازواج رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم						
۱	حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۱۰ محرم سنہ ۱۰ھ پنجشنبہ	•	مکہ معظمہ	عہ/ ۴ہر شیرینی برنج		
۲	حضرت ام المومنین زینب بنت حزیمہ رضی اللہ عنہا	۳ ربیع الاول سنہ ۴ھ پنجشنبہ	•	مدینہ منورہ	عہ/ ۴ہر ″		
۳	حضرت ام المومنین زینب بنت نفس رضی اللہ عنہا	۱۴ رجب سنہ ۱۲ھ دوشنبہ	•	″	عہ/ ۴ہر ″		
۴	حضرت ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا	۱ ربیع الثانی سنہ ۲۲ھ چہارشنبہ	•	″	عہ/ ۴ہر ″		
۵	حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا	۲۳ ذی الحجہ سنہ ۲۵ھ یکشنبہ	•	″	عہ/ ۴ہر ″		
۶	حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	۱۴ شعبان سنہ ۴۴ھ	•	″	عہ/ ۴ہر ″		
۷	حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا	۴ شعبان سنہ ۴۵ھ	•	″	عہ/ ۴ہر ″		
۸	حضرت ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا	۱۰ صفر سنہ ۵۰ھ	•	″	عہ/ ۴ہر ″		
۹	حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا	۱۵ صفر سنہ ۵۱ھ	•	″	عہ/ ۴ہر		
۱۰	حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۱۷ رمضان سنہ ۵۷ھ سہ شنبہ	•	″	عہ/ ۴ہر		
۱۱	حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۳ رمضان سنہ ۶۳ھ چہارشنبہ	•	″	عہ/ ۴ہر		
		میزان فاتحہ ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم			عہ ۱۲/	عہ ۱۲/	
	فاتحہ اسمائے نواسہ وغیرہ						
۱	حضرت سیدنا ابو محمد امام حسن رضی اللہ عنہ سبط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱ ربیع الاول سنہ ۵۰ھ	•	مدینہ منورہ	معہ محفل میلاد شریف		
۲	حضرت سید الشہدا سیدنا حمزہ بن عبد المطلب عم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۷ شوال سنہ ۳ ہجری	•	احد	عہ/ ۴ہر شیرینی برنج		
۳	حضرت عباس رضی اللہ عنہ علم بردار	۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ	•	کربلائے معلی	عہ/ ۴ہر ″		
۴	حضرت محی الدین سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ	۱۱ ربیع الثانی		بغداد شریف	عہ/ ۴ہر		
۵	حضرت مولوی امیر علی سید الشہدا	۲۶ صفر سنہ ۱۲۷ھ چہارشنبہ		رحیم گنج تعلقہ بری امرواری خلیل الرحمن	عہ/ ۴ہر		
				میزان	للعہ		عہ

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	عمر سال	مقام مدفن	مقدار خرچ	وقف نامہ اول	تذکرہ وقف نامہ
	فاتحہ صاحبزادگان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم						
۱	حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ	۷ جمادی الاول سنہ ۲۲ھ	۰	مدینہ منورہ	عہ شیر برنج		
۲	حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ	۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۹ھ	۰	"	عہ "		
۳	حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا	۱۲ صفر سنہ ۳ھ	۰	"	عہ "		
۴	حضرت سیدنا کلثوم رضی اللہ عنہا	۲۵ رمضان سنہ ۹ھ	۰	"	عہ "		
۵	حضرت سیدنا زینب رضی اللہ عنہا	۴ شوال سنہ ۸ھ	۰	"	عہ "		
۶	حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا	۲۳ رمضان سنہ ۱۱ھ شنبہ	۰	"	عہ "		
	فاتحہ وچراغدان وغیرہ	نیز فاتحہ صاحبزادگان	۰	۰	معہ		[illegible]
۱	اکبر شاہ وفوجدار شاہ روز شنبہ بازار منگل	بازار منگل بعد میلہ	۰	رودولی شریف بازار منگل	عـہ	چراغدان	
	میلہ سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ	سید سالار	۰	روغن عہ	طعام شیرینی عہ	چراغدان	
۲	حضرت حمید شاہ	۲۶ رجب	۰	رودولی	عہ روغن طعام میلاد شریف عہ		
۳	حضرت مخدوم شاہ عبد الحق قدس سرہ العزیز	۱۵ جمادی الثانی	۰	رودولی نذر التفات احمد	ماہعہ نذر مقبول احمد	توشہ بابو میاں	عطر بواری علی
۴	حضرت شیخ صفی صاحب پورہ خان	۱۳ ذیقعدہ سنہ	۰	رودولی	عہ نذر نعیم الرحمن		
۵	حضرت شیخ صفی صاحب صوفیانہ	۱۰ شوال سنہ	۰	رودولی	۸ حوالہ مجاور		
۶	حضرت شیخ غلام محمد شاہ جنگل	۱۷ ربیع الثانی سنہ		موضع اتیمار پور گنا رودولی	بخشش ۸ حوالہ [illegible]		
۷	حضرت رولا شاہ	۱۱ جمادی الثانی سنہ	۰	رودولی	۸ حوالہ مجاور		
۸	حضرت مولانا شاہ عبد الرحمن صاحب لکھنوی قدس سرہ العزیز	۶ ذیقعدہ سنہ		لکھنو	[illegible]		

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	عمر سال	مقام مدفن	تعداد از وقف	وقفنامہ اول	...
۹	حضرت سید الشہدا سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴- رجب سنہ	۰	بہرائچ / گوفالی میلہ ۱۲	۱۲/ عہ / شیر برنج ۱۲/		
۱۰	تیوہار عید الفطر	یکم شوال	۰ / گندم صدقہ ۱۲	۰ / عمامہ حافظ عہ/	صہ/ / بی آرائی فقیران عہ/ عہ/		
۱۱	تیوہار عید الضحے	۱۰- ذالحجہ	۰ / ضحی قربانی ۱۲	۰ / عمامہ حافظ عہ/	صہ/ / بی آرائی فقیران عہ/ ۱۲/		
	فاتحہ بزرگان دین شجرہ خلیل الرحمن سوای رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	میزان چراغدان وغیرہ ۰	۰	۰	ماعیہ/		
۱	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	۴- محرم سنہ ۱۱۰ ہجری	۸۹	بصرہ	عمر شیر برنج ۱۲/		
۲	حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ	۲۷- محرم و قیل ۱۶- صفر سنہ ۱۷۶ھ	۰	بصرہ	عمر ۱۲/ 〃		
۳	حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ	۳- ربیع الاول سنہ ۱۸۷ھ	۰	مکہ معظمہ جنت المعلیٰ	عمر ۱۲/ 〃		
۴	حضرت خواجہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ	۵- جمادی الاول و بقولے ہجدہم شوال سنہ ۲۸۱ھ	۱۰۲	نزد ازمیلاد امام احمد حنبل	عمر ۱۲/ 〃		
۵	حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴- محرم و بقولے ۲۴- شوال سنہ ۲۵۲ھ	۰	۰	عمر ۱۲/ 〃		
۶	حضرت خواجہ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ	۷- شوال سنہ ۲۸۷ھ	بسال ۱۲۰ و بقولے ۱۳۰ سال	۰	عمر ۱۲/ 〃		
۷	حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری [illegible] رحمۃ اللہ علیہ	۱۴- محرم سنہ ۲۹۹ھ	۰	۰	عمر ۱۲/ 〃		
۸	حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴- ربیع الاول سنہ ۳۲۹ھ		شہر عکہ بلاد شام	عمر ۱۲/ 〃		
۹	حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳- جمادی الثانی و بقولے ۱۵- شہر اللہ سنہ ۳۵۵ھ	۹۵	قبہ چشت کہ دو منزل از ہرات است	عمر ۱۲/ 〃		
۱۰	حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴- ربیع الاول و بقولے [illegible]	۷۰	ایضاً	عمر ۱۲/ 〃		
۱۱	حضرت خواجہ ناصر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	غرہ جمادی الثانی و بقولے ۱۳- رجب سنہ ۴۵۹ھ	۰	ایضاً	عمر ۱۲/ 〃		
۱۲	حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	غرہ رجب المرجب سنہ ۵۲۷ھ	۹۷	ایضاً	عمر ۱۲/ 〃		

نقل وقفنامہ دوم مورخہ ۲۱۔ محرم ۱۳۳۶ھ سے

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	عمر سال	مقام مدفن	تعداد اوراد عمر ختم	وقفنامہ اول	نمبر وقفنامہ
۱۳	حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۔ رجب ۶۱۲ھ ولقولے ۲۶۔ شوال ۵۸۴ھ ولقولے ۲۔ رجب سنہ مذکور	۰	قنوج ضلع مرادآباد ولقولے المدینہ	عہ تہر شیر برنج		
۱۴	حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	۵ شوال ۶۱۷ھ ولقولے ۶ شوال	۰	مکہ معظمہ	عہ تہر	″	
۱۵	حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۶۔ رجب ۶۳۳ھ	۹۶	اجمیر شریف	عہ تہر	″	
۱۶	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۔ ربیع الاول ۶۳۴ھ	۵۲	دہلی شریف	عہ تہر	″	
۱۷	حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ	۵ محرم ۶۶۴ھ	۹۵	پاک پٹن شریف	عہ تہر	″	
۱۸	حضرت خواجہ علاء الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ ربیع الاول ھ	۰	پیران کلیر شریف	عہ تہر	″	
۱۹	حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	۵ اجمادی الثانی ۷۱۶ھ ولقولے ۱۰ جمادی الثانی ولقولے ۷۱۹	۰	پانی پت	عہ تہر		
۲۰	حضرت خواجہ شیخ جلال الدین کبیر الاولیا رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ ربیع الاول ۷۶۵ھ	۱۰۷	پانی پت	عہ تہر	″	
۲۱	حضرت مخدوم احمد عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ	۱۵ جمادی الثانی ۸۳۷ھ	۰	ردولی ملک اودھ	عہ تہر	″	
۲۲	حضرت مخدوم شیخ محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ	۱۵ صفر ولقولے ۱۷ صفر ۸۵۹ھ	۰	ردولی	عہ تہر	″	
۲۳	حضرت مخدوم شیخ محمد قدس سرہ العزیز	۲۱ شعبان		ردولی	عہ تہر	″	
۲۴	حضرت بندگی شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ۔	۲۳ جمادی الثانی ۹۴۴ھ	۸۴	گنگوہ شریف	عہ تہر	″	
۲۵	حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری قدس سرہ العزیز	۱۴ ذالحجہ ولقولے ۲۵ ذالحجہ ۹۸۹ھ	۹۵	تھانیسر	عہ	″	
۲۶	حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ	۸۔ رجب ۱۰۳۵ھ	۰	بلخ	عہ	″	
۲۷	حضرت بندگی شیخ ابو سعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ	یکم ربیع الثانی ۱۰۴۹ھ	۰	گنگوہ شریف	عہ تہر	″	
۲۸	حضرت شیخ محمد صادق محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ محرم ۱۰۳۶ھ	۰	″	عہ تہر	″	
۲۹	حضرت شیخ محمد داؤد قدس سرہ العزیز	۶ شعبان ولقولے ۶ رمضان ۱۰۵۵ھ	۰	گنگوہ شریف	عہ تہر	″	
۳۰	حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہ العزیز	۱۲ ربیع الاول ۱۱۱۶ھ	۰	انبہٹہ ضلع سہارنپور	عہ	″	

نقل وقفنامہ دوم مورخہ ۱۲ محرم سنہ ۱۳۲۲ ہجری سے

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	عمر/سال	مقام مدفن	مقدار نذر فاتحہ	وقفنامہ اول	وقفنامہ دوم نمبر
۳۱	حضرت شیخ محمد سعید میران شاہ ملک قدس سرہ العزیز	۵ رمضان سنہ ۱۱۳۱ھ	۸۵	شہسرام	عہ شیرینی		
۳۲	حضرت شاہ عنایت حسین قدس سرہ العزیز	۵ رمضان سنہ ۱۱۹۵ھ	•	بہلول پور	عہ "		
۳۳	حضرت شیخ عبد الکریم اخون لنگر قدس سرہ العزیز	۲ شعبان سنہ ۱۲۰۶ھ	•	رام پور	عہ "		
۳۴	حضرت شاہ غلام شاہ معصوم مصطفےٰ آبادی قدس سرہ العزیز	۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۲ھ	•	رام پور	عہ "		
۳۵	حضرت شاہ امیر شاہ قدس سرہ العزیز	•	•	•	عہ "		
۳۶	حضرت مولانا شاہ فخر الدین قدس سرہ العزیز	۲۹ جمادی الاول فاتحہ کریم					
		جمادی الثانی موٹا ہی	•	ردہ ناہی شریف	عہ "		
	فاتحہ بزرگان خاندان	میران شجرہ خلیل الرحمن	•	•	للعہ		
۱	ابو الخیر جد اعلیٰ از ایشان نور الہدیٰ و لی محمد محمد عظیم از محمد عظیم پسر مختار احمد و عنایت احمد و ہدایت احمد	غرہ محرم سنہ ۱۲۳۰ ہجری	•	•	عہ شیرینی		
۲	چودہری محمد عظیم صاحب	۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۳۱ھ ناشکی سہادت	•	•	عہ "		
۳	بی بی امیرن صاحبہ زوجہ چودہری سرفراز احمد صاحب	۶ صفر سنہ ۱۲۳۶ھ	•	•	عہ "		
۴	چودہری سرفراز احمد صاحب پسر عنایت احمد	۱۵ شوال سنہ ۱۲۵۵ھ	•	طعام عہ	میلاد شریف صہ		
۵	چودہری ممتاز احمد صاحب	۲۸ محرم سنہ ۱۲۶۵ / سنہ ۱۲۷۵ھ		نذر برادری عہ / طعام عہ	میلاد شریف عہ		
۶	بی بی لطف النساء صاحبہ والدہ خلیل الرحمن صاحب	۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۵ھ		طعام عہ	میلاد شریف صہ		
۷	حافظ مبارک علی پدر مسماۃ بہکا زوجہ اولیٰ خلیل الرحمن صاحب	۱۵ جمادی الاول سنہ		لڈو عہ / طعام عہ	میلاد شریف عہ		
۸	بی بی بہکا زوجہ اولیٰ خلیل الرحمن صاحب، والدہ کنیز زہرا و کنیز صغرا	۴ شوال سنہ ۱۲۸۰		لڈو عہ / طعام عہ	میلاد شریف عہ		
۹	بی بی صدی صاحبہ ہمشیرہ خورد خلیل الرحمن زوجہ حفیظ الرحمن	۲۰ ذیقعدہ		لڈو عہ / طعام عہ	میلاد شریف عہ		

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	عمر سال	مقام دفن	تعداد رقم خرچ	وظیفہ ماہوار	نمبر وقف
۱۰	حافظ مسعود احمد صاحب پدر مہر بانو زوجۂ ثانی خلیل الرحمن	۱۱ شوال ۱۲۸۵ ہجری		لڈو ۵ر	طعام عشا ر / میلاد شریف ۸ر / عیدی		
۱۱	بی کریم النسا صاحبہ پھوپھی خلیل الرحمن	۲۹ شعبان سنہ			طعام عشا ۸ر / میلاد شریف ۵		
۱۲	کنیز کبرا دختر کنیز زہرا صاحبہ	۱۵ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ		ردولی	طعام عشا / میلاد شریف ۸ر		
۱۳	حافظ عابد علی پسر مبارک علی	۱۳ رمضان سنہ			عہ شیر برنج ۱۲ر		
۱۴	محمد احمد صاحب شوہر بی حسینی صاحبہ	۲۹ ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ		ردولی	لڈو ۵ر / طعام عشا / میلاد شریف / عیدی		
۱۵	حافظ امداد احمد صاحب	۶ ربیع الثانی سنہ			عہ شیر برنج ۱۲ر		
۱۶	چودھری غلام فرید صاحب	۴ جمادی الثانی ۱۳[illegible]ھ		علی آباد	عہ ۱۲ر	"	
۱۷	حاجی احمد صاحب	۲۴ رمضان ۱۳۱۰ھ		ردولی	عہ ۱۲	"	
۱۸	محمد اسمٰعیل صاحب	۲۸ ذیقعدہ ۱۳[illegible]ھ		ردولی در مسجد چودھری محمد عظیم	عہ	"	
۱۹	حافظ میاں محمد محبوب الرحمن صاحب	۱۰ رجب ۱۳[illegible]ھ ۲۹ جنوری ۱۹۳[illegible]		ردولی	لڈو ۱۲ / طعام عشا / میلاد شریف / عیدی		
۲۰	بلدہ احمد صاحب	۲۳ رمضان ۱۳۱۱ھ		ردولی	عہ شیر برنج ۱۲ر		
۲۱	نانا حافظ امداد احمد صاحب	۶ ربیع الثانی		"	عہ ۱۲	"	
۲۲	امیرن دایہ حسین احمد	۲۹ رمضان ۱۳۲۲ھ		ردولی	۸ر	"	
۲۳	گلزار اصیل	۲۳ ذیقعدہ ۱۳[illegible]ھ			۸ر	"	
۲۴	فاطمہ دایہ چودھری محمد محبوب الرحمن صاحب				۸ر	"	
۲۵	ممتاز احمد عرف چھو پسر اقبال النسا	۲۷ رمضان ۱۳۲[illegible]ھ		ردولی	طعام عشا	متعلقان	
۲۶	مشتاق احمد برادر حقیقی اشتیاق احمد	۴ شوال ۱۳۲۱ھ		"	عہ شیر برنج ۱۲		
۲۷	جمال احمد صاحب	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ		"	عہ ۱۲ر	"	
۲۸	بی گھسیٹی صاحبہ ہمشیرۂ خلیل الرحمن صاحب				طعام عشا / میلاد شریف		

نمبر	نام	تاریخ وفات	عمر سال	مقام مدفن	تعداد و تنخواہ مقرری	وقفنامہ اول	[illegible]
۲۹	بی امرائی صاحبہ مادر مہر بانو صاحبہ	.	.	.	طعام میلاد شریف عہ		
۳۰	مسماۃ کنیز زہرا صاحبہ دختر خلیل الرحمن صاحب				للہ و عہ ر طعام عہ میلاد شریف		
۳۱	کنیز صغرا صاحبہ دختر خلیل الرحمن	۲۷۔ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ	.	ردولی	للہ و عہ ر طعام عہ میلاد شریف عہ		
۳۲	بی مہر بانو صاحبہ متولیہ زوجہ ثانی خلیل الرحمن	.	.	.	للہ و عہ ر طعام عہ میلاد شریف عہ		
۳۳	بی شہر بانو صاحبہ ہمشیرہ مہر بانو	.	.	.	طعام عہ میلاد شریف عہ		
۳۴	نور بانو صاحبہ	.	.	.	طعام عہ میلاد شریف عہ		
۳۵	اقبال النسا صاحبہ دختر خلیل الرحمن	.	.	.	للہ و عہ ر طعام عہ میلاد شریف عہ		
۳۶	اشتیاق احمد صاحب شوہر اقبال النسا	.	.	.	للہ و عہ ر طعام عہ میلاد شریف عہ		
۳۷	حمید احمد صاحب	.	.	.	للہ و عہ طعام میلاد شریف عہ		
۳۸	محمد ایوب [illegible] صاحب	.	.	.	للہ و عہ طعام میلاد شریف عہ		
۳۹	شیخ فرزند حسین صاحب	.	.	.	طعام میلاد شریف عہ		
۴۰	امجد خان خدمتگار	۴۔شوال ۱۳۲۱ھ	.	ردولی	عہ ر عہ		
۴۱	چودھری باقر علی صاحب محلہ سالار	۱۰۔جمادی الاول ۱۳۰۷ھ	.	ردولی	طعام عہ ر		
۴۲	بی رحمن النسا زوجہ چودھری باقر علی	۲۴۔ذالحجہ ۱۳۱۶ھ	.	ردولی	طعام عہ		
۴۳	پیش امام مسجد چودھری خلیل الرحمن صاحب حافظ عبد الغنی	.	.	.	طعام میلاد شریف عہ		
۴۴	رشید احمد صاحب پدر محمد احمد صاحب	۱۱۔رمضان ۱۲۸۹ھ	.	ردولی	عہ ر		
۴۵	محمد یوسف صاحب	۲۵ شوال ۱۳۱۴ھ ۲۰ مارچ ۱۸۹۷ء	.	ردولی	عہ ر "		
۴۶	سعید احمد پدر رشید احمد دادا محمد احمد کے	۱۸ جمادی الاول	.	ردولی	عہ ر "		
۴۷	بی سالاری زوجہ فخر الدین احمد	۱۲۔محرم ۱۲۸۶ھ	.	.	عہ ر "		
۴۸	حافظ علی احمد پدر حافظ مبارک علی صاحب	۲۸ ذالحجہ ۱۲۶۹ھ	.	نواح شیخ محلہ شاہ جہاں آباد	عہ ر "		

نقل وقفنامۂ دوم مورخہ ۲۱۔ محرم ۱۳۲۲ھ

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	[illegible]	مقام مدفن	مقدار و قسم شیرینی	[illegible]	[illegible]
۴۹	چودہری عنایت الرحمن صاحب	۱۸ ماہ رمضان ۱۳۱۶ھ	•	ردولی	۱۰ر شیر برنج		
۵۰	وحید احمد عرف چمرو	۲۹ محرم سنہ	•	رای بریلی	۸ر "		
۵۱	خالہ بی شعبورن صاحبہ	۹ جمادی الاول سنہ	•	ردولی	۸ر "		
۵۲	مولوی مظفر علی صاحب	۲۶ محرم ۱۳۲۱ھ	•	ردولی	۸ر شیر برنج		

المرقوم ۲۱۔ محرم ۱۳۲۲ ہجری موافق ۸ اپریل ۱۹۰۴ء میزان فاتحہ بزرگان خاندان • • ۱۲ ۱۱ • •

العبـــــــــد

خلیل الرحمن بقلم خود

العبـــــــد گواہ ــــــــ شد گواہ ـــــــــ شــــــد

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود ۔ ہندی کی نقل

اشتیاق احمد ولد محمد احمد مرحوم ہمشیرہ زادۂ چودہری خلیل الرحمن بقلم خود

گواہ ـــــ شد گواہ ـــــــ شــــــد گواہ ـــــــ شـــــد

سید احمد ولد مرید احمد ساکن ردولی کنیز زہرا بقلم وحید الدین احمد مختار عام محلہ خواجہ حال بقلم خود

شاہ مقبول احمد خلف شاہ نثار احمد صاحب مرحوم ساکن قصبہ ردولی محلہ مخدوم زادہ بقلم خود

گواہ ـــــ شد گواہ ـــــــ شد گواہ ـــــــ شـــــد

سید محمد تقی ساکن قصبہ ردولی محلہ سلار بقلم خود

شاہ محمد یحیی ساکن ردولی محلہ مخدوم زادہ بقلم خود

اشرف علی محلہ سالار قصبہ ردولی ضلع دار حلقہ جنوبی بقلم خود

گواہ ـــــ شد گواہ ـــــــ شد گواہ ـــــــ شـــــد

حافظ عبد الغنی ساکن قصبہ سہندپور پیش امام مسجد چودہری خلیل الرحمن بقلم خود

عبد الغفور ولد شیخ حبیب اللہ سیاہہ نویس دفتر خلیل الرحمن صاحب تعلقدار بقلم خود

وحید الدین احمد ولد بشیر الدین احمد ساکن قصبہ ردولی ضلعدار حلقہ شمالی بقلم خود

نقل وقفنامہ دوم مورخہ ۲۱- محرم ۱۳۳۶ ہجری

گواہ شد گواہ شد

عوضعلی ولد عبد العزیز مختار عام چودھری خلیل الرحمن تعلقدار بری ساکن ملک کلو ولد ملک غلام محمد داروغہ
ردولی محلہ سحری پرگنہ ردولی بقلم خود بقلم خود

مسمی چودہری خلیل الرحمن پیشہ زمیداری ولد چودہری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بری ساکن ردولی نے
دفتر سب رجسٹرار ردولی مین آج بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۱۹ء مابین گھنٹہ دس و گیارہ بجے کے پیش کی العبد

غلام مرتضی
سب رجسٹرار
ردولی

العبد

چودہری خلیل الرحمن بقلم خود

تکمیل تحریر دستاویز ہذا کو مسمی چودہری خلیل الرحمن پیشہ زمیداری ولد چودہری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بری
قوم شیخ ساکن ردولی محلہ خواجہ حال پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی نے اقبال کیا اور اوسکو عہدہ دار رجسٹری
کنندہ خود بھی پہچانتا ہے العبد

چودہری خلیل الرحمن ولد چودہری ممتاز احمد مرحوم تعلقدار تعلقہ بری ساکن قصبہ ردولی
بقلم خود بتاریخ بستم جون ۱۹۱۹ عیسوی

بتاریخ ۲۰- ماہ جون ۱۹۱۹ء العبد غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی
بہی نمبر ۱ جلد ۴۴ کے صفحات ۲۳ لغایت ۲۴ مین نمبر ۲۱۷ پر آج بتاریخ ۲۱- جون ۱۹۱۹ء رجسٹری کی گئی

العبد
غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی

تصدیق کی جاتی ہے کہ دستاویز کی سطر جس مین گیارہ دسمبر ۱۸۹۱ء لغایت تین سو چھیاسی صفحات ایک سو بیاسی
لغایت ایکسو نوے جلد مس سے نمبر ایک مورخہ ستائیس ربیع الثانی سنہ تیرہ سو نو ہجری مطابق بیس نومبر
سنہ اٹھارہ سو اکانوے عیسوی دسطر سات ہندسہ مین اور اٹھارہ مین سولہ آنہ اور بیس مین بیس نومبر
سنہ اٹھارہ سو اکانوے عیسوی اور سطر بائیس مین دفعہ مین اور سطر پچیس مین تیس نومبر اٹھارہ سو اکانوے
عیسوی اور ستائیس مین سنہ انیس سو تین عیسوی اور اٹھائیس مین تیس اکتوبر سنہ انیس سو تین عیسوی
کی بابت مین جلد دو صفحہ اکاون نمبر نو ہندسہ مین اور آخر مین بعد ختم تاریخ نمبر حد بست و تعداد حصہ
و تفصیل جائداد و تفصیل رقم مصارف سات سو اٹھائیس روپیہ آٹھ آنہ قسم دار رقمین و بند مصارف
ناکو بزرگان دین نمبر شمار ہندسہ مین و تعداد عمر و تاریخ وفات ہندسہ مین و تعداد رقم خرچہ رقمین حصص

جابجا رقم گندہ ہوگئی ہے اور آخر مین رقم فاتحہ مظفر علی آٹھہ آنہ سکونت ثبت دستخط عبد الغفور
ومیزان کل ایکسو بیاسی روپیہ بارہ آنہ کی گندہ ہوگئی ہے رقمین ظاہر ہوتا ہے کہ لکھی گئی ہین فقط

العبد ـــــــــــــــ

غلام مرتضے سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

مہر سب رجسٹرار

گنگا پرشاد سنگہ نے نقل کی — غلام مرتضی نے مقابلہ کیا

العبد ـــــــــــــــ — العبد ـــــــــــــــ

گنگا پرشاد سنگہ — غلام مرتضی

انساب تبلیغی
ست ...

نقل وقفنامہ سوم مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۶ء

من خلیل احمد عرف چودھری خلیل الرحمن ولد چودھری ممتاز احمد صاحب مرحوم قوم انصاری ساکن قصبہ رودولی محلہ خواجہ حال تحصیل رام سنہی گھاٹ
ضلع بارہ بنکی کا ہوں۔ چونکہ مقر نے در ولیت حصہ چار آنہ حصص دیہات مواضع نوت پور و آہرولی و کٹری و ستامئو و پچاڈا و کیہر و غیرہ
واقع تعلقہ ... پور و ... وغیرہ فیروز پور و بابری و ... واقع ضلع بارہ بنکی و مواضع چند ... ور و ... و ...
... جناب ... چودھری محمد محبوب الرحمن صاحب مرحوم کا ہے جسکا ذکر وقفنامہ اول میں ہو چکا ہے بذریعہ
... وقفنامہ بانضباطہ اسٹامپی رجسٹری شدہ ۱۱ دسمبر ۱۸۸۸ء جسکو مقر وقفنامہ دوامی
... ہوں۔ جسکا عمل درآمد ہمیشہ نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن تا دور شمس والقمر بپابندی جملہ شرائط و معاملات
... وقفنامہ مذکورہ بالا تاحیات مجھ واقف بذریعہ میرے اور بعد میرے بذریعہ بی بی ... متولیہ
... میری ... ہوتا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ زاں بعد واقع ... بست ... محرم الحرام ...
... اپریل ... کو قطعہ ... وقف تابع وقفنامہ مذکورہ بالا بوجہ افزونی جمع بندوبست حال ...
... کی ... جس سے ... ہوئی حصص چار آنہ موضع بستہ وجہ ... میں ...
... دوامی ... شاہی و گورنمنٹ و چار آنہ حقوق زمینداری سالانہ و کرایہ وغیرہ بازار سلطان گنج عرف ...
... مسلم ... مع زمین موقوفہ آبادی قصبہ رودولی محلہ ... مشہور ... خواجہ حال حصہ ذاتی اپنے
... حصہ چار آنہ موضع ... معافی دوامی ہوا ... واسطے مصارف ... کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ
... شرط ... وقف سے کر لیا ہے کہ اگر ... عازم سفر بیت اللہ شریف ہوا تو ... ہو کر ...
... ہے ورنہ ... حصہ موضع ... مستثنیٰ شدہ بھی بعد میرے تابع وقف ہو جائیگا اور تو ...
... وقف ... جائداد موقوفہ حال و سابق کے مصارف ... وقف میں شامل جائداد موقوفہ کے ...
... اور ... ہو کر ... ہوا کرے گی کوئی وارث ... قائم مقام ... بعد میرے ...
... استثنا ... تابع وقفنامہ ... ۱۸۹۹ء ... کر چکا ہوں لیکن ...
... جسکا ذکر ... وقفنامہ اول ... چکا ہے ... ہوئی تھی اور ... تعمیر ... ہو چکی ہے
... تعمیر دو کانات ... دروازہ ... و کمرہ بالائی پھاٹک ... دو کانات ...
... کو باقی ہے جسکا تعمیر ہونا مصارف وقف جائداد موقوفہ سے ہوگا۔ مصارف ... طعام ...

مسافران وارد و صادر سراسے جو بلا کرایہ و قیمت ہے اور ہمیشہ بدستور رہیگا سوائے مصارف مسجد کے منافع و حصہ
دو آنہ کو ضلع برا ہوان پرگنہ ردولی خرید ذاتی اپنے کو جو علاوہ دیہات قبلہ متعلقہ سرکار کے نام زد وقف ہے میان علی محمد و
بی بی کنیز زہرا زوجہ چودہری غلام عباس و چودہری غلام حسین حصہ داران سے باوقات مختلف بعوض مبلغ [illegible]
خرید کیا ہے اور محفوظا و برتی جملہ انتقالات بملکیت واحد مقبوضہ و مملوکہ میرا ہے اور داخلخارج بحق علی محمد بحکم ۵ جنوری
مشمولہ مثل نمبری ۹۹ بحکم ڈپٹی کلکٹر صاحب بارہ بنکی بہ تعین مالگذاری عہ/ اور داخلخارج حصہ مبیعہ غلام حسین مشمولہ
مثل نمبری ۱۹ بہ تعین مالگذاری عہ/ اور داخلخارج حصہ مبیعہ کنیز زہرا بحکم ۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء مشمولہ مثل نمبری ۹۲
بہ تعین مالگذاری عہ/ جو شامل حال ۱۴ار چودہری خلیل الرحمن ہے بنام مجہ مشتری ہو چکا ہے اوسکو بجمیع الحدود و
الحقوق داخلی و خارجی بلا استثنا کسی شے و کسی حق و کسی جز حال و آیندہ کے بمصارف سراے تابع وقف کرکے
بذریعہ وقفنامہ ہذا اقرار کرتا ہوں اور لکھے دیتا ہوں کہ حصص مذکورہ ہمیشہ تابع وقف رہینگے اور محاصل
و منافع اوسکا بعد منہائی مالگذاری مال و سوائے حال و آیندہ صرف مصارف متعلقہ سراے موقوفہ شل جائداد مندرجہ
وقفنامہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۱ء و تتمہ وقف مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۴ء دواماً ہوتا رہیگا اور خرچ اوسکا تعلق و تابع
مصارف مدات وقفنامہ اول و ثانی کے ہمیشہ رہیگا ورثا یان و قایم مقامان و متبنی میرے کو کبھی اور کسی وقت
مین کسی طرح کی مداخلت و دست اندازی کا اختیار کسی جائداد موقوفہ سابق و حال مین نہوگا اور نہ وہ مستحق دعوی جائداد
موقوفہ ہوسکین گے۔ اور نہ استرداد و انفساخ و انتقال و تغیر تبدل حصہ مندرجہ کا حیلتاً و صریحاً ہوسکیگا اور
حصہ مندرجہ وقف قطعی شامل حصص موقوفہ مندرجہ وقفنامہ اول و تتمہ وقف ثانی ہون گے اور جو اختیارات
بعد میرے مسماۃ بی بی مہر بانو متولیہ و نور چشم سرفراز احمد عرف بابو متبنی و جانشین و نیز اولاد پسری اقبال النسا
دختر بطنی بی بی مہربانو کو بقائم مقامی میرے بعد میرے حاصل ہوئے وہ بعینہ و بکلیہ موثر و نافذ رہینگے اولاد
زوجہ اولے کو کوئی تعلق و واسطہ کسی وقت مین کسی جائداد موقوفہ حال و سابق مین نہوگا اور نہ وہ مستحق دعوی
و مداخلت و دست اندازی ہوسکین گے یہہ وثیقہ بحیثیت وقفنامہ حصہ دو آنہ جائداد زرخرید موضع برا ہوان پرگنہ
ردولی ملکیت ذاتی اپنی کا بضرورت افزونی مصارف متعلق وقف خصوصاً واسطے خرچ خیرات و امداد و
مسافران سراے معمرہ ذاتی جو تابع وقف ہمیشہ رہیگی بشمول آمدنی وقفنامہ اول و دوم کے مصارف
حسب مدات ذیل ہوگا اور بعد مصارف و مرمت و تعمیرات بقیہ کے کل بچت آمدنی وقفنامہ اول و ثانی و [illegible]
[illegible] جائداد ہوگی بعد مصارف [illegible] صرف [illegible] نکالا جائیگا کہ وارثان میرے اگر تعمیل شرائط [illegible]

وقف مین کمی کرین یا مخفی کرین لہذا وقف نامہ ہذا زیر خاتمہ ملفوظ شریف جناب قطب العالم حضرت شاہ مخدوم عبدالحق قدس سرہ کے تحریر کرکے طبع کرادیا کہ بخوبی اعلان وقف ناموجات بقید جانداد موقوفہ ہوجاوے اور بندگان خدا کو اختیار ہوکر بحالت نہونے تعمیل شرائط مندرجہ کے حسبۃً للہ حاکم وقت کو اطلاع کرین اور ملفوظ شریف پیش کرکے متولی کو پابند تعمیل مدات متعلقہ وقف کرین کہ متولی خلاف ورزی نکرسکے اور پابند تعمیل شرائط متعلقہ وقف رہین۔

تفصیل جانداد موقوفہ حصہ دو آنہ موضع برانوان پرگنہ ردولی جو زرخرید ذاتی ہے اور متعلق مصارف سرا سے وقف کیا گیا نمبر جدلبست ۵۲۔

نام بائع	تعداد حصہ	نکاسی خام	منہائی مالگذاری	بچت منافع
چودھری علی محمد	۱/	•	•	•
چودھری غلام حسین	۲ پائی	•	•	•
مسماۃ بی بی کنیز زہرہ زوجہ غلام عباس	۶ پائی	•	•	•
	[illegible] ۲/	[illegible] خذ و داربعہ	[illegible]	[illegible]

پورب	پچھم	اوتر	دکھن
چندورہ	لوہٹی سریکان	امیٹھہ	بستی نظام الدین پور
"	"	"	"
"	"	"	"

تفصیل خرچ — [illegible] منافع برانوان حصہ ۲/ [illegible]

السالانہ [illegible]

منہائی تعلق آمدنی وقفنامہ اول و دوم سے ہوگی

الـ[illegible] ۱۲/

نقل سرای طعام مسافران وغیرہ

بالمقطع

طعام مسافران ایام یکروزہ		ملازمت سرای مع سوای ...
[illegible] نفر	[illegible]	[illegible]
مہتر [illegible]		بہای ارائنہ [illegible]
		یکنفر [illegible]
		تیل — دو نفر [illegible]
روغن تلی [illegible]	[illegible]	سبوکی ورسن وغیرہ چاہ — [illegible]
خاکروب [illegible]	[illegible]	سقہ [illegible]
چوکیدار [illegible]	[illegible]	نجاران [illegible]
... مسافران سوای ماکولات ... نقل ... [illegible]		

میلاد شریف روزینہ ... میلاد شریف کلان ماہواری

... نقل ...

[illegible]

[illegible] نفر

[illegible]

خود [illegible]

وثیقہ اول — وثیقہ دوم

[illegible] — [illegible]

چہارمی نذر ماہ رمضان	سوم از روپیہ بدلو
	پختہ تغیر
___	فی نفر ___
لعلیکم اللہ	لعہ
ادر کرہ پانی	مرہ پانی

گواہ اراضی واقع سہالا واسطے حصہ وقفنامہ اول میں
ایک جا میں جیسی اوسکی رضامندی ہو

فرزند عزیز مولوی امیر علی صاحب سید الشہداء واقع موضع
ایم گنج زمینداری نمبرداری چودھری خلیل الرحمن

تفصیل

	عرس		قوالو و نیاں
___		___	
شیرینی	طعام	مالی وراسطے چراغ	شلیپی موذن
صہ	___	پھول ہزار	دستر پاشر ___
___	روشن چراغان تیل وغیرہ ___	مسکین عمّی شیر فی نفر ___	___ ___

تیل چراغ
فی نفر ___

برادر مولوی امیر علی
سید الشہداء
تشریف ___

دستخط

دوست ساہ مرزا حاجی قیوم وغیرہ
سید وغلام محمد وغیرہ

الرقوم ہ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۸۹۷ء
مکان ... خلیل الرحمن ...

العبد ___ گواہ ___ گواہ ___

خلیل الرحمن خلیل الرحمن بقلم خود | ... خلیل الرحمن صاحب ... بقلم خود | ... بقلم خود

گواہ ——— ش ——— گواہ ——— گواہ ——— ش

حافظ عبد الغنی پیش امام مسجد چودہری خلیل احمد عرف خلیل الرحمٰن بقلم خود — باقرار کاتب شمس الحق خلف ناظم احمد
خلیل الرحمن صاحب بقلم خود — گذارہ دار تعلقہ بری بقلم خود

گواہ ——— ش ——— گواہ ——— ش ——— گواہ

رام بھرکہ لال ولد منا لال ساکن موضع کمہری برآورد نویس دفتر چودہری خلیل الرحمن صاحب تعلقدار بقلم خود — شاہ محمد یحییٰ زمیندار موضع بھورکپور بقلم خود — خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود وصل ہے

گواہ ——— ش

میر قاسم علی ولد کاظم علی ساکن ردولی محلہ صوفیانہ بقلم خود

مسمی چودہری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودہری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بری ساکن ردولی نے دفتر سب رجسٹرار میں آج بتاریخ ۲۰ ماہ فروری ۱۹۳۰ء مابین گھنٹہ ۱۲ و ۱ بجے کے پیش کیا

العبد ——— العبد

خلیل الرحمن بقلم خود — غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار ردولی

تکمیل تحریر دستاویز کو مسمی چودہری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودہری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بری قوم شیخ ساکن ردولی محلہ خواجہ حال پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی نے اقبال کیا اور ان کو عہدہ دار رجسٹری کنندہ خود پہچانتا ہے

العبد

چودہری خلیل احمد عرف خلیل الرحمن ولد چودہری ممتاز احمد مرحوم تعلقدار بری بقلم خود ۲۰۔ فروری ۱۹۳۰ء

تاریخ ۲۰۔ فروری ۱۹۳۰ء العبد غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

بہی نمبر ۱ جلد ۷۰ کے صفحات ۳۱۹ لغایت ۳۲۳ میں نمبر ۸۰ پر آج بتاریخ ۲۰ ماہ فروری ۱۹۳۰ء رجسٹری کی گئی

العبد
غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار ردولی

محرر شادی سنگھ نے نقل کی غلام مرتضیٰ نے مقابلہ کیا

العبد

محرر شادی سنگھ — غلام مرتضیٰ

مہر سب رجسٹرار ردولی

دیق کی جاتی ہے کہ سطر پانچوین مین گیارہ دسمبر سنہ اٹھارہ سو اکیانوے عیسوی اور ساتوین مین
نہ تیرہ سو بائیس ہجری و آٹھہ اپریل سنہ انیس سو چار اور سطر چودہ مین تیس نومبر سنہ اٹھارہ سو
نوے عیسوی ہندسہ مین اور اٹھارہ مین دو ہزار تین سو بہتر روپیہ گیارہ آنہ چھہ پائی رقمین اور انیس
نمبر ستانوے ہندسہ مین دو سو سینتالیس روپیہ ایک آنہ رقم و مس مین نمبر بعض و تاریخ سات اکتوبر و نمبر
نوے ہندسہ مین و اٹھتر روپیہ دو آنہ رقم مین اور سطر تیس مین گیارہ دسمبر سنہ اٹھارہ سو اکانوے و آٹھہ
پریل سنہ انیس سو چار ہندسہ مین و آخر مین حصہ دو آنہ بقید تکاسی و مالگذاری و بابت منافع و تفصیل خرچ
م وار علیحدہ علیحدہ مشرح رقمین ظاہر ہوتا ہے لکھی گئی ہین

العبد

غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

مہر سب رجسٹرار ردولی

شجرۂ چشتیہ صابریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا شاہ امیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ غلام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عبد الکریم عرف آخون فقیر رامپوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عنایت اللہ بہلولپوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میران سید بھیکہ ابو یوسف ترمذی سیوانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو المعالی محمد اشرف حسنی مکی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ بندگی داؤد ذو النوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ صادق محمد فتح اللہ حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو سعید محبوب الٰہی حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا عبد القدوس اسمٰعیل گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محمد احمدی ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عارف احمد ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ احمد عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ مولانا جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا شمس الدین ترک پانی پتی صاحب ولایت رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ مخدوم الاولیا علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ والی ہند عطاء الولی عطای رسول خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مودود ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابی احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ہبیرۂ بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حسن بصری انصاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
الٰہی بحرمت این اسمای گرامی عاقبت فقیر ممتاز احمد ردولوی بخیر گردان - فقط

دوازده تسبیح خاندان چشتیہ اہل دو کرنو شتہ شد

استغفار سہ بار درود سہ بار کلمہ طیب سہ بار و نام سید شاہ میراں جیکو سہ بار بعد این اختتام دو صد مرتبہ
لا الٰہ الا اللہ بعد این اختتام الا اللہ چہار صد بار بعد این اختتام اللہ اللہ ششصد مرتبہ

طریق ترکیب کہ ورد خاص پیران چشتیہ صابریہ است ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قبل از ورد بخواند
بعدہ استادہ شدہ سر برہنہ کردہ و پاے راست بر پاے چپ نہادہ ہزار مرتبہ یا ربّ براے
ترقی دنیا و ربّ براے ترقی شوق الٰہی و یا ربّ براے تخریب دشمن و یا رب براے
بعدہ در سجدہ رفتہ یا حے یا قیوم المستغیث
خواند سر از سجدہ بر داشتہ ہر مطلبی کہ دارد از خدا جل و علا درخواست نماید یا حی یا قیوم دو ہزار مرتبہ
بعد نماز عشا خواندہ سر بسجدہ نہادہ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث ہفت مرتبہ خواند بعدہ آنچہ خواہد دعا نماید
بعدہ چہار رکعت نفل بخواند آنچہ خواہد بخواند و بقرأت ہزار مرتبہ -
روز پنجشنبہ مقام شاہ گنج در مکان حمام واقع باغ بر دست امیر شاہ صاحب طریقہ چشتیہ صابریہ
سنہ ۱۲۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۲۶۰ فصلی ماہ ہندی عہد واجد علی شاہ نیابت نواب علی نقی خان بہادر

شجرہ چشتیہ صابریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا و مرشدنا شاہ فخر الدین احمد رونا ہوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ امیر صاحب مولانا رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ غلام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عبد الکریم صاحب عرف آخن فقیر نامپوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عنایت بہلولپوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میران سید بھیکہ ابو یوسف ترمذی سیوانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو المعالی محمد اشرف حسنی بکی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ بندگی داؤد ذالنوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو سعید محبوب الٰہی حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ صادق محمد فتح اللہ حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا عبدالقدوس اسمٰعیل گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت شاہ محمد احمدی ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت شاہ عارف احمد ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مخدوم شاہ احمد عبدالحق ردولوی صاحب توشہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مولانا جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا شمس الدین ترک پانی پتی صاحب ولایت رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مخدوم الاولیا علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ والی ہند ہند الولی عطائے رسول خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مودود ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو ناصر الدین ابویوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابی احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ہبیرۂ بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حسن بصری انصاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
الٰہی بحرمت این اسمائے گرامی عاقبت فقیر خلیل الرحمٰن بخیر گردان

قطعہ تاریخ تعمیر مسجد جناب چودھری خلیل الرحمن صاحب واقع ردولی از سرآمد سخنوران فارسی جناب خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز۔ مدظلہ العالے

زبدۂ عصر خلیل الرحمن ... بندۂ خاص خداوند جلیل
طلیتش صاحب اشفاق عمیم ... سیرتش جامع اخلاق جمیل
رنجہا بردہ درین کار لیے ... گنجہا کردہ درین راہ سبیل
عزت و عظمت و حرمت بنگر ... کہ کند طوف حریمش جبرئیل

آنکہ در اصل فریدہ و ممتاز ... وانکہ در نسل نجیب است و نبیل
مسجدے ساختہ از راہ خلوص ... کہ کند حاصل از آن اجر جزیل
سقف آن ہست چہ سپہرے کہ درو ... بستہ دل شمس و قمر چون قندیل
سال تاریخ بنا گفت عزیز ... کعبہ در ہند بنا کرد خلیل

۱۳۱۲ھ

قطعہ تاریخ بنائے مسجد جناب چودھری خلیل الرحمن صاحب نتیجہ طبع عالی جناب حافظ محمد عبد المجید خان صاحب رامپوری وارد ردولی

یہ کیا مقام ہے سبحان ربی الاعلےٰ ... الٰہی کس نے بنایا ہے ایسا بیت اللہ
نگار خانۂ چینی و نقش ارژنگی ... سُنا ہے اسکو یہ آنکھوں سے دیکھا بیت اللہ
ہر ایک نقش میں نقاش کی ہے جلوہ گری ... دکھا رہا ہے تماشا کسی کا بیت اللہ

سُنا مجید نے ہاتف سے مصرع تاریخ
خلیل نے یہ بنایا ہے اچھا بیت اللہ

مادۂ تاریخ تعمیر مقبرہ

مقبرۂ خلیل الرحمن

سنہ ۱۳۱۵ ہجری

مادۂ تاریخ تعمیر سرای

خلیل الرحمن کی یہ سرای ہے

سنہ ۱۳۲۰ ہجری

یادداشت

واضح رہے کہ جائداد وقف اول کی حصص دیہات ریاست مین مشترکہ ہے چہارم حصہ آمدنی نکاسی
تمام کی ضلعدار و سپاہی ملازم تحصیل وصول کرتے ہین و تنخواہ چہارم وقف مسجد سے پاتے ہین چونکہ ولیہ وقف
زوجہ میری ہے اور میرا قایم مقام سرفراز احمد عرف بابو سلمہ بذریعہ تبنیت نامہ رجسٹری شدہ کے قرار پایا ہے جس تبنیت
نامہ کی نقل ذیل مین طبع کیجاتی ہے لہذا اس تبنیت نامہ کی رُو سے ولیہ وقف جب چاہے بمقابلہ متبنی کے بٹوارہ حصہ
وقف کا کرا سکتی ہے اور بعد بٹوارہ دیہی چہارم ہر موضع مین نامزد وقف کی قایم ہوگی اور تحصیل وصول بعد بٹوارہ کے
متولیہ وقف کریگی فقط ۔ نقل تبنیت نامہ بنام سرفراز احمد عرف بابو متبنی قایم مقام جملہ راقم خلیل الرحمن ۔

نقل تبنیت نامہ

منکہ چودھری خلیل الرحمن ولد چودھری ممتاز احمد صاحب مرحوم تعلقہ دار تعلقہ بری ساکن قصبہ ردولی محلہ

خواجہ حال تحصیل سنہی گھاٹ ضلع بارہ بنکی کا ہوں ۔ جو کہ منمقر نے بوجہ نہ ہونے اولاد پسری کے بہ تمناسے دلی
خواہش ذاتی برخوردار سرفراز احمد عرف بابو پسر بطنی مسماۃ اقبال النساء صاحبہ دختر صلبی اپنی کو زمانہ
پیدائش سے بخصیص پرورش فرزندانہ متبنیٰ و جانشین اپنا کیا ہے لہذا بنظر مآل کار بطور واقعی بذریعہ
تحریر تبنیت نامہ ہذا اقرار کرتا ہوں کہ برخوردار سرفراز احمد عرف بابو سلمہ متبنیٰ و جانشین میرا بجائے فرزند
صلبی میرے کے ہے اور جملہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ حقیت و ملکیت مقبوضہ و مملوکہ میری کا جو بعد میرے
باقی رہے یا آئندہ باستحقاق حقیت پیدا و حاصل ہو مالک و قابض فرزندانہ ہوگا اور جو اختیارات لڑکے
بعد وفات اپنے باپ کے جائداد متروکہ پدری میں ہوتے ہیں وہ سب اختیار مالکانہ بجنسہ و بلغیر
مذکور کو میری جملہ ہر قسم کی جائداد متروکہ میں حاصل ہونگے اور بمقابلہ فرزند متبنیٰ و جانشین میرے کے
کوئی اور ہمسر و دعویدار و مستحق کچھ پانیکا متروکہ و جائداد میری میں سرمو عند الشرع و الحکام نہ ہوگا
لہذا یہ وثیقہ صحیح تبنیت نامہ کہ متبنیٰ و فرزند ہونا برخوردار سرفراز احمد عرف بابو مذکور پیش حکام و
روسای جوار و اشخاص برادری و جملہ عزیزان مسلم الثبوت و اظہر من الشمس ہے اور کسیکو حالاً و مآلاً جای گفتگو
نہ ہوسکے حسب منشاء قاعدہ ۔ ۱۳۸ تشریح ۲ ۔ باب ششم سول جلد دوم کہ مستثنیٰ اسٹامپ سے ہے
لکھکے رجسٹری کرادیا کہ سند رہے ۔ مرقوم ہفدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۲۴ ہجری مطابق نہم ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ عیسوی یوم

العبد

چودہری خلیل الرحمن بقلم خود

گواہ شد   گواہ شد   گواہ شد

اشتیاق احمد ولد محمد احمد   مسماۃ بی بی گھسیٹی ہمشیرہ چودہری حمید احمد ولد چودہری مرید احمد   ہندی کی نقل
گذارندہ در تعلقداری بقلم خود   خلیل الرحمن بقلم اشتیاق احمد ساکن ردولی محلہ خواجہ جمال بقلم خود

گواہ شد   گواہ شد   گواہ شد

اقبال حسن بقلم خود   شمس الحق بقلم خود   محمد یحییٰ بقلم خود   عوض علی ولد عبد العزیز
پورہ ... پرگنہ ردولی بقلم خود
مختار عام ... خلیل الرحمن

گواہ شد — فرزند حسین بقلم خود
گواہ شد — وحید الدین ولد مولوی شرف الدین ساکن قصبہ ردولی محلہ خواجہ حال ضلع بارہ بنکی
خلیل الرحمن تعلقدار بقلم خود
گواہ شد — حفیظ الرحمن بقلم خود
گواہ شد — عبد الغفور ولد شیخ حبیب اللہ ساکن ردولی محلہ ملکزادہ بقلم خود

گواہ شد — چودہری الطاف الرحمن خلف چودہری غلام فرید صاحب مرحوم بقلم خود
گواہ شد — قاضی عبد الرحمن بقلم خود
گواہ شد — نوابعلی ولد مولوی عوض علی بقلم خود
گواہ شد — عبد الوہاب بقلم خود

گواہ شد — بہاری لال مہاجن ردولی بقلم خود
گواہ شد — گنیشی لال کھتری بقلم خود ہندی
گواہ شد — فرید الدین نعمانی بقلم خود
گواہ شد — سید یوسف حسن محلہ قضیانہ بقلم خود

گواہ شد — یار علی بقلم خود
گواہ شد — شرف الدین احمد بقلم خود
گواہ شد — حکیم مرزا محمد عسکری عفی عنہ بقلم خود
گواہ شد — ہندی کی نقل

گواہ شد — رام برکھ پٹواری پانچیر بقلم خود
گواہ شد بخط ہندی — رام بلی مہاجن بقلم خود
گواہ شد — اصغر علی ہیڈ ماسٹر انگریزی اسکول بقلم خود
گواہ شد — اشرفی لال پٹواری نعمت پور بقلم خود

گواہ شد — عبد الحکیم نمبردار یعقوب پور وغیرہ بقلم خود
گواہ شد — سید حسین عفا اللہ عنہ بقلم خود
گواہ شد — سید مہدی علی عفی عنہ
گواہ شد — اشرفی لال پٹواری چھتہ خام بقلم خود

المبـــــــــــــــــــــــــــر

چودہری خلیل الرحمن بقلم خود

مسمی چودہری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودہری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ ہری بلی دفتر سب رجسٹرار ردولی میں آج بتاریخ ۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء مابین گھنٹہ ۱۰ و ۲ بجے کے بذریعہ کمیشن پیش کی

العبــــــد　　　　　　　　العبــــــد

چودہری خلیل الرحمن بقلم خود　　　　غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی

تکمیل تحریر دستاویز کو مسمی چودہری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودہری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بر
قوم شیخ ساکن قصبہ ردولی محلہ خواجہ حال پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی نے اقبال کیا اور انکو عہدہ دار رجسٹری
کنندہ خود پہچانتا ہے۔ العبــــــد

چودہری خلیل الرحمن ولد چودہری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بری ساکن ردولی بقلم خود ۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء

بتاریخ ۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء العبــــــد

غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

بہی نمبر ۴ جلد ۴ کے صفحہ ۱۵ مین نمبر ۵ پر آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء رجسٹری کی گئی العبــــــد

غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی

کمیشن	فیس	اجرت	الفاظ
۱۰۱	۲۱	۱۸۱	۶۱۶

مہر سب رجسٹرار ردولی

گنگا پرشاد سنگھ نے نقل کی غلام مرتضی نے مقابلہ کیا

العبــــــد　　　　العبــــــد

گنگا پرشاد سنگھ　　　　غلام مرتضی عفی عنہ

قطعہ تاریخ وقف نامجات وغیرہ تجرحیہ اعداد لفظ جراب دوازدہ[۱۲] است از خاکسار جلال اندرابی

چودہری صاحب والا رتبت	ہے ثنا جنکی مرا ورد زبان
وقف کی انکی جبھین جب سندین	زیر ملفوظ مخدوم جہان
لا جراب اکبر نے سال لکھا ۱۲	نقل اوقاف خلیل رحمان

فہرست کتب طبیہ مولفۂ جناب حکیم محمد عبدالحکیم صاحب لکھنوی

ترجمۂ نفیس

ترجمہ شیخ الرئیس ... اور نادر ... کا مجموعہ ... وغریب ... تعیش کا ... بلکہ جملہ طرق ... عشرت کا ہادی ... جسکے مطالعہ کا ... ین کو بیحد اشتیاق ... پسند اشتہار ... نظارہ کا مشتاق ... تیار ہی جلد ... اور اسکے ... گوناگون ... مفید ومجرب ہی ... فائدہ اوٹھایئے ... یرفرمائیگا ... طبع ثانی کے ... کی تکلیف ... ئیگا قیمت - عہ

... العلاج

... ہر مرض کے ... نامدار کے مجرب ... آزمودہ مین درہر ... کا آدمی علاج ... صفت یہ کہ ... مرض کے ... جلد اول ... جلد دوم - عہ

معین العلاج

مولفہ جناب حکیم محمد عبدالحکیم صاحب ابن جناب حکیم کاظم علی صاحب مرحوم لکھنوی جس مین ہر خلط اور ہر مرض کی مخصوص دواؤن کی واجب الحفظ فہرست مندرج ہی طلبا کے نہایت کار آمد ہے -

تریاق باہ -	۸
قرابادین حاذق	۶
طب لقمانی	۶
ایضاً حصۂ دوم -	۵
قانون عسرت -	۱
اکسیر القلوب ترجمہ مفرح القلوب -	۲
زمرد اخضر -	۲عہ
رسالۂ علاج الفیل -	۷
علامات الامراض	۸
تحفۃ الاطبا -	۱۰
ترجمہ قرابادین شفائی	۶
قرابادین ذکائی -	۱۲
بحر محیط کامل -	۸عہ
مجمع البحرین یونانی اور ڈاکٹری مین	۳
طب احسانی -	۳
طب اکبر اُردو	۶
ترجمۂ زاد غریب	۶
مخزن سلیمانی -	للعہ
ترجمۂ قانون شیخ الرئیس کامل ۸ جلد	۵ع

تدبیر العلاج حصۂ اول

یونانی اور بیدک دونون کے کلیات اور مفردات اور معالجات مرکبات کا ... اور تمام اعضا کے امراض ... تشریح مفصل لکھی ... فن طب مین ضروری کتاب ہی - قیمت - عہ

تدبیر العلاج حصۂ دوم

یہ کتاب چونکہ بسط سے لکھی گئی ہی لہذا دو جلد مین ہے جلد اول ابتدا امراض راس تک ہی جلد دوم مین تا ناخن یا ہر مرض کا علاج ہی قیمت حصۂ دوم عہ

تریاق اعظم

اسمین جناب حکیم مرزا احمد علی صاحب اور جناب حکیم میر محمد علی صاحب مرتعش اور جناب حکیم علی حسین صاحب اور جناب حکیم کاظم علی صاحب بردالله مضجعہم کے مجربات مندرج ہین جو طلبا کے لیے نہایت عمدہ دستور العمل اور لائق دید کتاب ہی قیمت عہ

تریاق اعظم حصۂ دوم

جناب حکیم سید جان صاحب دہلی کے مطب کے عمدہ نسخون کا مجموعہ ہی جسے محمد اعظم صاحب نے جمع کیا قابل دید ہی قیمت ۸

بستان المفردات عہ

افعال و خواص ... و طریق ...

... (نیچے کا حصہ پھٹا ہوا)

...	ایکدرم سے ڈیڑھ درم تک یعنی تین ماشے سے پانچ ماشے ...
...	دو درم سے تین درم تک یعنی سات ماشے سے ساڑھے دس ماشے تک
...	آنکھ کے اکثر امراض کیلیے اسکا سرمہ نہایت مفید اور مجرب ہے
...	نیر اعظم یعنی شمس سے اسکا تعلق ہی اور اسکی ساعت مین زیادہ اثر کرتا ہے
بدل	چوب کنار یعنی لکڑی بیری ہموزن اس کے
مصلح	ببول کا گوند اور شہد وغیرہ اُسکے وزن سے کچھ کم ہے
مضر	معدے کیلیے مضر لکھا ہے
ذائقہ	پھیکا مائل بہ تلخی کچھ تیزی لیے ہوئے ہوتا ہے
...	رنگ سیاہ اور جلانے سے اچھی بو دیتا ہی بغیر جلائے بو نہین ہوتی ہی

ماہیت

...

معروف

...

مختصر فہرست کتبخانہ تجارتی مطبع مجتبائی لکھنؤ

راقم کے کارخانہ مین ہر قسم کی کتابین موجود ہین اس مختصر فہرست مین صرف چند کتابین لکھی جاتی ہین نہ[illegible] مین ہر قسم کی کتابین درج ہین جو ٹکٹ بھیجنے سے روانہ کیجاتی ہے۔ تاجرون کو بنرخ تاجرانہ مال ملتا ہے [illegible] ہوتی ہے

نام کتاب	قیمت
[illegible] مطالع	
[illegible] سکین	
[illegible] مطالع کی چھپی ہوئی جسمے نہایت سقیم ربط و غلط تھی راقم نے بہت کوشش سے درست کرائی ہے	عه
ترجمہ داستان امیر حمزہ	
نوشیروان نامہ جلد اول	عار
جلد دوم	عار

نام کتاب	قیمت
ہرمز نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد [illegible]	عه
[illegible] جلد اول	عار
جلد دوم	عار
طلسم ہوشربا جلد اول	عهر
" جلد دوم	عهر
" سوم	عهر
" چہارم	عار
" جلد پنجم کا حصہ اول	عهر
جلد پنجم حصہ دوم	عهر
جلد ششم	عار
جلد ہفتم	عهر
بقیہ طلسم ہوشربا جلد اول مصنفہ منشی احمد حسین صاحب متخلص بہ قمر	
" حصہ دوم	عهر
صندلی نامہ دفتر	عار

نام کتاب	قیمت
[illegible] ششم توزیج نامہ [illegible]	
دفتر [illegible] داستان امیر حمزہ	ست
توزیج نامہ جلد دوم	عه
لعل نامہ جلد اول	عار
دفتر ہشتم ایضاً جلد دوم	عار
طلسم فتنہ نور افشان جلد ایک جسکی خوبی وعمدگی ملاحظہ پر موقوف ہے	سه
" جلد دوم	سعه
جلد سوم	لله
یکمشت ہر سہ جلد کے لیے	لعه
طلسم ہفت پیکر مصنفہ منشی احمد حسین صاحب قمر جلد ا	عهر
" جلد دوم	عهر
" جلد سوم	سه
طلسم خیال سکندری مصنفہ قمر جلد ا	عار
" جلد دوم	عار
" جلد سوم	عار

نام کتاب	قیمت
فسانہ آزاد کامل	عه
ہزار داستان منظیر	
ترجمہ اردو الف لیلہ با تصویر جدید مجلد	
دستی مضامین مطبوعہ مطبع مجتبائی لکھنؤ	عار
جنگ نامہ حضرت علی	۲ر
جنگنامہ محمد حنیف	۲ر
نظم سیر کہسار کامل	سہر
جام سرشار	عه
قصہ ممتاز	عهر
فسانہ سنون عشق	سهر
میدان الرمل	۸ر
شمس الرمل	۸ر
نیر اعظم نجوم	۸ر
کشاف النجوم	۸ر
نغمہ جانفزا معروف بہ قوت روح	۲ر
نغمہ عشاق کامل	۲ر
نغمہ بلبل چہک	
ترانہ عشاق	
نغمۂ بلبل	۱۰ر
بہار گلشن حصہ ا	ار
" حصہ دوم	ار

نام کتاب	قیمت
مرقع لطائف معروف بہ لطائف بیربل و ملا تا خسرو	۳ر
طلسم الفت	۱۲ر
گلشن وقار	۱ر
دیوان وقار	ار
گلزار داغ	عه
آفتاب داغ	۱۲ر
انتخاب داغ	عهر
یادگار داغ	عهر
رسالہ اصول شطرنج	۲ر
ہدایۃ الاحبا	ار
ضابطہ دیوانی	۱۲ر
ضابطہ فوجداری	
ایکٹ ۵ سنہ [illegible]	۲ر
تعزیرات ہند	۸ر
قانون معاہدہ	۵ر
قانون شہادت	۴ر
ایکٹ ۱۴ سنہ [illegible]	
انتقال جائداد	سہر
نیر عرش	ار
میلاد محمدی	۱ر
اسرار نبوت	۲ر
سرور القلوب	۸ر
جذب القلوب	۸ر

مطبع مجتبائی مین باہتمام محمد عبد اللہ تاجر کتب چھپی